
تن ورق تحریر

قادر یار کی شخصیت اور شاعری

دلبر اوقادر میں تھیں طریقت دی الگ
تن ورق تحریر تری رو بناوے نانہہ بنی
قادر یار

TAN WARAQ TEHREER

by
Abdul Ghani Jagil

Year of Edition 2017
ISBN 978-93-87539-

Price Rs. 300/-

نام کتاب : تن ورق تحریر (قادر یار کی شخصیت اور شاعری)
مرتب : عبدالغنی جاگل
موسم اشاعت : ۲۰۱۷ء
قیمت : ۳۰۰ روپے
زیر اہتمام : تفہیم پبلی کیشنز، راجوری (جموں و کشمیر)
مطبع : روشناس پرنٹرس، دہلی-۶

ملنے کے پتے

☆ ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ ☆ بک کارنر، جہلم، پاکستان
☆ تفہیم پبلی کیشنز، راجوری، جموں و کشمیر

Published by
EDUCATIONAL PUBLISHING HOUSE

3191, Vakil Street, Kucha Pandit, Lal Kuan, Delhi-6(INDIA)
Ph : 23216162, 23214465, Fax : 0091-11-23211540
E-mail: info@ephbooks.com, ephdelhi@yahoo.com
website: www.ephbooks.com

تن ورق تحریر

قادر یار کی شخصیت اور شاعری

عبدالغنی جاگل

ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی

پیش لفظ

قادر یا کا اصلی نام قادر بخش تھا۔ اسکے والد کا نام نور محمد ملیار تھا۔ پونچھ خاص محلہ کھکھانا بن کا باشندہ تھا پونچھ راجہ کے شاہی دربار سے وابستہ تھا۔ وہ اس زمانے کے متدوالہ علوم پر دسترس رکھتا تھا۔ راجہ سکھ یو سنگھ کے سپتر کنورنن سنگھ کی دیکھ بھال کرتا تھا۔ راجہ کی مخصوص شکار گاہ یعنی رکھ کا داروغہ تھا۔ کہا جاتا ہے کہ پونچھ شکار گاہ میں ایک بار اسکی بانسری کی تائیں سن کر ایک دوشیزہ اس پر فدا ہو گئی۔ اور اس کے اپنا تن من سب چکھ سوچنے پر قادر یار نے پوچھا تم میرے لئے کیا کر سکتی ہو اس نوجوان حسینہ نے کہا کچھ بھی کر سکتی ہوں۔ قادر یار نے کہا برہنہ ہو جاؤ۔ بس یہ کہنے کی دیر تھی۔ اس فتنہ دار حسینہ نے کپڑے اتار پھینکے۔ قادر یار نسوانی حسن کو عریاں دیکھ کر ہوش باختہ ہو گیا۔ اور تاحیات حسن کے مرغزاروں سے باہر نہ نکل سکا۔ اس کے کلام میں زمان چن کی طرح مجاز کا رنگ اغلب و نمایاں ہے۔ عینی گواہوں کے مطابق قادر بخش قد کا درمیانہ مگر تھا نہایت خوبصورت تھا۔ حال ہی میں اس بات کی تائید چوہدری گلزار آف دھنور راجوری نے بھی کی ہے۔ قادر بخش اور انکے والد چوہدری دیوان علی کے دوستانہ مراسم تھے۔ اس کی شاعری میں مجازی رنگ چھایا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ مستند روایات کے مطابق عین جوانی میں وہ جس حسینہ کے عشق میں گرفتار ہوا وہ راجہ کی قرابت دار تھی۔ ان دنوں ہندو راجپوت یا سکھ دوشیزہ سے کسی مسلمان نوجوان کا پیار ناقابل قبول تھا۔ لوگوں نے اس کا چرچا سنتے ہی راجہ کے کان بھرنے شروع کئے اس نے قادر بخش کو پونچھ بدر کرنے کا حکم صادر کر دیا۔ اس طرح یہ شاہی محافظ چاروناچار روتا دھوتا ہوا راجوری میں پناہ گزین ہوا۔ راجوری میں وہ آٹھ دس سال شاہدراہ میں مقیم رہا۔ اس نے زیارت کے لنگر کو منظم کیا اخراجات اور آمدنی کے گوشوارے مرتب کروائے۔ ان دنوں سائیں نصیب وہاں کا متولی تھا۔ اسکے بعد سات سال وانگت بھی اسکے رہنے کی خبر ملی ہے۔ دھنور اورایتی اسکا اس کا آخری قیام گاہ و مستقر تھا۔ اس کا کلام لوگوں کی

سینوں اور زبانوں کے ذریعہ سفر کرتا ہوا ہم تک پہنچتا ہے۔

د، دُکھ اندر پرکھے جان سارے، سنگی سو جو یار غمخوار ہووے
جو بن حسن جوانی دے کئی لاگی، مٹر سو جو ہڈی وار ہووے
دولت و یکہ دوروں نیڑے آن ٹھکن، مشکل دیکھ کہڑا مددگار ہووے
قادر بخش ساتھی کہڑا رب باہجوں، دُکھ سکھ اندر ہنڈن سار ہووے

ش، شہر کہڑا جتھے عشق باہجوں، چل شہر محبوباں نے وسیئے جی
کھوٹے یار دے نال نانہہ پیار کرے، کچی نال دے نال نانہہ ہسے جی
کھوٹا کھوٹ کرنا نالے بغض کینہ، اُس نوں دلاں نارا نانہہ دہسے جی
قادر یار پریت کی توڑیے نانہہ پانویں لکھاں کوہاں اُتے وئے جی

قادر یار کا پورا یا بیشتر کلام کسی نے یکجا نہیں کیا۔ شاید یہ اعزاز مجھی کو ملنا تھا۔ اللہ الحمد میں نے کوشش کی ہے۔ تائید ازیلی اور کوشش بسیار سے یہ کار دشوار ممکن ہو سکا ہے۔
حتی الوسع کوشش کی گئی ہے کہ سائیں قادر بخش المعروف قادر یار کا مستند کلام آپ کے سامنے پیش کروں۔ بعض حضرات نے اس کلام کو جزوی تعریف سے پنجابی رنگ دے دیا ہے۔
میرے پاس کچھ اور اشعار بھی ہیں جو نامکمل ہیں یا پورے نہیں یا پھر جن میں نقل کرتے وقت غلطیاں ہو گئی ہیں وہ اس مسودے میں شامل نہیں کئے گئے۔ اسی طرح بعض اشعار جو مقامی لوگوں کے کہے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ ان میں قادر یار کے کلام جیسی لوچ نہیں وہ بھی شامل نہ کئے ہیں، بہر حال بعض اشعار کے متن میں معمولی فرق ہو سکتا ہے۔ لیکن ہم نے اپنی طرف سے کوئی اضافہ یا ترمیم نہیں کی نہ ہی ایسا کرنا روا ہے۔ البتہ بعض جگہوں پر چھوٹے ہوئے الفاظ کو قرین قیاس سمجھ کر لکھ دیا ہے۔

درجن بھر اشعار شاید پہلی بار نیر سمندر میں میاں بشیر احمد لاروی صاحب نے پیش کئے۔ اسکے بعد حسام الدین بیتاب صاحب نے ایک مضمون لکھا تھا۔ جسے کلچرل اکادمی نے چھاپا بھی ہے۔ جس میں اس کے پانچھ چھ چوپائیاں یا ابیات شامل کئے تھے۔ جو مخصوص چوپائیاں ہیں۔ راجوری پونچھ، سرکوٹ اور مینڈھڑ میں بہت سے لوگوں کا اس کا کلام از بر تھا۔ لیکن اب وہ لوگ

اس دنیا میں نہیں رہے۔

چوہدری سنوار یا کسانہ ان میں سے ایک تھا۔ وہ ہمیشہ قادر یار کے اشعار گاتا تھا۔ میں نے بچپن میں کچھ اشعار مولوی میر حسین سے سنے اور یاد کر لئے تھے۔ کچھ اشعار ادبیات پونچھ کے مصنف محمد ایوب شبنم اور لیاقت نیر سے حاصل کئے۔ شبنم صاحب نے ادبیات پونچھ کو بڑی مستعدی اور جتن سے تربیب دیا تھا۔ اسی طرح کچھ واقعات پیر غلام احمد بہاء الحق سے دریافت کئے۔ مہنڈر کے ممتاز پہاڑی شاعر اور میرے دوست امتیاز نسیم نے بھی اپنی بیاض سے کئی اشعار فراہم کئے۔

حال ہی میں راجوری میں تعیناتی کے دوران میری ملاقات بہروٹ کی بزرگ ادیب فدا راجوری صاحب سے ہوئی باتوں باتوں میں مجھے جان کر بہت خوشی ہوئی کہ انہوں نے بھی قادر بخش کے اشعار پر مبنی ایک بیاض مرتب کر رکھی ہے۔ ان کے پاس کافی تعداد میں قادر بخش کے ابیات یا چوپائیاں محفوظ ہیں۔ پونچھ سے ملنے والے اشعار اور راجوری سے حاصل کردہ وہ اشعار کے متن میں تھوڑا بہت فرق ضرور ہے۔ لگتا ہے بعض اشعار میں روایت کرنے والے لوگوں نے غیر دانستہ طور پر کچھ اضافے یا کمی کر لی ہے۔ شاید ایسا اس لئے ہوا ہے کہ پہلے دور میں لوگ اشعار کو لکھتے نہیں تھے بلکہ انہیں زبانی یاد رکھتے تھے۔ قادر یار کے بعض اشعار فحوائے کلام کا درجہ رکھتے ہیں اور زبان زد عوام ہیں۔ قادر بخش مجاز و حقیقت کے علاوہ وقتی حالات سے بے خبر نہیں۔ فدا راجوری صاحب نے بتایا کہ انہوں نے ریٹائرڈ پٹواری منشی علی اکبر ماگرے کی بیاض سے بہت سے اشعار نقل کئے ہیں۔ فدا صاحب کی علم دوستی اور عالی ظرفی کا یہ عالم ہے کہ جب میں نے ان سے انکی بیاض تقابلی مطالعے کے لئے مانگی تو انہوں نے میرے حوالے کر دی۔ انہوں نے اپنی بیاض مجھے دی میں نے اسے غور سے پڑھا۔ اور پونچھ اور راجوری سے حاصل یا اکٹھے کئے گئے کلام میں فرق کچھ اس نوعیت کا پایا۔

مثال کے طور پر ایک دوہڑا چوپائی جو میں نے پونچھ میں محفوظ کی تھی یوں ہے
ن، نفع نانہ رن دی دوستی تھیں، عقل کھس کے دین ایمان کھڑنی
گھر در، دولت عزت، مال شاہی، نام رب دا ایہہ شیطان کھڑنی
نور اکھیاں ناں لذت جیہہ والی، جسم نے وچوں ایہہ کڈ جان کھڑنی
قادر بخش ایہہ فیرونی ناراض رہنی، ہر بشر دے دئے جہان کھڑنی

راجوری سے یہ دوہڑا کچھ اس طرح نقل کیا گیا ہے

ن، نفع نانہ رن دی دوستی توں، رونق جو بن تے دین ایمان کھڑنی
گھر بار تے دولتاں، مال کھڑنی، دوجا کڈ جسم وچوں جان کھڑنی
نور اکھیاں دالذت حبیب والی، رب دا نام سوہری شیطان کھڑنی
قادر بخش فیرونی سوہری خفا رہندی، ہر ایک دے جہان کھڑنی

کئی ایسے اشعار ہیں جو کئی وجوہات کی بنا پر میں نے نقل نہیں کئے۔ بعض کلام مغلط ہے اور شاعر کی تندی مزاج یا پھر جاٹوں جیسے اکھڑپن کا مین اور جیتا جاگتا ثبوت بھی ہے۔ بعض اشعار کے میں بھی اختلاف ہے مثلاً

قادر بخش نہ آوندیاں باز اُتھوں، جتھے مور وچ بن کھلون اکھیاں

در اصل یہ مصرع اصل اس طرح تھا۔ اور میرے پاس اسی طرح محفوظ تھا

قادر بخش نہ آون باز اُتھوں، جتھے مورچہ بدھ کھلون اکھیاں

میرے خیال میں آنکھوں کا مورچہ باندھ کر کھڑا ہونا کمال کی جدت ہے۔ اور ایسا بدیع البیان شعر کہنا صرف قادر یار کو ہی قدرت حاصل تھی۔

اسی طرح ایک صاحب سے مجھے ایک شعر ملا جس کا مصرع یوں منقول تھا۔

ناہیں خوف محشر پلصراط قبراں، جتھے ہاویہ گرم تندور ہوسی

میرے پاس محفوظ نقل کے مطابق یہ مصرع اس طرح صحیح معلوم ہوتا ہے۔

کچھ خوف خطرہ نہیہ پلصراط والا، جتھے ہولا گرم تندور ہوسی

ہولا دیسی یا علاقائی لہجے میں آگ کی زوردار لپٹوں کو کہا جاتا ہے، جیسے لُیا گرم آندھی بھی سمجھا جاسکتا ہے۔ یہی فصیح معلوم ہوتا ہے۔ لیکن دونوں الفاظ صحیح ہیں۔

قادر بخش کی شاعری کی نمایاں خوبی علاقائی لہجہ ہے خطہ پیر پنجال میں اس نے ہمارے کلچر اور مخلوط زبان میں شاعری کو وہ عروج بخشا ہے جو توفیق کسی کو بھی نہیں مل سکی۔ قادر بخش نے عربی فارسی

ڈوگری پنجابی پوٹھواری اور گوجری بلکہ اردو اور انگریزی الفاظ کا بھرپور استعمال کر کے تنوع پیدا کیا اور میں کہوں گا علاقائی عوامی وزڈم میں گرانقدر اضافہ کیا۔

م، مسجد دل خوشی جماعت کبیتی، غم آوے آگے امام بن بن
سینہ شفا خانہ دل بیمار اندر، آوے ہجر تیرا سرسام بن بن
دل یوسف اُتے چھاتی کنعان میری، درد مصرتھیں آوے پیغام بن بن
قادر بخش سینہ لیلی، دل مجنوں، آوے تانگ گمنام بن بن

اس نے شاعری میں نئے نئے تجربات کئے۔ اس نے شاعری کو محض منقبت، نعت قصیدہ گوئی یا وہ گوئی تک نہیں محدود رکھا بلکہ اس نے اپنے سماجی اور معاشی حالات بھی بیان کئے۔ قادر بخش کا اعجاز یہ تھا کہ اس نے قلبی واردات کو بغیر کسی بندش کی پرواہ کئے کاغذ کے دقوں پر انڈیل دیا ہے۔ قادر بخش کو چرب زبانی نہیں آتی وہ ہر معاملہ میں اپنے تجربے کے مطابق کھلی اور بے جھجک بات کرتا ہے، اسکی شاعری مختلف زبانوں کثیر التعداد الفاظ کا حسین مرقع ہے اشعار میں مقامی وزڈم کو بر محل اور سرلیع الفہم لہجے میں پیش کرنا اور یہ ثابت کرنا کہ شاعر الفاظ کے تابع نہیں بلکہ الفاظ کو بخود شاعری میں عود آتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں اور اپنی نشستوں پر باوقار انداز میں معنویت کو در بالا کر رہے ہیں۔

شاعری میں قادر یار نے اپنے عشق کی داستاں کا کہیں کہیں ذکر بھی کیا ہے۔ کہا جاتا ہے کوئی چندر یا کملا نامی ہندوٹھا کر خاندان کی دوشیزہ قادر یار سے عشق کرتی تھی۔ پونچھ سے جلاوطن کے بعد اس کا عندیہ ملتا ہے۔ اس دوشیزہ کی شادی دلی میں کرادی جاتی ہے۔ اس طرح قادر یار مایوس ہو کر دنیا سے کنارہ کشی کر لیتا ہے۔ وہ مجنوں کی طرح بادیہ پیمائی کرتا ہے در بدر رہتا ہے۔ اس نے اپنے احوال کی خبریوں دی ہے۔ پونچھ کی اقامت اور ناگفتہ بہ حالات کا ذکر یوں کیا ہے۔

ہ، ہسدی وسدی رسدی نوں، گولی وچ سینے لگ گئی سنیو
ایسے از غیب تھیں چور پے گئے، جہڑے مُنڈھ قدیم تھیں ٹھگ سنیو
میرا ہسنا وسنا محال ہو یا، لگے پونچھ وسن نوں اگ سنیو
قادر بخش دل چوڑ چپٹ کیتا، لٹ گنیاں میں سامنے جگ سنیو

راجوری میں ذیلدار میرزا محمد حسین سے مراسم تعلقات رہے۔ قادر بخش نے سماج میں پائی جانے والی ریاکاری اور ظاہر داری کا یوں ذکر کیا ہے۔ شعر

باغ ارم دیاں اتھیاں حوراں، گنجے نال فرشتے
کھیاں دی چادال پکاون، دسن ایڈ سرشتے۔۔۔ نیز
گھر پکی ہوئی کھجور نوں چھوڑ کے،
توں کیوں کھاوند اکھو کھے ہنگیاں دے

چوہدری دیوان علی آف دھنور سے اورایتی کے میرزا حبیب اللہ کے گھر بھی قیام کیا۔

گ، گلاں سوہنیاں دے تسیں گلشن، تسیں گل اتے اسیں بھور ہاں جی
تسیں حسن دے خوب خزانچی ہو، اسیں اس خزانے دے چور ہاں جی
تسیں چن واہنگوں بے شک دور ہو، اسیں سہکدے واہنگ چکور ہاں جی
قادر بخش جسم بھانویں وچ ایتی، دلوں خاص وسدے دھنور ہاں جی

قادر یار نے سائیں زمان چین کی طرح جگہوں کے نام برتے ہیں۔

جیم، جملہ بناہ وچ کھوئی رتہ، عجب قطعہ زمین یونان دا ہے
خراسان ایران تھیں خوبصورت، کوٹ خان قلعہ اک سلطان دا ہے
حکم خان اندر ابادان خلقت، کابل تیک نامہ خاندان دا ہے
نکا جیہا زمان لاہور دوجا گویا نک سارے کوہستان دا ہے

قادر یار کے کلام میں عشق کا الاؤ ہمیں پونچھ راجوری کی اس سیاہ درو کی ظلمات میں جہاں روشنی فراغت بخشتا ہے وہیں بہت سے در ماندہ لوگوں کو انکے غم کے مداوا کی صورت بھی مہیا کی ہے لوگ اسکے اشعار پڑھ کر جان جگر کا بوجھ ہلکا کرتے ہیں۔ ایسے علاقہ میں جہاں محنت کشوں اور سخت جان دہقانوں کو جب کوئی تفریح یا انٹرٹینمنٹ میسر نہیں ہوتی تو وہ رات کے پہلے پہر کو میاں محمد بخش

کے اشعار گنگنا کر آرام سے سوجاتے ہیں۔ دکھ ایک حقیقت ہے ہر آدمی کسی نہ کسی طرح اسکی لذت ضرور اٹھاتا ہے۔

میاں بشیر احمد لاروی صاحب نے نیر سمندر میں پونچھ راجوری کے شعر پنجابی پہاڑی کلام جمع کر کے عظیم کام سرانجام دیا ہے تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کلام انکے پاس سلسلہ خانوادہ طریقت کے جمع ہوا وہاں پچھلے ایک سو سال سے درویشوں فقیروں کا مجمع گلتا رہا ادبی محفلوں میں شعر و شاعری میں عرفانی موتی بھی ڈھالے جاتے رہے۔ میاں بشیر احمد لاروی صاحب لکھتے ہیں: ”مجھے اپنے آباء و اجداد سے وراثت میں روحانیت، سخاوت، مروت، عقیدت، اور سوز و گداز کی کی بے پناہ دولت حاصل ہوئی ہے جو لسانی رشتہء شعر و ادب کے سوا ممکن نہیں ہوتا۔“ میاں صاحب کا انتخاب انکی فراخ دلی کا ثبوت ہے۔ لیکن کئی اشعار اس میں بھی شامل نہ ہو سکے ہیں کتابت کی غلطیاں بھی ہیں۔

محفلوں میں قادر یار کے مضامین اشعار پڑھے جاتے ہیں۔

الف، آ ڈیر، سٹ مائی نر، ڈوناٹ فر وفادار دلبر
تیرے ہجر فراق دی آگ اندر، ٹر ڈھلدے موسلا دھار دلبر
باڈی ٹک کے تے لائک ڈوڈ ہوئی، وائی ڈونٹ یو گیو دیدار دلبر
قادر بخش دید باجوں عاشقاں دی، نائٹ گزردی کوئٹ سٹار دلبر

مزید کہا ہے

ل لائٹ نہ پلے، آن کائٹ بہتے، وے رائٹ کہڑا دوسوں بھلیاں میں
ویکھ کے سٹ تینوں عرصہ ریسٹ کیتا، فارگٹ نہ ہی رو رو چلیاں میں
ناہی ہی سلیپ تے اکھیاں ویپ جاری، سینہ فش وانگوں ہو یا جلیاں میں
مخفی لطف تے ظاہری کہو قادر، بائی گاڈ پیو پل اینویس، گلیاں میں

تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ بعض لوگوں نے مغلاظ اشعار لکھ کر اپنے دلوں کی بھڑاس نکالی اور وہ اشعار قادر یار سے منسوب کر دیئے ہیں اس الحاقی کلام کو میں نے باہر کر دیا ہے۔

یقین نہیں آتا کہ ایسا مغلاظ کلام قادر یار کہے یہ سازش کسی ہمعصر شاعر کی بھی ہو سکتی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ قادر یار کے کلام میں اس طرز کے نسبتاً کم غلیظ اشعار قادر نے کہے ہیں۔

وللہ اعلم بالصواب۔

یہ کتاب کسی بھی طرح کلام چرکین کی متحمل نہیں ہو سکتی اس میں ایسے اشعار نہیں شامل کئے گئے۔

قادر یار سنجیدہ خاطر ہونے کے بجائے ہمیں اپنی آوارگی طبع سے محفوظ کرتا ہے اسکی شاعری ہمارے لئے مفرح ہے اور دگدازی کے حصول کا ذریعہ اور سے بڑھ کر چشمِ عبرت کشا کا کام کرتی ہے۔ لیکن اسکا کلام اسکی دیوانگی و لالہ بالی پن کی مثال سمجھا جاسکتا ہے۔ اسکی شاعری معنی آفرینی کا ایک گنجینہ بھی ہے اس نے پہاڑی پنجابی کی سی حرفی کو وہ رفعت و اوج بخشی جسکی دوسری مثال نہیں ملتی۔ قادر بخش کے کلام میں اس قسم کے عالی شان اشعار بھی پائے جاتے ہیں۔

ریشم چشماں دونوں الجھ گئیاں، سوہنے منہ دلبر جلوے خار اندر
اُتھوں چھڑکنا زندیاں محال ہو یا، کنڈے دہس گئے نے تار و تار اندر
اک اک پیچ وچ لکھ لکھ پیچے گئے، تندیاں اٹکیاں لکھ ہزار اندر
قادر کچیاں تندیاں توں سمہال رکھیاں، متے ٹٹ جاون بار بار اندر

یہ اشعار قادر بخش کے عشق جو اس نے پونچھ شکار گاہ یارکھ میں کمایا تھا پر دلالت کرتے ہیں جوانی کے اس دور میں اس پر عشق کا جن بری طرح سوار تھا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ راجہ بلد پوسنگھ کی بہن سے عشق میں مبتلا ہوا تھا۔ ان دنوں قادر بخش کو راجہ کے دربار تک رسائی تھی بعض لوگوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ قادر بخش راجہ کی ایک رانی کا منگپتر تھا۔ بہر حال اس عشق کا چرچا قادر بخش کو مہنگا پڑا۔ اسے شہر بدر ہو کر راجوری میں فقیری کرنا پڑی عشق نے قادر بخش کی شاعری کو ہمیز بخشی۔ عشق و محبت کی کیفیات کو شعروں میں رقم کرنے پر قادر بخش کو مہارت حاصل ہوئی۔

الف اجیہا دل نوں چرخ چڑھیا، نہ اٹھ سکاں تے نہ ہی بون ہوندا
جس دم وچھوڑے نے جوف دتا نہ ہس سکاں تے نہ ہی رون ہوندا
ایس انتظار ہوش مت ماری، نہ جاگ سکاں تے نہ ہی سون ہوندا
قادر یار توں میرا آرام کھڑیا، نہ ہن بہہ سکاں نہ کھلون ہوندا

الف ایکساں دوئے حیران اجل، اتھے خوشی کھڑی اُتھے غم جیکر
فریقین بے چین پُتے غم اندر، اتھے کول وِہلا اُتھے کم جیکر
دونویں تن گرداب دے وچ پھس گئے، اتھے کون ہسد اُتھے غم جیکر
قادر بخش سب پونچھ نظام تیرا، اتھے لاش رُلدی اُتھے دم جیکر

راجوری میں در بدری کے عالم میں دکھی قادر بخش نے پونچھ کی عورتوں کی جو بھی لکھی غالباً یہ
سب اس شہر بدر ہونے کا نتیجہ تھا۔ بعض کہتے ہیں قادر بخش نے یہ شعر اپنی بیوی کے بارہ میں کہا تھا۔
قادر یار جہاں اعلیٰ شاعر تھا وہاں ہی وہ اچھا شوہر کسی طور نہ ثابت ہو سکا تھا۔ یہی قرین قیاس بھی لگتا ہے۔

پ پونچھ دی رن حسین نازک، دعوٰی حُسن تے توے اپیل کیتی
چہرہ لُک دنداسڑا بوٹ روغن، عقل کھوتیاں آن اپیل کیتی
اکھیاں بھمبیاں ہنڈیاں، نک پولا، زانی کُتیاں شہر تعطیل کیتی
قادر بخش اُدھاریاں دین آپے، گلی گلی وچ مفت سبیل کیتی

قادر بخش کو اپنے کرب و غم کے اظہار کی قدرت فقط پہاڑی یا پنجابی میں نہ تھی بلکہ جب کبھی
وہ گوجری کو تختہء مشق بناتا تھا تو ماہر استاد بلکہ گوجری کا بھی باوا آدم اور نابغہ نظر آتا ہے اسکے کلام میں الفاظ
کی نشست و برخاست دیدنی ہوتی ہے۔ اسکے ابیات ڈانڈا ڈیٹ کی طرح خوشنما دکھائی دیتے ہیں۔

ت تاہنگ ٹٹی جد گاں سنگ ٹٹا، سٹیوں کھوہ اندر سینے لا مٹاں
ہوئی جان حیران ویران میری، ٹہکی ہر اک آن بلا مٹاں
ڈونگا زخم ہوا میرا کالج ماں، کاری لگے نہ کائے دوا مٹاں
قادر دل دکھیاں میری جان دُکھیا، درد کالج کو گٹو کھا مٹاں

راجہ بلدیو سنگھ نے اپنی بہن کا رشتہ دلی میں کر دیا۔ بعض لوگوں کے مطابق یہی وجہ ہے
قادر یار نے اپنی شاعری میں دلی کے چاندنی چوک کا برملا استعمال کیا ہے۔ یا پھر وہ قیاس آرائیاں
کرتا ہے کہ ہم کبھی تو دھنی میں ہوتے ہیں کبھی پونچھ میں اور کبھی ملتان اور کبھی ایران میں در بدری
کرتے ہیں جب کہ اے محبوب تم کسی بالائی مقام پر پیر پنجال کی خوشگوار اور صحت افزا چراگاہ یا ڈھوک

کی مانند ہو۔ کبھی وہ اپنے محبوب کو چاندنی چوک دلی بازار کی رونق قرار دیتا ہے۔

خ خون محبت، چھک کے رت پی کے، غم اساں دے نال جوک ہو گئے
دھنی پونچھ، ملتان ایران تن من، تسیں ٹھنڈے پنجال دی ٹھوک ہو گئے
اسیں پونچھ اندر خستہ خوار پھر دے، تسیں وِلی دا چاندنی چوک ہو گئے
رس چوس لئی ہے قادر یار میری، اسیں خشک کما دی پھوک ہو گئے

ح حسن دی کلک نہ پھٹکن دیندی، گھیرا پالیا قلعہ روک دل دا
صبر عقل تے عیش آرام سارے، گیا لٹ چاندنی چوک دل دا
غم سوز تلخی اندر یار میرے، پہرے دار بیٹھا داروں روک دل دا
قادر بخش جو جو میرا حال گذرے، حال کی جانِ احق لوگ دل دا

رقیبوں کے طعن و تشنیع کو کبھی تو وہ کانٹے چھینے سے تشبیہ دیتا ہے کبھی سانپوں سے اور ہجرو
فراق میں کھائے گئے زخموں کو انگور کے رس بھرے پکے ہوئے۔ قادر بخش کو الفاظ کے ہار پرونے کا
قرینہ معلوم ہے

ح حال دا تینوں نہ خیال میرا، کھڑہ گل دا بیٹھوں غفور بن بن
کنڈے ہو کے پُردے رقیب سانوں، زخم چیلانے کچھے انگور بن بن
ساہنوں ہو کے صیاد رقیب ٹہکدے، تیر کھاندے ہاں اسیں طیور بن بن
قادر یار دسیو جلوہ جلد اسانوں حاسد سڑن گے کوہ طور بن بن

الف اسیں وحشی، یا ایہہ لوگ پاگل، جہڑے چھیڑ دے اساں دیوانیاں نوں
عاقل کدوں نادان نوں بھید دیندے، مور کھ دھسدے راز بیگانیاں نوں س
دل دے راز ڈوہنگے اصلی کون دھسد، چوراں نوں کون خزانیاں نوں
قادر یار خلقت مفت بدنام کیتا، لایا کدوں میں کدھرے یرانیاں نوں

قادر بخش محمد زمان، سے سخت متاثر تھا اس نے کلام میں میاں محمد کی طرح زاہد رنگ نہیں
رچایا بلکہ اس کی روش زمان چین سے ملتی جلتی ہے لیکن اس نے شاعری میں کسی کی تقلید نہیں کی اس نے

شیرازہ نمبر میں شائع ہو چکے ہیں کے ڈی مینی، منشاخا کی اور ارشاد قمر وغیرہ کے دو تین تین صفحات پر مشتمل مضامین پڑھ کر کچھ واقفیت و آگہی ضرور حاصل ہوتی ہے ان سب کا ماخذ نیر سمندر جلد اول ہی معلوم ہوتی ہے۔ حالانکہ قادر یار کی بہترین شاعری ابھی تک کسی کتاب میں نہ آسکی ہے وہ تو آوارہ گرد ہے۔ فحوائے کلام زبان زد خاص و عام ہے۔ میں نے بہت سے گانے والوں سے قادر یار کے اشعار حاصل کئے ہیں جو کسی رسالے یا کتاب میں نہیں شامل ہو سکے۔ ممکن ہے ایسے اشعار ابھی اور لوگوں کے پاس گمنامی کا سفر سینوں سے سینوں اور زبانوں سے کانوں کی طرف طے کر رہے ہوں گے۔

الف، آکھیا سچ ہے سیانیاں نے۔ اکھیں تک کے زہروں کھائی دانی
چور چغل تے نائیک سپاہی، انہاں چواں نوں یار بنائی دانی
جس نوں سمجھے آپ توں زیر ہووئے، اوہدے وچ مقابلے جانی دانی
جس نوں یار زمان اکوار کہتے، اوہنو غصے دے نال بلائی دانی

زمان چین کی شاعری میں پنجابی اور پوٹھواری لہجہ نمایاں ہے۔۔ یہی لہجہ قادر یار کا بھی ہے مگر اسنے پہاڑی اور دوسری بولیوں اور انکی لوک روایتوں سے بھی کسب استفادہ خوب کیا ہے۔

الف اکھیاں لا کے نال تیرے، ڈٹھے دُکھ میں گل زمانیاں دے
ہویا نام بدنام جہان اندر، مارن لوک سینے تیر طعنیاں دے
گل پا کے ہار ملامتاں دے پھراں ودا حال دیوانیاں دے
کوچہ گلی زمان خوار ہویا، سرتے چا کے پہار یرانیاں دے

الف اڈ کاواں لے پیغام جاویں بیٹھا ہوسیا یار دلگیر کدھرے
تھہ بن کے دیویں سلام میرا، ہوسی اسماں دی بدر منیر کدھرے
چنگی نہینہ کیتی میرے نال سجنان، نظر نہیں آوندی تصویر کدھرے
جیکر رب نوں ہویا منظور چناں، ملیسی بن زمان فقیر کدھرے

الف اچن چیت پیاریاں کوچ کیتا، چاہت حویلیاں بند کر گئے
ڈاڈے جُب دے جنڈرے چاڑھ کے، سنگل غماں دے نال پوند کر گئے
دل روک کے غماں دے جیل خانے، ہتھیں کھولنا فرسوگند کر گئے
بوسہ مار زمان محبتاں دے، ساری عمر دی قید پسند کر گئے

الف اسم محبوب دا یاد کر کر دم دم، یاد کر ایہہ زبان گھٹ گئی
پچھ پچھ لوک نہ تھکے اوصاف دلبر، دہس دہس کے جیہہ وچ دہان گھس گئی
جس دی یاد اس کدی نہ یاد کیتا، کر کر شور فریاد فغان گھٹ گئی
منصف ہو یا زمان نہ چن میرا، بے وفائی دے خوف تھیں جان گھٹ گئی

صاد صبر دا حلقہ نہ رہیا ثابت، پلٹن غماں دی مورچہ ملیا ای
بھلیا باب ارقام تمام شاعر، منتر چھو نہ ہجر تے چلیا ای
ہوندی خیر نہ پھکیاں کاٹیاں تھیں، تیر عشق جیہا سینہ سلیا ای
روکے کون زمان نہ بن کلا، چلیا تیر تقدیر نہ ٹلیا ای

ع، عشق دا ڈوہنگا دریا وگدا، تارو پین پیتے چڑھدا کوئے کوئے
یاری لاندیاں ہر کوئے لالیندا، اے پر پالدا قول اقرار کوئے کوئے
پیسے والیاں نوں سودا مل جاندا، پنا پیسیاں دیندا ادھار کوئے کوئے
چن میں زمانے دے یار ڈٹھے، بے وفا بہتے وفادار کوئے کوئے

الف اصلی دون پرست گردون ہویا، بدل گئے حالات زمانیاں دے
گھوڑے عرب دے شوخ سمند ابلق، زخمی ہو گئے پٹھ پلانیان دے
گلی گلی کھوتیاں طوق زنجیر دیکھو، میوہ گری کھاندے بدلے دانیاں دے
خاندان زمان ذلیل ہو گئے، سفلی کھیڈ دے نال خزانیاں دے

پ پچھیا کسے بلاق کولوں اُپر لبان دے کیوں کر آن بیٹھوں
چھیں ہوٹھ محبوب دے دے راتیں، ڈول جب دی رکھ گمان بیٹھوں
نہر آب حیات ہے مکھ دلبر، رکھا در تے ہو نگہبان بیٹھوں
حاکم چین دا ہو زمان چناں، کس طور تھیں مل ایران بیٹھوں

ت تر ت جواب بلاق دیندا، اول آیا ساں ہتھ سنیاں دے
کھٹا پا وچ پٹھاں رہنے ہون ساژن اگ اندر وچ پاریاں دے
اُپر بیٹھ بدن سدان جھلے، جھلے سیک انگار چنگاریاں دا
جل بل زمان جد ہوئی تازہ، تھوں آیا پسند پیاریاں دے
محمد نام محمد انجان جانن، کتھوں جم پیوں بیر بل یارا

ح حد ترکئی تھیں ودھ یارا، سیری کھیر منجواں دارہ جھڈ دے
وسیں خان پورہس کے دس جلوہ، غیراں نال تو حرص کھاہ چھڈ دے
ٹائیں گھاہ کٹھڑہ، تے خان پوردی، جانی لام جنوٹ دی چاہ چھڈ دے
صبح شام زمان نہ جا ڈھیری، تینوں ٹھاکیا حرص بناہ چھڈ دے

د دل کھندا دلبر سیر کرے، تیرے ہتھ دا سدا رومال ہوواں
بناں گل دی انگی کوٹے دار چنگی صبح شام تیرے سینے نال ہوواں
سالاں بنا سردا خوشیاں کراں، پھر دا نالے سلوار نہال ہوواں
جوڑا پیراں دا بناں زمان چناں، قدماں سوہنیاں دا پائمال ہوواں

سائیں زمان چین کوشہنشاہ مجاز کہا جاتا ہے اس مین شک نہیں کہ انہوں نے عشق مجازی میں
وہ شاعری کی ہے جسکی مثال نہیں ملتی۔ اگر کس کی شاعری ان سے مقابلہ میں پیش کی جاسکتی ہے تو وہ
قادر بخش کی ہے۔ زمان چین کہتے ہیں

م، مر چکی تیرے ہجر اندر، تینوں ظالماں ذرا خیال ناہیں
چھتے زخم جدائیاں دے وچ سینے، اتنے بدن اُپر تیرے بال ناہیں
جے توں رکھنا اے رکھ غلام کر کے، پلے مجھ غریب دے مال ناہیں
جے توں ملنا ہے مل زمان چناں، میرے بچنے دا گھجھ حال ناہیں

زمان چین عاشقوں کی طرح وعدہ عشق کو پورا کرنے کا عزم ان جاندار الفاظ میں
دہراتا ہے۔

ق، قول کرے جسدے نال سچا، مر جائے نہ تے قول توں بیٹے نہ
شاہ سو جو کال تے سکال اندر، ،، غم کھا غماشتہ سیٹے نہ
نوکر سو جو کرے بن طلب نوکری، نام اوسدا دفتر دے کیٹے نہ
پہلے لا پریت زمان چناں، کچھے چھج وچ مڑ پا چھٹے نہ

الف اک میان وچ دو تیغان چناں، سوچ کر ہاں کدوں پندیاں نی
تیرے درش دیداردی تاہنگ مینوں، لتاں پل آرام کر آرام بھندیاں نی
مکھ ویکھے تھیں سینے ٹھنڈ پوے، اکھاں مل جدائیاں نوں سہندیاں نی
موڑے کون زمان تقدیر رب دی، لکھیاں اُس دیاں اوسور ہندیاں نی

ش شمع دے واہنگ سی اک لڑکی، چناں نام تے گھر ملوانیاں دے
زُلفاں کالیاں گل وچ پائیاں، لبان مٹھیاں وانگ مکھانیاں دے
چہرہ چن چراغ سی بارغ جنت، چشماں تیر نظیر نشانیاں دے
کردے جان نثار رُخسار اُتوں، سوہنے کئی زمان زمانیاں دے

ک کدے پھل دریک نہ ہووے مٹھا بھانویں شکر تے شہر برسات بر سے
حبشی دھوتیاں ہووے نہ مول چٹا، بھانویں اعلیٰ صابون رات بر سے
سفلا نال تعلیم نہ اوچ ہوندا، بھانویں لکھ رحمت کرامات بر سے
لگن پھل زمان نہ بیچ اُتے، بھانویں توں آب حیات بر سے

ی یار بناو ناں فائدہ کی جھڈ یار جے غمخوار نہیں تاں
مُشکی گھوڑا کبید خوش رنگ ہلکا، کس کم جے تیز رفتار نہیں تاں
رنگ راگ سرود کنوہد گائیے، پائیے مٹھ جے کول ستار نہیں تاں
سوہنی رن زمان آرام دل دا، پاؤ بھس جیکر وفادار نہیں تاں

یہاں زمان چن کی شاعری میں فقط اکہری پرت عیاں ہے۔ لیکن قادر یار جب کبھی مجاز کی وادی میں خامہ فرسائی کرتا ہے تو وہ بے دھڑک نگار خانہء خیال میں داخل ہو کر بے خوف و خطر جو خیال پس منظر میں ابھرتا ہے اسے حسب منشا شعری پیکر میں ڈھال دیتا ہے، وہ مختلف زبانوں کے الفاظ کو نگیںوں کی طرح شعری انگشتی میں جڑ دیتا ہے۔ قادر یار کی پیکر تراشی، استعارے علامتیں تشبیہات اس کے اپنے ہوتے ہیں یا پھر کہیں دوسری زبانوں مثلاً پنجابی و سرائیکی سے مستعار۔ اسکے اشعار میں مذہبی طبی، سیاسی، معاشرتی اصطلاحات کی بھر مار ہے۔ وہ محض محبوب کی بے نیازی ہی نہیں بیان کرتا۔ زمانے کے شدادوں کی چہرہ دستیوں کا تذکرہ بھی کرتا ہے، البتہ حسینوں کی نخت و کبر کا ذکر کرتے ہوئے کبھی کبھی وہ آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ علاقائی لہجہ کے مطابق ہلکی پھلکی دشنام طرازی پرا ترا تا ہے۔ مثلاً دنیا کو سوہری، کہتا ہے رقبوں کو سائل کہہ کر کوستا ہے۔ وغیرہ

س، سوہرے ہوون پہانویں کتیاں دے، جھڑے ہس کے نانہہ مہربان ملدے
بھڑوے کے کھوسن خفا ہو اساہڈا، کھسدا کی ہو کے قہرمان ملدے
اسیں جتتی برابر نہیں سمجھدے ہاں، سالے اکڑ کے جھڑے انسان ملدے
قادر بخش میں وی تابعدار اُس دا، خوش خلق جو مٹھی زبان ملدے

قادر بخش بھی زمان چن کی طرح اپنے کلام میں جگہوں کے نام بے تکلف استعمال کرتا ہے۔ زمان چن کہتا ہے:

ط، طرف تھروچ دی اڈ کاواں، پانواں چوریاں کٹ خوراک اڑیا
لے جا خط پہنچا، شتاب کر چمیں، یار دے قدم دی کاک اڑیا
کہنا نیر رھندے دن رات بہندے، جگر ہو یا فگار تے چاک اڑیا
انتظار زمان جواب داای، لکھنا ترت ضروری ڈاک اڑیا

زمان چن نے اپنی شاعری روایت سے ہٹ کر کی تھی، اس نے قصہ یادستاں نویسی کی بجائے۔
خطوط نویسی اور مثنوی پر زور دیا۔ منظوم خط نویسی کی صنف کا بام ثریا پر پہنچایا۔ قادر یار
نے بھی روایت سے انحراف کیا۔

اور مجتہدانہ رول ادا کیا۔

قادر بخش کے تنبیج میں سائیں فقر دین نے بھی اشعار کہے ہیں

سائیں قادر کہتا ہے

ل، لوک بے درد بھار عشق والا، آپ چاندے ناہیں چان دیندے
گل وچ ہنجواں دے ہار سچے، نانہہ اے آپ پاندے نانہہ اے پان دیندے
صبر غم دو تھال نعمتاں دے، نانہہ اے آپ کھاندے نانہہ کھان دیندے
قادر بخش پوشاک ملامتاں دی، نانہہ اے آپ لاندے نانہہ لان دیندے

سائیں فقر دین نے قادر یار کی تضمین یوں کی ہے

اکھیاں نوں سرمہ پاونا سی یار پاندے نہیں او پان دیندے
نوری آئی سی پوشاک لاوے نوں، یار لاندے نہیں اولان دیندے
بھریا تھال سی کھنڈ کھیر کھیر والا، بہیں یار کھاندے نہیں کھان دیندے
قیدی عشق والی اوکھی فقر دینا، نہیں یار جاندے نہیں جان دیندے

سائیں فقر دین نانگاباجی ملنگامی کے مرید تھے اور عارف باللہ تھے۔

ہ ہمت کر کے لایا یار سینے، پھل پھلدے پھلدے پھل گئے نی
ہو یا وصل کمال حلال سچا، شیشے گھلدے گھلدے گھل گئے نی
جمع ہوے دوریشی تیج اتے موتی ڈھلدے دھلدے ڈھل گئے نی
ملے یار دونویں جانی فقر دینا، غم بھلدے بھلدے بھل گئے نی

ی، یاد رکھ پونچھ وطن اساڈا، میندھر وچ وسدے گجر ذات دے ہاں
پٹھانہ تیر مسکین دا پنڈ بھائی، اصلی گوجر قومی گجرات دے ہاں
چند روز آئے ہاں جگ اندر، اصلی وسن والے ڈنگی کھات دے ہاں
سر دولتاں خاک پا فقر دینا، بھکھے اک محبوب دی جھات دے ہاں

یہاں یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ سہ حرفی پنجابی کی صنف ہے پنجابی پہاڑی گوجری وغیرہ میں
”فارسی اور عربی کے سی حرف“ سے آغاز کیا جاتا ہے، پنجابی میں محمد زمان چن سے پہلے محمود بٹیا نے اس
صنف کو کمال بخشا۔ سلطان باہو کی سی حرفیوں کے اوزان و ارکان الگ ہیں۔ میاں محمد بخش اور سائیں
زمان چن ہم عصر تھے۔ منظوم خطوط نگاری میں زمان چن میاں محمد بخش سے بہتر تھے اور داستان نویسی
میں میاں محمد صاحب ید طولی رکھتے انکی آپسی نوک جھونک بھی ہوتی رہتی تھی۔ سائیں قادر بخش بھی کوٹلی
کھوئی رٹ گیا تھا سائیں زمان چن سے راہ رسم تھی۔
محمد بوٹیا کہتے ہیں

الف اوکھڑا راہ انوکھڑائی سخت، دھوکھڑا، پریت لگانے دا
ناہیں پیر دھرے، موتوں نانہہ ڈرے، اول فکر کرے موہرا کھاوندے دا
جاوے جان سنگ نہ سنگ رہیے، رکھے ڈھنگ محبوب بناونے دا
چچھو بوٹیا پتنگ کولوں، کیہا ذائقہ انگ جلاونے دا

ب، بہت دراز اوہ بُرج اُچا، جتھے عشق دے جھنڈے جھلدے نی
ایہہ عشق بازار پیپار ڈاڈھا، جتھے سودڑے سراں دے جھلدے نی
پھرن کالڑے ماتمی ویس کر کے، عاشق بھور مُشتاق جو پھل دے نی
قیدی عشق دے بوٹیا لین تر لے گلوں زلف دے طوق کھلدے نی

سائیں فقر دین کہتا ہے

ب، بتی ہووے اگ تیل دیوا، چارے تھوک بھی لاٹ نکال دے نی
یاری سچ پتنگ دی، شک ناہیں، ویکھو شمع اُتے بند جال دے نی

ہور عاشق منظور حضور اندر، شمع عشق شعلہ اندر بال دے نی
تینوں عشق نانہہ یاردا فقر دینا، لکھاں عشق پاگئے تیرے نال دے نی
جیم جا ڈٹھا سوہنا بُت خانے، متھے تلک تے بغل قرآن دسدا
اک ہتھ مالا اک ہتھ تسبیح، نہ اوہ ہندو تے نہ مسلمان دسدا
کیتا یار دا مذہب قبول میں وی، اسے وچ اسلام ایمان دسدا
محمد بوٹیا چمکدا ہر طرفوں، جلو یار دا وچ جہان دسدا

شین شہر دے اڑد بازار اندر، اساں سادھ تے چور ایک جا ڈٹھے
اُپر شاخ شکوفیاں ناچ کر دے، اساں بھونڈ تے بھور اک جا ڈٹھے
اندر جنگلاں چمکدے ڈار بنہ بنہ، اساں کاگ تے مور اک جا ڈٹھے
پھر دے بوٹیاں گرد خزانیاں دے، چشم شوخ تے کور اک جا ڈٹھے
عین عشق دے مگر جو نشتر ہوئے، پردا انہاں دا کسے نے پاڑنا کی
موئے جل جو عشق دی اگ اندر، دوزخ بھاہ نے انہاں نوں ساڑھنا کی
ہوئے دید تے آپ شہید جہڑے، سولی انہاں نوں کسے نے چاڑھنا کی
دل جنہاں دے بوٹیا عشق لٹے، گھر انہاں دا کسے نے جاڑنا کی

ان سبھی شاعروں کا ایک ہی نور مطلوب ہے، یہ ہر شی میں اسی کا ظہور دیکھتے ہیں۔

ہ، ہر پاسے دسے ماہی مینوں، جدھر کنڈ کراں گنہگار ہوواں

محمد بوٹیا عشق کے معاملات سے باہر نہیں نکلتے ان کے موضوعات، جبر و فراق ہے اور عشق
زمان چن مجاز کا بادشاہ ہے اور حقیقت سے بے خبر بھی نہیں۔ وہ مجاز اور حقیقت کو ایک ہی گردانتا ہے۔
ایک مقام پر قلم کو عاشق کہتا ہے۔

آئی ایں بے نصیب قلمیں، متھے لا کے داغ سیاہیاں دے
کرمان مارے حشت تک رہو لکھدی، دفتر غم الم جدائیاں دے

کالا مونہہ تے چیر وچکار سینے، خستہ حال ہے واہنگ سدائیاں دے
لکھ چن زمان تو خط قلمیں، بھیجاں نت پیغام ہتھ راہیاں دے

پ، پچھیا کسے نے بھور کولوں، دس عاشقا سچ بیان یارا
موسم خزاں دے وچ نانہہ نظر آویں، کتھے رہوندا ایں میری جن یارا
آوے جدوں بہار گلزار پھلن، پائیں پائلاں نال گمان یارا
برس رز تک رہیں زندہ، کریں کس مکان گزران یارا

ح، حسن دے بنک وچ دل رکھ کے، کورے کاغذ تے ایہہ اقرار لکھ دے
ہر سال وصال ماہوار بوسہ، ہفتہ گفتگو روز دیدار لکھ دے
غیراں نال نالے کرناں پیار چھڈ دے، دھوکہ دیونا مکر مکار چھڈ دے
کھنچے قسط زمان بھریں دونی، پتھے کاغذ تے فیر دوبارہ لکھ دے
ب، بہت سوہنا دلبر یار میرا، قد الف یا سرو بوستان یارو
بدن پھل گلاب دے وانگ تازہ، حدوں باہر صفت بیان یارو
چال کبک چوکور گفتار شیریں، مٹھے بول زبان بیان یارو
جھلک ویکھ زمان دے چن والی، شرم کھاوندا چن اسمان یارو

سرائیکی کے مشہور صوفی شاعر سچل سرمست (وفات 1939ء) قادر بخش (وفات 1938ء)

کے ہم عصر تھے یہ پتہ نہیں چل سکا کہ قادر یار کی ملاقات ظاہری ان سے ہوئی یا نہیں سچل سرمست
نے اپنی صوفیانہ شاعری میں آنکھوں پر کئی خوبصورت اشعار کہے ہیں۔ انکا اسلوب اپنا ہے اور
قادر یار کا الگ انکی تشبیہات و استعارات و علام بھی جدا گانہ ہیں البتہ دونوں نے آنکھوں پر نازک
خیالیوں کو شعری قالب عطا کیا ہے پہلے ہم سچل سرمست کی شاعری کی مثالیں پیش کریں گے۔

سچل سرمست کہتے ہیں

سوہنے دیاں ایہ ظالم اکھیں شیر و تن چن شوری
شور گھتن شہزادیاں دُنھیں کیف ککوری
نیناں دے نیزے برچھیاں چاون یاوت جام کٹوری
کرن تاراج دلاں کوں سچل زور آور نال زوری

ترجمہ

میرے محبوب کی آنکھیں دھاڑنے والے شیر کی طرح زور آور ہیں (یعنی کوئی انکے چنگل
سے بچ نہیں سکتا)

یہ بھوری آنکھیں (ککوری: بھوری پہاڑی میں بھورے بالوں کو سکے یا ککڑے بال کہا
جاتا ہے سرائیکی میں ککوری لفظ مستعمل ہے) کیف میں دوزم و نازک شہزادیوں کی طرح ہیں جنکا ہر
طرف شور و شہرہ ہے

ان کے ہتھیار یا تو عشق کے نیزے اور برچھیاں ہیں یا پھر محبت کے جام۔ دوسرے اشعار
میں کبھی تو وہ آنکھوں کو تیر کمان کہتے ہیں اور کبھی بابل کے دو جادوگر ہاروت اور ماروت ہیں جنہوں نے
سحر میں کمال دکھایا تھا۔ ایک نیا نکتہ پیش کیا۔

اکھیاں عشق تے عشق نی ابرو، مڑگاں عشق بھوئی
جادو گر دو جادو ڈاڈا، سبھ نوں حیرت ہوئی
کبھی سچل آنکھوں کو باز کہتے ہیں

اکھیاں باز عقاب سوہنے دیاں، شور گھتن شہزادیاں
مست ہوون مستانیاں دوہیں، ڈاڈے کیف ککوریاں
منھن وچ دو مہتاب نی روشن، و ت نور کٹوریاں
خونی خون کریندیاں سچل تاں وی سدا سکوریاں

ترجمہ

آنکھیں باز جیسی پھرتیلی ہیں۔۔۔۔۔ عقابوں جیسی بلند پروز ہیں شاہینوں جیسی زور آور
ہیں (جو اپنے ہدف کو چند سیکنڈوں میں مار گراتی ہیں) پلکے بھورے رنگ کی آنکھوں میں بلا کی مستی
ہے اور نشہ کی کیفیت پھر کہتے ہیں یہ

لعل یا قوتاں کوں شرماوے، نرم لباس دی لالی
سُرخنی سوہنے واہ جو لائی، لوڈھئے منصب عالی
لالے داغ رکھیا دل اتے، دیکھ کے حسن دی چالی
مرکن نال جو محکم کیش، سچل مست موالی

حل لغت

مرکن فارسی لفظ ہے جای شست و شوی لباس۔

محبوب کے نرم و گداز لباس کی سرخ رنگت سے لعل و یاقوت شرمارہ ہیں
سرخ جو میرے محبوب نے ہونٹوں پر جمارکھی ہے۔ اسکا جمال بہت بلند منصب ہے
حسن کی یہ دلکشی دیکھ کر لالہ کے سینے میں رشک و حسرت سے داغ پڑ گیا،
محبوب کے لباس کو شست و شوی اور استری جو درست کیا تو سچل اسے دیکھ کر مست موالی

ہو گیا۔

سرخ لباب ہن لعل رمانی، یا یاقوت رمانی
موتی مونہہ اگوں شرمندے، ہیرے تھے حیرانی
جھلک جھلک رخسار سوہنے دا پرتو نور پیشانی
سچل دیکھ تجلی منہ دی سوئی جند دیوانی
یار میڈا ہے یاقوتیں دا وت لعلیں دا ونجارا
سرخ لعل لباب تے لائیں، کھلیا گل ہزارا
برگ دوپہری تھیا شرمندہ، ڈیکھ عجائب سارا
سوہنا شیاں ہمیشہ ہووے سچل باغ بہارا

میرا محبوب یاقوتوں اور لعلوں کا بیوپاری ہے

اس نے لبوں پر سرخی اس طرح لگائی ہے کہ وہ ہزارے کا کھلا ہوا پھول دکھائی دیتا ہے۔

اسکے عجائب اور رنگ روپ دیکھ کر گل دوپہری شرمندہ ہے۔

سچل (دعا ہے کہ) محبوب کا حسن ہمیشہ شاداب و سرسبز باغ کی طرح لہلاتا رہے۔

زمان چن کہتا ہے:

ظ، ظلم ترنج دی ڈول ٹھوڈی، مثل قابلی سرخ انار دہے
پاکے خوانچہ صاف ترو تازہ، سبز لکدا سیب قدھار دہے
گردن گول مرغول پستول صورت، شرم کھاندی کونج اڈار دہے
لئے دل زمان گلبدن نازک، اے پر عاشقان تیز کٹا ر دہے

قادر یار کی تشبیہات زمان چن سے بھی نرالی ہیں اور دو قدم آگے بھی۔ ذرا ملاحظہ کریں:

د، دند مکھانے، تے جیہہ برنی، لباب نرم جلیبیاں لال دلبر
ٹھوڈی رس گلے، مکھ گلاب جامن، لڈو دونویں کن بوندن خال دلبر
نک ریوڑی تے متھا شکر پارا، گلقدن رخسار جمال دلبر
قادر یار تن حلوہ ہتھ لچھیاں، پیر پیڑیاں دے مٹھے تھال دلبر

سائیں زمان چن اپنے زمانے کی نا انصافیوں کا رونا کچھ یوں روتے ہیں:

ص، صفت کریئے کی عدالتاں دی، لاعلم جج دفتر سیاہ کر گئے
مدعا علیہ مدعی دی نانہہ ہوئی پیشی، مثل دیکھ کے ڈگری اجرا کر گئے
مکرم بری گواہ نوں جیل خانہ، مستغیث دی بیڑی فنا کر گئے
ناحق قید زمان وچ جیل خانے، حاکم وقت دے بے گناہ کر گئے
قادر یار نے اپنے حالات کا ذکر یوں کیا ہے:

ک، کسٹم، پولیس، جنگلات، چوکی، پونچھ کھادی لٹ پٹواریاں نے
نمبردار وی رل مل کھاون وڈیاں، خلقت تنگ کیتی چوکیداریاں نے
سنگی لائی اے خوب دوکان داراں، رس چوس لئی شاہ بیوپاریاں نے
قادر یار ہو یا پونچھ دا جین اوکھا، مارے گہیر شکار شکاریاں نے

قادر یار نے اردو اور گوجری میں بھی طبع آزمائی کی۔ مثال کے طور پر بتا، یا بتوں ایک قسم
کا سرسام، کسٹم چوکیوں، عدالت کی اصطلاحوں کو اپنی شاعری میں استعمال کر کے فن سخن کا ناٹھ سماج
سے استوار کیا، اس طرح اعتبار سے وہ پہاڑی کا نظیر اکبر آبادی بھی ہے۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ
اردو اور گوجری میں انکے فقط چند ہی اشعار مل پائے ہیں۔ اردو اور گوجری کا نمونہ کلام کتاب کے
آخر میں درج کیا گیا ہے نمونہ گوجری کلام یوں ہے۔

الف ایسو بے ترس نہ کوئے ڈٹھو، جیسو تو ڈھولا میرے نال ہووؤ
سڑ بل گئی سینو ساڑ سٹیو، سارو لوک کچھے یوہ کہہ حال ہووؤ

بھلا کہہ دسوں کہڑوں روگ مناں، اندروں سڑ پھرنوں تو لال ہوؤ
 قادر یار پہولی درگھل پھیرو، تک درد میرو کہڑی تال ہوؤ
 الف آ انگا، چلیو چھوڑ کنگا، میری جان قربان بساریئے نانہ
 ہتھ بن غے کہہ یوہ غلام تنّاں، مہساں نال ریئے بھانویں چاریئے ناں
 جس ناں یار کہئے، اس غے نال رہئے، دھوکہ لانے اسناں مارئے نانہ
 قادر یار کہے شعر یوہ عشق آلو، میرو گوجرو لفظ بساریئے نانہ

اردو میں بعض غزلیں بھی کہی ہیں لیکن کلام محفوظ نہ ہو سکا جو کچھ ہمارے تک پہنچا اس میں غلطیاں بہت ہیں کئی غزلوں میں سے چھان پھٹک کر بطور نمونہ پیش کیا گیا ہے۔

غزل

تیر نگاہ کہاں ہے ابرو کماں کہاں ہے،
 سیّد تو کہاں ہے بلکل وہ جاں کہاں ہے

خواباں نقاب میں تو کب تک رہے گا پنہاں،
 یہ جستجو کہاں ہے صاحب مکاں کہاں ہے
 حالت نہیں ہماری آ دیکھتا ستم گر،
 یہ خستہ تن کہاں ہے تُو میری جاں کہاں ہے
 ہوتی نہیں سماعت فریاد رو سناؤں
 اجلاس وہ کہاں ہے سائل زباں کہاں ہے
 ہو زلزلہ فلک کو سُن اہ میری کے نعرے
 ان کو خبر کہاں ہے شور و فغاں کہاں ہے
 پردے میں گلبدن تُو رہ رہ ستار ہا ہے
 بلبل تیری کہاں ہے، گل بوستاں کہاں ہے

جاتی یوں ہی جوانی ہے انتظارِ پیری
 موسمِ ربیع کہاں ہے بادِ خزاں کہاں ہے
 قادر بخش کی لاش دیکھ پڑی پنچھ میں ہے
 تحفہ کفن کہاں ہے؟ گور، آستاں کہاں ہے

غزل

تصوّر دل میں ہے تیرا تجھے جاناں سمجھتے ہیں
 سایا جب سے آنکھوں میں یہ دل دیاں سمجھتے ہیں
 پرستش صرف تیری کی تمنا کی اگر تیری
 مروت ایک تونے کی، ترا احساں سمجھتے ہیں
 وضو سے پاک ہم ہوتے نہیں اشنان سے گندے
 ملک ماتھے کے محرابوں کو رائیگاں سمجھتے ہیں
 میں طالب ہوں فقط تیرا، ترے دیدار کا شائق
 دھرم ایمان دونوں کو ترے قرباں سمجھتے ہیں
 ہوئے ہیں عشق سے تیرے ہزاروں فائدے حاصل
 کہ پوجا اور نمازوں میں بڑا نقصان سمجھتے ہیں
 اگر کافر ہوں زاہد شکر ہے کہ تم مبارک دو
 ترے اسلام سے نکلے ہم اپنی شان سمجھتے ہیں
 مُصدقہ عشق تیرے کی محبت درد مندی ہے
 بتاتی خلق مشکل تھی تُو ہم آساں سمجھتے ہیں
 مصیبت پیش آتی ہے مگر آرام بھی ہوتا ہے
 عنایت صرف تیری ہے خوشی مہماں سمجھتے ہیں
 ثاروں کیوں نہ قادر بخش تجھ پہ دین و ایمان کو
 تری رحمت کے قطرے کو تو ہم طوفان سمجھتے ہیں

جدت طرازی

مجموعی طور پر قادر بخش نے ہماری پہاڑی زبان کو کئی اصطلاحات کے علاوہ فکر و خیال کی نئی بلند یوں سے ہمکنار کیا ہے۔ پہاڑی بولی دراصل کئی دوسری زبانوں کے زیر اثر وجود میں آئی ہے۔ قادر بخش نے اس نزاکت کو بخوبی سمجھا، اس کا لب لہجہ پہاڑی سراینکی پوٹھواری، پنجابی اور ڈوگری کی آمیزش ہے۔ قادر یار ذہین و فطین شخص تھا۔ کوئی میر پور، پونچھ راجوری کی شعری روایات میں اس قسم کا اختلاط پہلے بھی رائج تھا۔ لیکن قدیم مشاہیر کا طرزِ مخاطب لاہور کے اثر پنجابی کے قریب تھا قادر یار نے مقامی رنگ کو بھی نمایاں برتا ہے۔

میرے خیال میں اس قسم کی شاعری پہاڑی اور پنجابی میں صرف قادر یار ہی کر سکا ہے۔ اس نے پہاڑی بولی کے کئی مقامی الفاظ کو اپنی شاعری میں برتا کر امر کیا ہے۔ مثلاً ٹٹک، ٹٹک، ٹٹن، ٹٹنی، ٹٹکر، بیگ یعنی گھوڑی کا بیگ آنا، جفتی کے لئے آمادہ ہونا وغیرہ اس نے آنکھوں پر کئی اشعار کہے ہیں مثال کے طور پر ایک دوہڑے میں وہ شوق میں آنکھوں کو کبھی تو ابابیل کہتا ہے اور کبھی قندیلوں میں بند پرندے اور مرگانوں کو انکے پر قرار دیتا ہے:

د، دانہ دیدار کیوں مہمہ پاندے، بھکھیاں مرن لگیاں ابابیل اکھیاں
تُزف تَزف دواڑے پٹ سٹے، ترس ترس کے ہوئیاں ذلیل اکھیاں
شوق اڈن دا پر باہر کڈے۔ ایپر بندنی وچ قندیل اکھیاں
قادر یار افسوس ناہنہ بول سکن، بر بر تنکن طرف خلیل اکھیاں

ح، حافظ اسماں کہیا او نین ہے سن، خدو خال تک اٹا لکتاں چہرہ
سگوں بہل گئی صورت یسین پڑھنی، جدوں ڈٹھا اسماں وچ نقاب چہرہ
گیسو خوب الف لام میم لکھن، خوشخط چمکدا مثل سیماں چہرہ
قادر یار دل وچ ذکر تیرا رچیا، اکھیاں وچ میری جناب چہرہ

ج، جامہ تلاشی جد عشق کیتی خوشی عیش تے چین آرام نکلے
ہسنا کھیڈنا گھٹکنا، لٹک، مٹکاں، تندہ طیش خوش اندام نکلے
شراب غفلت کباب سمجھی غلط، خیال دے بغل تھیں جام نکلے
قادر بخش محفل یاراں راگ نغے دست گلدستے گلفام نکلے

الف اسطرح رُس گئے تئیں دلبر، جیویں دل دے نالوں دلیل رُس گئی
تیرے پیار محبت رُس گئے میں تھیں جیویں، دنیا نالوں تعمیل رُس گئی
تیرے وعدے وفا اقرار رُس گئے، جیویں، پادری نالوں انجیل رُس گئی
قادر یار بیدوں سہو رُس بیٹھا جیویں، کچھری دے نالوں تعطیل رُس گئی

الف، اسماں تھیں ودھ سر پوش کہڑا، چنگا زمین نالوں کہڑا تھاں ہوسی
مٹھی حُلُق جیہی کوئی چیز ناہیں، ودھ بھکھ نالوں کہڑا کال ہوسی
چنگا نیکیاں واہنگ ہے کم کہڑا، مندی لعنت جیسی کہڑی گال ہوسی
قادر بخش محبت جی قید کوئی ناہنہ، مہنگا اکھ نالوں کہڑا لعل ہوسی

الف، ایکساں دوئے حیران اچکل، اتھتھے خوشی کہڑی، اُتھے غم جیکر
فریقین بے چین تے غم اندر، اتھتھے کون ویلا اُتھے کم جیکر
دونویں تن گرداب دے وچ پھس گئے، اتھتھے کون ہسدا اُتھے نم جیکر
قادر بخش سب پونچھ نظام تیرا، اتھتھے لاش رُلدی اُتھے دم جیکر

کلام سائیں قادر بخش

الف

اسیں وحشی، یا ایہہ لوگ پاگل، جہڑے چھیڑ دے آساں دیوانیاں نوں
عاقل کدوں نادان نوں بھید دیندے، مورکھ دہسدے راز بیگانیاں نوں
دل دے راز ڈوہنگے اصلی کون دہسدا، دہسد اچوراں نوں کون خزانیاں نوں
قادر یار خلقت مفت بدنام کیتا، لایا کدوں میں کدھرے یرانیاں نوں؟

الف اسطرح رُس گئے تئیں دلبر، جیویں دل دے نالوں دلیل رُس گئی
تیرے پیار محبت رُس گئے میں تھیں جیویں، دنیا نالوں تعمیل رُس گئی
تیرے وعدے وفا اقرار رُس گئے، جیویں، پادری نالوں انجیل رُس گئی
قادر یار بیدوسو رُس بیٹھا جیویں، کچھری دے نالوں تعطیل رُس گئی

الف، آسن آسن دل جاناں میرے، خبر دے جس دن جناب آسن
آسن بعد مونیان پھر کس کاری، اسان سمجھیاں شاید شتاب آسن
آسن ہسدے تے کردے ناز گلاں، گھلے منہ یا پانقلاب آسن
آسن ہوش حواس دے وچ جانی، قادر یار یا کرے تاب آسن

الف اکھیاں دونوں میں ٹھاک لئیاں، تئیں دلبر اپنا نقاب ٹھاکو
ٹھاک لے میں اپنے سوال مٹھڑے، تئیں دلبر اپنا جواب ٹھاکو
ٹھاک لئی میں طبع حلیم اپنی، تئیں دلبر اپنا عتاب ٹھاکو
قادر یار میں وصل گناہ ٹھاکے، تئیں دلبر ہجر ثواب ٹھاکو

الف، اچر نہ چھوڑساں تانگ تیری، چچر پریت اساڈڑی بنی ہوئی ہے
چھاہ عمر دی پتی ہووے جیویں جیویں، مورکھ دل سمجھے شاید گھنی ہوئی ہے
میخاں گڈیاں تیریاں محبتاں نیں، میری جان چوپا سڑی تئی ہوئی ہے
قادر یار شیشہ دل دا کٹ سٹیا، نگہ آپ دی ہیرے دی کئی ہوئی ہے

الف اس نوں ڈھونڈے نگر کیہڑے، جس دی نت ہووے بودوباش اندرے
اُس دا حلیا کدھرے نہ ملدا، اکھیں میٹ کے تکے نقاش اندرے
باہر لہدا نہ جنگل شیر ڈھونڈے، کرناں پیا ہن مینوں تلاش اندرے
قادر یار خود ملے نانہہ کوئی دہسدا، اُس دی یاد واہ واہ مٹھی چاش اندرے

الف، اُچی جانی تیرے دیکھنے نوں، چھپ پیٹھیاں متھے وچکار اکھیاں
چکاں چار پکاں اگے تان تیریاں، آپ چھپ رہیاں اندر وار اکھیاں
ایہہ دو پردہ نشین نہ پھرن ظاہر، نت رهندیاں نی وچ غار اکھیاں
قادر یار مشتاق دیدار دائم، فدا رہن نت حسن چکار اکھیاں

الف : استغفار ہزار توبہ تئیں پڑھ دے تک مینوں لاجول سوسو
اک جگ سارا طعنے ماردا ہے، دوجا تئیں وی کردے مخول سوسو
تجادوست طعنے دے دے کن کھا گئے، چوتھا ٹچکراں کرن ہم جھول سوسو
قادر یار پنجویں دشمن کرن ہاسا، چھیوا بھر دل وچ پاندا ہول سوسو

الف آ سجنان ہُن کدوں مُڑسیں، جاندی وار اڑیا گلاں چار کر جا
جھب مُڑ پردیسا دیس اساڈے، پکے وعدے قول قرار کر جا
آگھٹ چھاتی سینے لارج کے، سڑدے دلاں نوں ٹھنڈے ٹھار کر جا
قادر یار دس کھاں ہُن کدوں مُڑسیں، یا اُرار سانوں یاتے پار کر جا

الف، آ ڈیر ، سٹ مائی نر، ڈو ناٹ فیئر وفادار دلبر
تیرے ہجر فراق دی اک اندر ، ٹیڑ ڈھل دے موسلا دھار دلبر
باڈی سُنک کے لائیک وڈ ہوئی، وائی ڈوناٹ یو گیو دیدار دلبر؟
قادر بخش دید باجوں عاشقاں دی، نائٹ گزردی کونٹ سٹار دلبر

الف اوہو سُلکھنی گھڑی ہوندی، جدوں اکھیاں دے سنگ رن اکھیاں
دل نوں پاکمند اسفند واہنکوں، رستم صبر سینے وچوں پھرن اکھیاں
تن من جان دیدار دی بھٹک پاکے، جدھر یار ہووے ادھر کھرن اکھیاں
قادر یار نوں نہ ہک پلک دیکھن، وچ اک فراق دے سرن اکھیاں

الف: اللہ دے واسطے لگ آکھے، بوہے یار دے کھڑیں پیغام وائے
کریں لکھ طواف اوصاف اس دے، ہتھ بن کے دینیں سلام وائے
ہولیں ہولیں توں سجنان نال بولیں، کریں سوچ کے شیریں کلام وائے
آکھیں لکھ مبارکاں سجنان او، قادر بخش دی سک، سلام وائے

الف اپنے تدوں پرائے ہوندے، جدوں اپنے سمجھو بیگانیاں نوں
پیدا درد اشتیاق جا تدوں ہوندا، جدوں لاؤ جا کدھرے یرانیاں نوں
پنڈ تہمت ملامتاں چُک سرتے، پچھوں پچھاں کی پند سیانیاں نوں
قادر یار محبت تد ہووے تازہ، کرے یاد جد سجنان پرانیاں نوں

الف، اس گلوں نہیں سی پریت لائی، جو کجھ مدھ کیستی میرے نال سجنان
اساں اس گلوں نہیں سن نین لائے، منہ گج رکھیں چادر ڈال سجنان
اساں اس گلوں نہیں سی دل دتا، لے کر کرسیں گا خستہ حال سجنان
قادر یار نہ اس گلوں فدا ہويا، نہ ہی دسیں دید جمال سجنان!

الف اُسر پُسر ماری جائے ساری جدوں ، دید اشتیاق مریڈ پیندی
روون باج چارہ کار ناہیں، دل وچ درد فراق دی پیڑ پیندی
تیرے ہجر جدائی نے ساڑیا، کدرے وصل دی نی کریر پیندی
قادر بخش تیرے باج سجنان، سینے ٹھنڈ نہ ورق ہریڈ پیندی

الف اوکی جاندے قدر اُلفت دی، سرٹیکلیٹ الفت جس دے پاس ناہیں
مٹھے کوڑے دی پرکھ وی جاندے نہ، پرکھ ہڈی جسوں نالے ماس ناہیں
خشکی، تری نرم سخت جاندے نہ، پرکھ بد بو، دی نالے باس ناہیں
قادر بخش بے قدر دی بٹھ الفت، گھوڑے کھوتے دی جسوں شناس ناہیں

الف، اکھیاں سنیں توں نظر لٹ لئی، دل سنے میرا دھیان لے گئے
سنے عقل سر دے وچوں مغز کھڑیا، کیتی گل منہ سنے زبان لے گئے
رگیں سنیں اس نے اندروں خون کڈھیا، گوشت سنے سارے استخوان لے گئے
قادر یار وچھوڑے نہ لکھ چھڈیا، رہندے جسم وچوں کیوں نہ جان لے گئے

الف آو سمجھاو تے راہ لاو، لوکو ٹھاکو نہ ہون خوار اکھیاں
بھلیاں کس پچھے کی ہتھ آیا، کاہنوں پایا اے ڈوہنگا پیار اکھیاں
ہونیوں کاہنوں مبتلا بیگانیاں تے ، موہ لئیاں ایہہ دلبر رخسار اکھیاں
قادر بخش اساڈے آکھے لگیاں نہ، زوریں جا چڑھیاں حسن دار اکھیاں

الف اکھیں وچ اپنا حیا مٹسی، دوجا کس طرح تیرا دیدار رکھیے
منہ وچ خاموشی نہیں مٹ سگدی، تیرا ذکر تے کتھے گفتار رکھیے
دل وچ صبر دا ہویا مٹا مشکل، کتھے سہام کے تیرا پیار رکھے
قادر یار جدائی نانہہ مٹے سینے، کھڑی جگہ تیرا انتظار رکھے

الف اکھ مٹکے تے وصل لارے، اجکل ورن نہ کُج کنواریاں دے
گھڑی، ساعت، ویلے، وقت داتاڑن، بھاکھے ڈھنگ سہاگناں تاریاں دے
جھک بھج لوئیڈیاں، چھڑواں جو، واقف اسان ہاں لُچیاں بھاریاں دے
قادر بخش جانا، فعل رنڈیاں جو، اسیں تارو ہاں ندیاں ساریاں دے

الف، او جانے اجکل نہ سمجھو بندہ، کدے تے میں ہک دن یار ہے ساں
اجکل نہ دیدار فروخت ہوندا، سودے حُسن دا میں خریدار ہے ساں
اجکل بند دُکان محبتاں دی، کھلے دیکھدا تیرے بازار ہے ساں
قادر یار دے کے دل نقد پہلیوں، تھان منہ دامتگدا ادھار ہے ساں

الف اُس محبوب دی یاد اندر، بند بند میرے استخوان سڑ گئے
لے لے نام اسدا میری جیپھ گھس گئی، اپیر زندگی دے عنوان سڑ گئے
جل جل کے دل کباب ہویا، توں ہی توں ہی کہہ کے جسم جان سڑ گئے
قادر یار نہ کدے خیال کردا، رو رو نین بھی کر کر دھیان سڑ گئے

الف، اپنے وی جد چھوڑ دتے، ہُن کے رکھناں ساتھ بیگانیاں دا؟
اج دے دوستاں تھیں رہناں الگ بہتر، پانا پیار پھر کی بدگمانیاں دا
ہٹ رہن چنگا انہاں متراں تھیں، مندا دس دا ڈھنگ زمانیاں دا
قادر بخش نہھا خلق خلق وچوں، بھیڑا حال اے نویاں پرانیاں دیاں

الف، اسم اعظم گلاں تیریاں او، میری میت تے پھوک زبان وچوں
طاہا، منزل، دیدار یاسین دسیں کھاں، ورق منہ دے سارے قرآن وچوں
دل، شہد دیدار، تلوار منگدا، اس نقاب دی دل بر میان وچوں
قادر یار دل سڑدا لا ساون، پا مینہہ دے آسمان وچوں

الف احمق تے پاگل ہوندے نیں، عقل اڈ جاندا بے شعوریاں دے
مسلم، پاگل، عیاش ویاہ کر کر، پاگل، میراثی نال طنزوریاں دے
پاگل ہولیاں دے وچ ہوون ہندو، پاگل رافضی وچ دشوریاں دے
قادر یار بیساکھی تے سکھ پاگل، پاگل جٹ، شائقین نی بھوریاں دے

الف ایسی تپسی اوہ محبت ہوندی، جس وچ صدق تے ناہیں وفا ہووے
ایسی تپسی کرے ایسے دوست دی، سچ کہن تھیں جہڑا خفا ہووے
ایسی تپسی جو مطلبی یار ہووے، لاچ وچ جہڑا مبتلا ہووے
قادر بخش ایسی تپسی کراں اُسدی، باہروں چٹا تے اندروں سیاہ ہووے

الف، اسان جگہ نت جدائی رہندی، لوکاں واسطے دلبر ا پیار رکھیا!
اسان جُوگڑا ویر تے گھور متھا، لوکاں واسطے دلبر ا دیدار رکھیا
اسان جُگیاں وعدہ خلافتاں نی، لوکاں واسطے وصل بسیار رکھیا
قادر بخش جگہ نت جدائی رہندی، لوکاں واسطے وصل دلدار رکھیا

الف، اس ویلے منہ دس پانویں، جدوں لوک آئے منہ کج لینا
اس ویلے تے ہس کے بول پانویں، جسویلے کوئی تے غضبوں گج لینا
اس ویلے چھاتی نال لا پانویں، جدوں لوک آئے دور تچ لینا
قادر یار کل توڑی نانہہ جرن ہوندا، اسیں وصل تیرا جو اج لینا

الف، اُس پُسر گھسّر کھسّر گئی، کون کسّر میری گپیوں کڈ عشقا
نشر نثر کر کے بشر بُشر تائیں، قصر قُصر تائیں مینوں چھڈ عشقا
کتر کُتر دل نوں بھسّر بھسّر کر کے، عطر عطر پانویں خوشبو کڈ عشقا
قادر بخش شکر، وُکر فقر، فاقہ، صبر، قبر اندر جاویں کڈ عشقا

الف انتظار ی واپس ہوئی ہے، گھر مُڈیا آیا اشتیاق اجکل
صبر مدتیں تھیں جہکھاں مار مُڈیا، ٹھنڈا ٹھار ہو بیٹھا فراق اجکل
وصل اصل ٹھکانے وچ آن وڈیا، دلبر ہو بیٹھا میرا طاق اجکل
قادر بخش محبت نہ درد دل وچ، نہ اوہ حُب دا شہرہ آفاق اجکل

الف، اسمان تھیں ودھ سر پوش کہدا، چنگا زمین نالوں کہدا قتال ہوئی
بھارا بھار گناہاں جہی پنڈھ کہدی، مندی لعنت جہی کہدی گال ہوئی
دولت جہی مغرور ہے چیز کہدی، دُددھ بھکھ نالوں کہدا کال ہوئی
قادر بخش محبت جہی قید کہدی، مہنگا اکھ نالوں کہدا لال ہوئی

الف، اکیساں دوئے حیران اجکل، اتھے خوشی کہدی، اُتھے غم جیکر
فریقین بے چین تے غم اندر، اتھے کون ویلا اُتھے کم جیکر
دونویں تن گرداب دے وچ پھس گئے، اتھے کون ہسد اُتھے نم جیکر
قادر بخش سب پونجھ نظام تیرا، اتھے لاش رُلدی اُتھے دم جیکر

الف، ایسا رہندا دل نوں چرخ چڑھیا، ناں بہہ سکاں نانہہ تے بوہن ہوندا
حُسن دم وچھوڑے نے خوب کیتا، نانہہ ہس سکاں تے ناں رون ہوندا
ایسی انتظاری ہوش، مت ماری، نانہہ جاگ سکاں تے نانہہ سون ہوندا
قادر یار توں میرا آرام کھڑیا، نانہہ میں لیٹ سکاں نانہہ کھلون ہوندا

الف آتش ہجر بل بل ماہی مثل تل تل، گئی عمر جل جل بد افعال تائیں
سیجاں واہنگ سل سل ٹھن تیر دل دل، دُکھ آن وَل وَل بے کمال تائیں
غم الم رُل مینوں پئے گل گل، جاندی جان جل جل عاجز حال تائیں
تیرے ہجر جل جل قادر بخش بل بل، کُوکے کف مل مل سوہنے لال تائیں

الف اُٹھ چلیا ایں، کدوں پھیر مل سیں، جاندی وار سجنّاں گلاں چار کر جا
بہلا مُردیسیہ تھیں دیس آسیں، پکا وعدہ تے قول، تقرر کر جا
ہتھ رکھ چھاتی، رج لا سینے، سڑدے دلاں نوں ٹھنڈا ٹھار کر جا
قادر یار جانی تڑفاں تے ملاں سیناں، آساں نوں اُرار یا پار کر جا

الف آدم توں لے کے اج توڑی دسو، گئی سوہری کس دے نال دنیا
پہلے بنے مَتر پھر پھڑے چھتر، کدے کال تے کدے سُکال دنیا
باغیچے اپنے قارون تباہ کیتا، گل وچ پائی کے حرص دا جال دنیا
قادر یار یوسف واہنکوں مست رہے، پانویں پھرے زلیخا دے حال دنیا

الف آکھیا سچ سیانیاں نے اے، اکھیں دیکھ کے، زہرنوں کھائی دانی
چور اُچکا تے نائی سپاہی چارے، انہاں چوہاں نوں یار بنائی دانی
بگڑی رن نانہہ خصم دا کہیا منے، ہتھ سپاں دے گھڈا وچ پنائی دانی
قادر یار بندہ جہڑا کرے نیکی، اس دی نیکی نوں ذرا بھلائی دانی

ب

بدی کھنڈی سارے جگ اندر، ارد گرد ساڈے بدی باڑ ہوئی
جدھر جائے بدی نویں نویں لگدی، اسیں زمیں تے بدی پہاڑ ہوئی
تخنے بدی دے ہر جا تیار رہندے، اسیں پکھنوں تے بدی چاڑ ہوئی
قادر بخش بدی حضرت عشق دیندا، اسیں اجڑے نانہہ بدی جاڑ ہوئی

ب، باہروں نانہہ کسے نوں نظر آوے، عشق اگ کلچرے مچی ہوئی اے
رمز، درد، محبتاں تیریاں دی، تن من جان اندر خوب مچی ہوئی اے
مستی شوق، شراب دی قلب اندر، سینے وچ اجاں توڑی رچی ہوئی اے
قادر یار دار از نانہہ بھیت کڈھیا، پچھا چھوڑیا نانہہ پانویں چکی ہوئی اے

ب، باغ کدھرے باغبان کدھرے، کھڑیا گل کدھرے، عندلیب کدھرے
دارالشفاء کدھرے تے بیمار کدھرے، او دوا کدھرے تے طبیب کدھرے
قلم دوات کدھرے، تختی لوح کدھرے، یوم ازل کدھرے، اوصیاب کدھرے
قادر بخش کدھرے، اشتیاق کدھرے، لارا وعدہ کدھرے، اج حبیب کدھرے

ب، بہت طاقت خوشی دل رہندا، جے کر رہے ہر دم تحت العین چہرہ
ہوندا دل نوں وحشت، خفقان سوسو، جیکر نہ دیکھن پلک نین چہرہ
دل وچ کپے تصور جد سونیاں دا، چشماں وچ رہے دن رین چہرہ
قادر بخش تسکین تده ذاکراں نوں، حاضر عین مجھن فی مابین چہرہ

ب، بندہ تے ہاں گنہگار پانویں، تسلیں ہو یارو حور ملک پہانویں
اسیں زمیں خالی واہنکوں خاک رُل دے، تسلیں اوہ جانے ہوئے فلک پہانویں
مینوں پلک گزرے سوسو سال جینا، تینوں سال گذرے دلبر پلک پہانویں
قادر یار بے وفا اے سل پتھر، توں ترف پانویں دلا چھلک پہانویں

ب، بانج یرانے دے لوک جہڑے، کس دا وصل تے کس دی جدائی سمجھن
جس نوں پیڑ کلچرے اپنی نہ اوہ کی درد تے پیڑ پرائی سمجھن
جس نوں اپنی عقل تے سمجھ ناہیں، بے وقوفی تے کیوں دانائی سمجھن
قادر بخش جہاں دیدہ جے آپ ہووے، اسے طرح دی ساری خدائی سمجھن

ب، برگ رخسار ناپاک کیئے، پھل منہ اُتے خال بہونڈ بیٹھا
ایہہ بلال حبشی اذان خاطر، غلطی نال منبر ایسا ڈھونڈ بیٹھا
یا کوئی جوگی شیطان اے سمجھ، ٹلا گورو منا کے سر مونڈ بیٹھا
قادر بخش کتھوں کالا ناگ آکے، بیری دل میرے نوں چونڈ بیٹھا

ب، بیگ جدائی ہُن مسال آئی، وصل ساہن چھوڑو اس تے نر چنگا
گھمن ہووے سوہری کدھرے، مدے ٹھہرے اس تے غم چاڑو کوئی خرچنگا
نہ ہووے پھٹ کنڈا تے صابون دیو، اس دا گھل جاوے پچھوں جر چنگا
قادر بخش ایے حیدری نانہہ رب رکھے، اس دا دنیا اتوں جانا مر چنگا

ب، بانج ہتھ کڑیوں دو ہتھ بدھے، بانج بیڑیوں ہوئے اسیر اسیں
بانج چھری تن من قیمہ ہوئے، بانج اگ دے سڑ دے سریر اسیں
بانج گرمیوں دائم رہے ہسڑ، بانج مرض دے ہوئے ظہیر اسیں
بانج زخم قادر بخش پین پیڑاں، بانج سجنال ہوئے فقیر اسیں

ب، بڈھیاں نوں مت دی کی حاجت، مت دینی پوندی مُنڈیاں نوں
کدے تیز ہتھیا رنیں صاف کر دے، سان چا ہڑ دے جا کے گھنڈیاں نوں
دُم بدلیا نہیہ جاسکدا گھوڑیاں دا، نہ ای لاسکدے نواں لُنڈیاں نوں
قادر بخش کدوں واعظ و پند سُن دے، سدھا کون کرے پیراں اُنڈیاں نوں؟

ب، بادشاہاں تھیں ودھ کے خوشی تیری، رہیا دل میرا اینویں تخت بن بن
اسیں کہیا دل دے اُتے آن بیٹھیں، چچھے ہٹ گئیوں دلوں سخت بن بن
پُھلے پھل نہ میری امید والے، تھکا عُمر میں سرو درخت بن بن
قادر بخش وچھوڑا کم بخت ساڑھے، لیراں دل ہو یا سو سو لخت بن بن

ب، بک بک کے میرا مغز کھپیا، تسن نہیہہ کیستی اک بات مونہہ تھیں
خبرے جندرے چڑھے خاموشیاں دے، ناہیں سخن نکلے اثبات تھی مونہہ تھیں
بت آذری واہنگ نہ بول سکدے، صمن کمن عمین ہوئے بات تھی مونہہ تھیں
قادر یار دولت جمع رکھ اتنی، گل کڈھیں ناہہ ہک زکات تھی مونہہ تھیں

ب، بلبل کولوں کوئی ناہہ میں گھٹ عاشق، جیکر دلبرا گلاں دا باغ توں ہیں
اسی سڑے پتنگ تھیں گھٹ کہڑے، جیکر دلبرا جلوہ چراغ توں ہیں
اسیں عقل واہنگوں رہساں وچ سنجری، جیکر دلبرا سرتے دماغ توں ہیں
قادر یار میں بھی دل ہو رہساں، جیکر دلبرا دلاں دا داغ توں ہیں

ب، باغاں اندر بن بن بھور پھر دے، دیکھے شہر گلیاں بن بھونڈ کدھرے
ملکو ملک فقیراں دے واہنگ لوڑاں، دھار جوگ تے سر مونڈ کدھرے
فاقے لگدے نوں ٹکڑے ملے کدھرے، کٹاں دن ہڈیاں گوشت چوند کدھرے
کدھرے لہجہ اتوں ناہہ دینیں راتیں، قادر یار مجلسی جدوں ڈھونڈ کدھرے

ب، باس آندی سڑ دال اندروں، اے پر ناہہ رج رج اندروں تہوں نکلے
ساڑے اگ دچھوڑے دی دینیں راتیں، بھامبر بھڑکدا ناہہ باہرسوں نکلے
ناہہ اگ وچوں داروں نکل سکدا، ناہہ اگ وچوں خیریں روں نکلے
قادر بخش ناہہ سینے تھیں دل نکلے، ضبط صبر دی ناہہ سخن بہوں نکلے

ب، بھانک تھانک خوب عاشقاں دی، پانویں ناز انداز معشوق رکھ دے
کرو فرہوندی عجب عاشقاں دی، لٹک ملک مطلوب بندوق رکھ دے
کاہڈ باہڈ اُلٹی وچ عاشقاں دے، دھک ٹھک محبوب صندوق رکھ دے
ٹٹک فٹک کریں قادر بخش کاہنوں جھلمک، متھے تے قطرے عروق رکھ دے

ب، بناں دا سبزار کھا کھا، خبرے رج کے خال خرگوش بیٹھا
کدھرے پوست دا ٹھوٹھا ناہہ ہتھ آیا، تروٹک پوتی کھا کھا بیہوش بیٹھا
ایہ کوئی قاتل مفروز ہے یا چور کوئی، ملک روس اندر روپوش بیٹھا
قادر بخش ایہہ گوشے تنہائی اندر، زاہد زُہد وچ ہو خاموش بیٹھا

ب، بانج دیدار دے ہور دس کھاں، کی اکھیاں نے لینا اے مونہہ وچوں
لباں ٹھنڈیاں بو سے رضائی باہجوں، گرم لینی رخسار دے روں وچوں
کڑھنا گل تیری وچوں دلبرا کی، ہور کی لینا تیری ہاں ہوں وچوں
قادر یار دل لکڑی سڑے میرا، لینا کی اسماں نکلدے دھوں وچوں

ب، بیت والا مندر رج سائل، رمز ابجدی محمد زمان تکیا
لکھاں گرم جواب یا سرد کافی، اجاں قاضیا مُنڈا نادان تکیا
میم ح تے میم دال چوتھا جسدا، خلیہ میں وچ قرآن تکیا
قادر بخش کراں کی میں صفت اُسدی، یسین، مُرمل اُسدان تکیا

ب، بُت آذر اجکل سمجھو مینوں، اپنے آپ نوں کعبہ کونین سمجھو
مینوں آپ زمزم اجکل سمجھو یا نہ، اپنا تن حیات دارین سمجھو
اجکل سمجھو مینوں سرمد طور بھانویں، اپنے آپ نوں موسیٰ دے نین سمجھو
قادر بخش نوں دُکھاں تھیں ودھ سمجھیں، اپنے آپ نوں سکھ تے چین سمجھو

ت

تروٹک شرابیاں واہنگ لگدی، جدوں حسین رکھ دے وچ حجاب چہرا
نقہ نہیں شراب دے وچ ایسا جیسا، جیسا کرے مخمور شباب چہرا
سنگ دلاں دے دل بھی چور ہوندے تاب کھس کے کردے بیتاب چہرا
قادر بخش دل نیلوفر سڑے، اندر جد نظر آوے آفتاب چہرا

ت، ترس ناہیں تینوں بے دردا، ویکھ عمر گزری اسماں روندیاں نوں
تینوں رحم ناں کرکھا خیال اک، دن مدت بھیٹ گئی ہنجوان چواندیاں نوں
کدی پچھیا نانہہ سد احوال میرا، کئی سال گزرے دردر بہوندیاں نوں
قادر یار نانہہ معاف تفصیر ہوندى، چھوٹی اڈ دربار کھلوندیاں نوں
ت، تتی روئے تیرے باج ایگ، توں رکت چلیو دس جا مناں
پھوک تاپ چڑھو تک بانہہ میری، نبض تک کے دئے دوا مناں
تیرا ملن کو ڈاھو ارمان جانی، اڈیا نانہہ جانیے دکھ لا مناں
قادر بخش کہہ پکی پریت دل ماں، جھوٹ کہووں تے جانے خدا مناں

ت تاہنگ تدھ غی لٹیا سنگ جدھ غا، سٹیو کھوہ اندر سینے لا مٹاں
ہوئی جان حیران ویران میری، ڈھکی ہر اک آن بلا مٹاں
ڈہنگا زخم ہوا کالجا ماں کاری لگے، کاری لگے نانہہ کائے دوا مناں
قادر دل دکھیا میری جان دکھیا، درد کالجہ کو گٹو کھا مناں

ت، تہمت تیری بدنام میرا، خوشی عزت نانہہ غم توہین دی ہے
پاڑے ہوئے محبتاں دل اندروں، ہُن لوڑ ناہیں پاڑن سین دی ہے
کھادے طعنے پوشاک ملامتاں دی، ہور چیز کھڑی کھان پین دی ہے
قادر، یار دا آب حیات چہرہ، پھٹک دل وچ نانہہ مرن جین دی ہے

ت، تنگ دل جی اداس ہوندا، مورکھ آ اکاوندے لوک جیوں جیوں
اک طعنیاں دے نال کن کھا گئے، دوجی ہور مارن گئی جیوں جیوں
مالجولے قابو دماغ کیتا، وحشی دل نوں رکھاں روک جیوں جیوں
قادر بخش جنوں دا شوق سروچ، دل خون چوسے درد جوک جیوں جیوں

ت، تیرے دلوں الفت کیوں گھٹ گئی، محبت میری کیوں ہوئے سنگین دن دن
عقہدہ ہوندا سخت عقیدیاں دا، دونا ہوندا پیا یقین دن دن
موڑ شوق دا تیز رفتار دل تے، ڈریور تیری ہے صورت حسین دن دن
قادر یار نانہہ تیرا خیال بدلاں، پانویں فلک بدلے یا زمین دن دن

ت، تساں دلبر گل کتھ چھوڑی، نالے چھوڑ بیٹھوں آن جان اجکل
خیر خبر پچھنی اوہ بھی چھوڑ بیٹھا، چھوڑ دتی ہے جان پچھان اجکل
نانہہ سکھ سنیہا نانہہ خط پتر، دھسدا نہیں پتہ نشان اجکل
قادر یار جہڑے رُسدے من جاندے، تیرا رُسنہ بھی باہر بیان اجکل

ت، تنگ اسیں اس زندگی تھیں تسیں، دلبر میری جان بن بن
تن دا ماس رُل رُل ستیاناس ہوئی، تسیں آو میرے استخوان بن بن
گوشت تن کباب دل دعوت تیری، تسیں آو میرے میہمان بن بن
قادر بخش سب ملک ویران جدھ بن، تسیں آو گھر دے سامان بن بن

ت، تلخی جدائی دی شروع ہوئی، میری میت تے دلبرا تہان پاجا
گلاں تیریاں سورہء یسین مینوں، ورقہ چہرے دا سایہ قرآن پاجا
دم لبائے اتے تیری انتظار، دید آب حیات دے، جان پاجا
قادر یار توں آویں تاں ہواں زندہ، مڑ کے زندگی ولا سامان پاجا

ت، تحفہ دیدار توں بھچیا نانہہ، کدی دلبرا میری فرمائشاں تھیں
کاہنوں دل توڑیں کی ہتھ آوے، اساڈے پیار دی انہاں آزمائشاں تھیں
جد میرے عقیدے دی یاد تینوں، دوہری بار کی حاصل پیمائشاں تھیں
قادر یار نانہہ گھٹدی امید میری، دونی ہوندى پہلی گنجائشاں تھیں

ت، تساں آدم جمعرات تک کے، حسن بالیا آپ چراغ مونہہ تے
شہداجلوے دنیاں وچ جنت، تیرے جو بن نے لایا اے باغ مونہہ تے
شعلہ نور، البصار، بینائی اساہڈی، ظالم و سدا مینوں داغ مونہہ تے
قادر یار خال دلال کردا حبشی،، چھری لیکے بیٹھا داغ منہ تے

ت، توبہ ہے اجدی محبتاں تھیں، توبہ اج دے لطف، الطاف کولوں
توبہ اجدے جہڑے بے دوست، توبہ اجکل دے سینے صاف کولوں
توبہ اجکل دے مہربان ٹھیکے، توبہ اجدے وفا، انصاف کولوں
توبہ قادر بخش اج دے یار مندے، توبہ اج دے وعدہ، خلاف کولوں

ت، توبہ توبہ سوہنے منہ کولوں، جلوے حسن تھیں استغفار کریئے
آئی تھیں تھنی خوب محبتاں تھیں، ناہیں سوہنیاں نال کدے پیار کریئے
متھا ٹیکینے جا اکھیں میٹ دوروں، اکھیں کھول کے ناہیں دیدار کریئے
قادر بخش لاحول یرانیاں تھیں، کن پکڑیئے نانہہ ایہہ پار کریئے

ت، توپ خوشی دی بیڑ کوئی گولی، انداز سدھا اس وچ بم مارے
اُس نوں دیواں جاگیر میں ہند ساری، جہڑا دل میرے وچ غم مارے
خون بدن پیدا دل دا ماس کھاندا، چوٹاں ہجر نوں چھریاں جم مارے
قادر بخش ایہہ دشمن سروں کھڑی، خبرے گل کہڑی اے دم مارے

ت، توپ قلم، وگدے دنے راتیں، سونشان کاغذ لفظ بم نکلے
چشماں فلک دوسیاہ مرثگان پردہ، رعد گدرا رہے نانہہ نم نکلے
خوشی بکریاں چرن جنگل دل دے وچ، پھاڑ کھاندا شیر غم نکلے
قادر بخش تن شہر ویران ہوسی، تیرا ہجر اندر جیکر دم نکلے

ت، تسیں رُس گئے جدا ساں نالوں، تدوں وصل دے نالوں جدائی رُس گئی
تدوں رُس گیا دل پیار کولوں تیرے، وعدے نالوں جدوں جدائی رُس گئی
رُس رہی انتظاری تیریاں لاریاں تھیں، جُفت ہون تھیں تیری تہائی رُس گئی
قادر یار جسم وچوں جان رُس گئی، تک تک نیناں دے نالوں بینائی رُس گئی

ت، توبہ تیرے وصل کولوں، نالے تیری جدائی تھیں لکھ توبہ
جدوں اوپرے سو تدوں رج دیکھے، ہُن دُکھ آشنائی تھیں لکھ توبہ
جہڑے قول کیتے اوہ وی نہیں پالے، ایسی وعدہ وفائی تھیں لکھ توبہ
قادر بخش یرانیاں تیریاں تول، نالے تاہنگ پرانی تھیں لکھ توبہ

ت، تاہنگ تیری ناہیں چھڈساں، میں پرے حشر کولوں کئی سال یارا
پہلے ڈھونڈساں حشر میدان سارا، ذرا ذرا تینوں ٹول ٹال یارا
حلقوں بیٹھ بدن دو حصے کر کے، لاساں در دوزخ جنت نال یارا
قادر بخش پھر نین اعراف رکھساں، خاطر ٹساں دی دید جمال یارا

ت، تنہا رہنا یاد کیتا رہیا، عمر سب سویرے گرہست وچ میں
پوچھا اپنی تے خدمت نفس کیتی، رہیا دشمن دی ہر دم نشست وچ میں
ہک دل دے وچ دو تھان رکھے، یکسو ہویا نانہہ فرق بالشت وچ میں
قادر بخش شامل وچ وحشیاں دے تے انساناں دی نہیں فہرست وچ میں

ت، تسیں بدلے تسندی نیت بدلی، تسندی رنگت رُخسار بدلی
بدل گئیاں اجکل تیریاں اکھیاں دو، ہسنا کھیڈنا مٹھی گفتار بدلی
بدل گئی محبت تے حرص پہلی، تاہنگ طلب کیوں طرز گفتار بدلی؟
اجکل بدل گئے قول قرار تیرے، دیکھو نیت کیوں نانہہ قادر یار بدلی

ت، مینڈیاں مینڈیاں تھیں گلاں، وت مل ونجیں ماڑی جان اڑیا
ساہڈے یہی جائیاں درشن دیجی جائیاں، گی لائی گئی سینے بان اڑیا
منڈی تھوی ٹکری اس یار راہیا، اچھ بھجھ ماہڑے گھر آن اڑیا
قادر بخش ایسوں مٹاں نانہہ ملیوں، ہوں نت بہیسوں چھولی تان اڑیا

ت، تھوں تھوں وچوں دل کردا، اکھیں نت دیدارنوں ترس رہیاں
جان تڑف دی سینے صندوق روکی، ہنجوں باراں دے واہنگ برس رہیا
شوق شیر گدا بیابان دل وچ، او بھید پکڑی بھہ بے وس رہیاں
قادر یار ایم جدائی کھادی، نت غم تیرا پیندی چرس رہیاں

ت، ترونک کے شبنم دی بوند ٹھنڈی، صندل دکھنی چھنک منا ہوائے
نال چشماں دے پیراں دی کریں مالش، چنبا موتیا سنگ رلا ہوائے
ہوسن مست غلطان وچ نید مٹھی، پکھی پھلاں دی جھول جگا ہوائے
پکھی جھولدیاں پھل نہ ڈگ پوون، قادر یار نہ تھین خفا ہوائے

ت، تہمتاں دے سوسو داغ تن تے، طعنے کرن کلچرے سل اندروں
چتر کڈھے ملامتاں سو رنگ دے، پاندی چیر شریک دی گل اندروں
دوست ہسدے دشمن خول کردے، طعنیاں نال جاندا سینہ جل اندروں
قادر بخش محبت وچ خوار ہوئے، صبر غم دونویں گئے مل اندروں

ت، توبہ توبہ اس عشق کولوں توبہ توبہ محبت یرانیاں تھیں
سوہنے مونہہ کولوں سو سوار توبہ، چھپ کے رہندے یار یگانیاں تھیں
توبہ اپنے عہد وفا کولوں، توبہ دلبر تیریاں عہد پیمانیاں تھیں
قادر یار توبہ ہمت شوق کولوں توبہ دلبر اجکل بہانیاں تھیں

ت، مڈھ تچھے ہو یا خوار خستہ، ابے سجنیاں تینوں انصاف بھی نہ
سینہ ساڑیا تیری جدائی اندروں، ٹھنڈا کیتا ای دلبر صاف بھی نہ
بھیڑے گناہاں تھیں بھوگاں سزائیاں میں، ابے جرم ہوئے کیوں ہوئے معاف بھی نہ
قادر یار میں قول تے جان دیساں، تیرے وانگ میں وعدہ خلاف بھی نہ

ت، توڑ گیا قول قرار وعدے، سچا قول کیتا مہربان جھوٹا
جھوٹے لارے شارے اس نے بہت مارے، آیا ابے نہ ہو جانان جھوٹا
اسیں سک تیری جیندے چھڈساں نہ، ہو یا شساں تھیں سخن زبان جھوٹا
قادر یار اتنا جھوٹھ فراڈ دیکھو، شاید ہو گیا زمین آسمان جھوٹا

ت، تریاں بجھاون دا درد اندر، دکھاں دل اُتے خوب چھنج پائی
طبع چنگ بجھاون دا ہجر تیرے گیٹے، تہہ غم دے گل وچ رنج پائی
کھیدے بھاگڑا تاہنگ دھمال کدھرے جاتر شوق محبتاں انج پائی
قادر یار پھٹا گڈھا عشق گولے تیرے نالے پریت میں نچ پائی

ت، توے تھیں نہ گھٹ کالے، جیکرتوں بھی ہیں یوسف حسین بھانویں
اسیں جل مسان تھیں گھٹ ناہیں، جے تو پری پیکر نازنین بھانویں
دس اسیں گرہن تھیں گھٹ کہڑے، جیکرتوں بھی ہیں مہ جیں بھانویں
قادر بخش نہ گھٹ میں قصیاں تھیں جیکرتوں بھی سورت یاسین بھانویں

ش

شر ہوئے پھل یا، شجر ہر ہر، خوشبو باج ہوندے کدوں باغ روشن
عقل فکر ورتائی تے سمجھ باجوں، ہوش بن کدوں دماغ روشن
اگ عشق دی درد تیل رُسا، تدوں ہوندا دل دا چراغ روشن
قادر یار جیکر لائے صابن تہوئی، کیوں نہ ہوندا دل دا داغ روشن

ث، ثبوت جدھرے دلبر دا لبھدا، اُدھرے دل دلیل نِت دوڑ پیندی
اُدھرے اکھیاں نکدیاں راہ اُس دا، منہ دیکھنے دی جدوں لوڑ پیندی
چھاتی ملدیاں دن تے رات گزرے، جدوں بجر دی دل وچ مروڑ پیندی
قادر بخش چارہ تدوں نہینہ چلدا، جدوں درد محبت دی سوڑ پیندی

ج

جرم اکھیاں تے سزا کدھرے، قید دل کدھرے پردہ جیل کدھرے
اندر جسم کدھرے وچوں جان کدھرے، میرا قول کدھرے تیرا فعل کدھرے
کولہوٹھ کدھرے سڑدی لوتھ کدھرے، اسدا وصل کدھرے وگدا تیل کدھرے
قادر بخش راحت صبر چین کدھرے، ترسن نین کدھرے اوخلیل کدھرے

ج جال نہ اگ فراق اندر لوتھ عشق دی نار وچ جلی ہوئی ہے
پھوکاں طعنے تے لکڑی ملامتاں دی، جان تہمتاں دے تیل پاتلی ہوئی ہے
جھوکے حاسداں دے تے ٹھوکر دھوتیاں دی، لاش غم دے سیک گلی ہوئی ہے
قادر یار نہ توں ترس کردا، آکھے اے تیرے سنگ بھلی ہوئی ہے

ج جڑی بوٹی منتر کی کرسن، نیناں تیریاں نے لٹے ڈنگ جہڑے
اتھے سورہ یسین دا فائدہ کی تلخی بجر ہوراں کیے تنگ جہڑے
مٹ پا لاریاں رنگناں کی، کیے عشق ہوراں گھڑے رنگ جہڑے
قادر بخش فر فر باد کم کہڑے، ساڑے عشق نے پتنگ جہڑے

ج، جامہ تلاشی جد عشق کیتی خوشی عیش تے چین آرام نکلے
ہسنا کھینڈنا گہکتنا، لٹک، مٹکاں، تندہ طیش گرید کھدینے کام نکلے
شراب غفلت کباب سمجھی غلط، خیال دے بغل تھیں جام نکلے
قادر بخش محفل یاراں راگ نغے دست گلدستے گلفام نکلے

ج، جوٹھیاں بے سارے جگ دیاں ایہہ، کہڑا اکھدا ای رتاں سُچیاں نی
باہروں بھلے مانس تے اشراف دسنگن بھولیاں تے وچوں لُچیاں نی
مطلب لیٹ کے کٹدیاں تے کڈ لیون، کچھے ہوہوڑ دیاں اُچیاں نی
قادر بخش ایہہ بے وفا ٹولہ، کسے نال نانہہ کدے سگیاں نی

ج، جلوہ سوداگر اس شہر وڑیا، جس نے کھڑیاں ڈھونڈ میری خرید اکھیاں
وچ ہفت اقلیم ہپار اس دا ایڈ سیٹھ نِت ڈھونڈے جدید اکھیاں
کدھرے نقد تے کدھرے ادھار، کدھرے لے کے نانہہ دیندار سید اکھیاں
قادر بخش کدھرے ڈاکو بن لٹ دا، کدھرے چھپ کے کرے شہید اکھیاں

ج جسم جیندے بھا بک میرا، مویاں قبر اندر چار پنج ہوساں
بخشیا جانواں گا یا گنگہ گار رہساں اتھے خوش رہساں یا رنج ہوساں
جنت وڑاں گا مولا یا وچ دوزخ، یا خزانہ جی تے یا میں گنج ہوساں
قادر بخش رب فضل کجھ نہ کجھ کردا، یا صبح ہوساں یا تے سنج ہوساں

ج، جان نوں اس تھیں قربان کریئے، رکھ دے عمر محبتاں سنگ جہڑے
گھر بار نوں اس تھیں نثار کریئے، لا کے دوستی تے پالن انگ جہڑے
دولت مایا اسدے سر وار سٹینے، سبناں نال کٹن بھٹکھ ننگ جہڑے
قادر یار سر بھس جو یار ایسے، کدے ہس کے تے ہوندے تنگ جہڑے

ج چتر نیناں وچ نین پھس دے، ہوئے ستر ہک دن تے گرم ہک دن
کدے ہسن بولن کدے رُس رہندے، دل سخت ہک دن تے گرم ہک دن
قادر یار بلبل تیری طرز بدلے، ہوئے خفا ہک دن تے کرم ہک دن

ج جاگدا رہیا، دل وچوں باہروں، اکھ کدھرے سوندی رہی بھانویں
دل ہسدا رہیا اشتیاق اندر باہروں، اکھ کدھرے روندی رہی بھانویں
جدوں درد فراق نچوڑیا دل آکھدا کی ہویا بھانویں چوندی رہی بھانویں
قادر یار نہ ڈراں ملامتاں تھیں، ہوندی بھنڈی ڈھیٹھ بن کے رہی بھانویں

ج جان اس تھیں قربان کرساں، جہڑا رو برو آن جانان دہس سی
اس نوں سراپنا منڈھوں کپ دیساں، جہڑا چشم بلبیل بوستان دہس سی
قادر بخش میں اس دا طواف کرساں، جہڑا یار میرا ان فان دہس سی
اُس نوں بخش دیساں جسم جان سارا جہڑا ا جی مینوں مہربان دہس سی

ج جدھر ہوندا دلبر یار میرا، ادھر دل دلیل تے دوڑ پیندی
ادھر اکھیاں تکیاں راہ اُس دا، منہ دیکھنے دی جدوں لوڑ پیندی
چھاتی ملدیاں دن تے رات گذرے، جدوں بھر دی دل مرد پیندی
قادر بخش چارہ تھوں نہیں چلدا جدھوں درد محبت دی سوڑ پیندی

ج جلوہ دیدار اِنج رُٹھ بیٹھا، جیویں بلبُل نالوں بوستان رُسدا
تیری وعدہ وفائی اِنج رُٹھ بیٹھی، جیویں یار دے نالوں نسیان رُسدا
گلاں مٹھیاں رُٹھیاں اِنج ا جکل، جیویں حافظ دے نالوں قرآن رُسدا
قادر یار وصل تیرا اِنج رُٹھا، جیویں مومن دے نالوں ایمان رُسدا

ج جیندیاں پلک نہ وسر دے ہو، تینوں یاد کرساں ہر دم قبر وچ میں
صلاح وصل تے رنج جدائی اندر، رہساں کچر توڑی خبرے جبر وچ میں
تیرے وعدے قرار نوں نکاں، رکھاں دل نوں کس طرح صبر وچ میں
قادر یار رحمان نقاب تیرا، ڈھونداں چن منہ کس طرح ابر وچ میں

ج جدوں اساں محبت پائی، تھوں صبر دے کے سینہ ملن لگ پئے
خون خشک اتے گوشت سک گیا، واہنگ برف دے اسیں گلن لگ پئے
اندر چھنگ اس عشق دی پئی ایسی، بانج اگ چھاتی وچوں جلن لگ پئے
قادر یار اساں ایسے لائے، ناڑے ہنجواں دے چشموں چلن لگ پئے

ج جدھر او گیا نہ ا جے مڑیا، اُس محبوب دی کریئے تلاش اُدھرے
میرا دیش چھڈ جا پردیس جا بیٹھا، رکھدا مدتاں دی بود باش اُدھرے
اُس دا پتہ نہ لگدا کسے پاسے، اُس نو ڈھونڈ لئے زمیں آکاش کدھرے
قادر یار جدھر تنگ نین اُس دے، مویاں قبر وچوں تکی لاش اُدھرے

ج جسم دی نہ کوئی گل پچھو، آکھاں جو سینہ ضمیر سڑدا
بھامبو بھڑکدے عشق دی اگ اندر، نار بھر وچ سارا سریر سڑدا
سڑیاں ہڈیاں تے بند بند میرے، خون تیل بن بن وچ آخیر سڑدا
قادر بخش تن جان سڑے، دن دن ا جے نہ صبر بے پیر سڑدا

ج جندرے دلاں کون کھولے، غنجی لے گیا میرا یار کدھرے
غم سوز فراقاں دے بند اندر بھریا، سینے دے رہیا پٹار کدھرے
کس نوں دساں اکھاڑ کے پھاڑ چھاتی، بھریا درد دل دے اندر وار کدھرے
قادر بخش دل دا محرم آپ دلبر، دل کدھرے تے کنجی بردار کدھرے

ج جان جدائی وچ نت سڑدی، تیری انتظاری پلصراط ہوئی
بے قراری جہنم دے تھلے بُت نوں، اتھنگ قبر زاب شرطا ہوئی
سوز کالجے دوزخ ہواڑ ساڑے، جنت وصل دی نہ احتیاط ہوئی
قادر بخش فغان کر مغز پاٹا، ا جے خبر نہ اساڈے خیاط ہوئی

ج جسم اساڈا اُٹساں وانگ ٹھنڈا باہروں دسدا پر وچوں حیران تک لو
تاہنگ طلب محبوب دی یاد دل وچ پایا درد اندر گھُسمان تک لو
شوق ذوق محبتاں دا چڑھیا، نوح دا اندر طوفان تک لو
قادر یار اپنا درد دریاں نوں، اندر وڑ کوئی قدردان تک لو

ج، جگ سارا خوشی پھرے، کردا میرے بھا پیاس دا غم کیوں
دُنیا ہسدی ہے ساری دِنے راتیں، اسیں رُواں کردے چشم نم کیوں
ٹھنڈے لوک اپنی خوشی عشق اندر، سڑدی جان میری سکدا چم کیوں
قادر یار توں ہے میری زندگانی، اوکھا تدھ باہجوں ہويا دم کیوں

ج چپے نہ دل جد نام تیرا ، دسکے خلق نوں منہ تھیں چپنا کی
نشر ہويا یرانے دے وچ جہڑا، خالق باج مخلوق تھیں چھپناں کی
گزریا قال مقال تھیں نی جہڑا، اُس نے حد شریعت پُناں کی
قادر بخش بُزدل سینہ جہڑا، دسو اس میدان وٹ پھٹناں کی

ج جگ وچوں ایسا تال بستا، تحفہ عجب ہے عشق جہان وچوں
آہا خوب لذتاں واہ واہ عشق اندر، یسین جیویں پڑھدے قرآن وچوں
آہا اسیں جانا اُٹسیں کی جانو، جہڑے ہاہا کردے زبان وچوں
قادر بخش ہائے ہائے قدر عاشقاں نوں، باہروں وسدے ہوندے بریان وچوں

ج جاندیا دکھیاں بھیس پرتی، تہاڑے دکھنے دی اختیار بیٹھی
یلد گو جانان پھیرت آنویں، روتی تڑفتی ہوں زار و زار بیٹھی
فارگٹ می ناٹ یو کم ہیر، بیوٹی فُل درشن دلوں دھار بیٹھی
قادر بخش چرتہ زیتنی دلا راشہ، تک نبض مریض بیمار بیٹھی

ج جگ سارا پٹیا حسن تیرے رل کے جگ نے کیوں نہ نقاب پٹیا
پٹیا دل پہلے گلاں مٹھیاں نے، دوجا اچکل تلخ جواب پٹیا
پٹیا مہر محبتاں پہلیاں نے ، دوجا لاریاں دے لب لباب پٹیا
قادر یار پٹیا پہلے وصل تیرے، دوجے ہجر نے دے دے زاب پٹیا

ج جاندیاں نوں کوئی پرت لیاو، اج دن نہ سی رُن نوں بلیاں دا
اُجڑ چلے جانی دل نوں لا کانی، دسے مندرا رنگ حویلیاں دا
کراں کی نہ لگدا دل میرا کیتا حال میں میلدا تیلیاں دا
قادر بخش نہ کوئی فریاد سُندا، لٹے گیا اج سنگ سہیلیاں دا

ج چھیتوں نیری، تیرا زور ہويا، سانوں تیر فراق دا کھاندیاں نوں
دیوے کون دلا سڑے یار باہجوں، اسان روندیاں تے کر لاندیاں نوں
حال حال کوکاں کوئی حال ناہیں، کچھ کوئے ناں اسان در ماندیاں نوں
قادر بخش انہاں نال زور کی ہے، جہڑے سٹ گئے واسطے پاندیاں نوں

ج، حسن دی کٹک نہ پھٹکن دیندی، گھیرا پالیا قلعہ روک دل دا
صبر عقل تے عیش آرام خوشیاں ، گیا لٹ او چاندنی چوک دل دا
غم سوز تلخی اندر یار میرے، پھرے دار بیٹھا داروں روک دل دا
قادر بخش جو جو میرا حال گزرے، جا کی جانن احق لوگ دل دا

ج ، حلیہ خوشی نانہہ غم چھپدا، اکھیاں والیاں، نہ دن رین چھپدے
چھپدے کدوں کدھرے شادی ماتم، رنگ راگ گلشن کوکاں دین چھپدے
چھپدے دُکھ مصیبت بڈھاپا نہ، نہ ایہہ جوانی تے سکھ چین چھپدے
قادر بخش نانہہ دلاں وچ درد چھپدا، چہرے وچ ناہیں جیویں نین چھپدے

ح حوصلہ دا نک ہويا ، بزدلی کیوں ہوئی شجاعتاں نوں
میری کند دی نکلی چند دن دن چھتر پوندے میری حمایتاں نوں
ہائے ہائے غیرت دے مان تران تڑے، لگے نقص کیوں میری ہدایتاں نوں
قادر بخش اسیں ہن ڈھیھ ہوئے، جھک پیا کیوں تیری عنایتاں نوں

ح ، حدو نہ جس جائی، ہوندے واقف نہ عشق قانون کولوں
عین شین تے قاف دادم مارن، لنگے ہوئے ناہیں میمنون کولوں
ایہہ نال دے پئے جھوٹھ بکدے، گزرے اجیں نہ عشق طاعون کولوں
قادر بخش جگ بیتی سواد ناہیں، جھوٹھے دعوے ہیں سکھے میں فرعون کولوں

ح ، حافظ اسان کہنا نین ہوسن، خدو خال تک اُم الکتاب چہرہ
سگوں پھل گئی صورت یسین پڑھنی، جدوں ڈٹھا اسان وچ نقاب چہرہ
گیسو خوب الف لام میمن لنگن خوشخط چمکدا مثل سیماں چہرہ
قادر یار دل وچ ذکر تیرا رچیا، اکھیاں وچ میری جناب چہرہ

ح ، حالت دیکھو تودوں اکھیاں دی جدوں ہوندے رو رو جدا اتھروں
چھوڑ وطن عزیز بے وطن ہوندے، منگدے دید دا در در گدا اتھروں
گھر اپنا چشماں ناہنہ چھوڑ سکے، بھیجن نویں اولاد سدا اتھروں
قادر بخش دکھیاں در دیاں دے، دیسے کدے نہ چوندے خدا اتھروں

ح، حسن پرستی وچ نشہ اتنا، نشہ نہ تیرا شباب رکھدے
حسن پرستی وچ نشہ تے ایڈ لذت، اتنی لذت نہ چٹنی کباب رکھدے
حسن پرستی وچ نشہ سرور اتنا، ایہہ سرور ناہنہ چنگ رباب رکھدے
حسن پرستی قادر بخش بھیجیوں، حضرت عشق نت وکھرا حساب رکھدے

ح، حرکت تے وحشت مغز بند کیتی، کھڑیا عقل دا چرخ کہن سارا
بھکھی خزاں جو بن حُسن گل کھاگئی، سکھنا منہ دا رہیا چمن سارا
ہو یا غم گرین اے مگر ایسا، گھیر لیا اُس خوشی دا چمن سارا
قادر یار درداں دل نچوڑیا اوہ، کیتیاں دکھاں میرا دکھیا تن سارا

ح ، حب والی دلوں نکلی نہ، نہ نکلی "ح" حسین اندروں
ج "جدائی والی ابے نکلی نہ، نہ نکلی "ج" جبین اندروں
"ش" شوق داشین تے نکلا نہ، نہ نکلا جلوہ سین اندروں
قادر یار ناہنہ میمن محبت نکلے۔ ناہنہ نکلی میمن مبین اندروں

ح، حال تے نہینہ خیال تیرا، کبڑی گل دا بیٹھوں غفور بن بن
کنڈے ہو کے پڑدے رقیب ساہنوں، زخم چہلدے گچھے انگور انگور بن بن
ساہنوں ہو کے صیاد رقیب ٹہکدے، تیر کھاندے ہاں اسیں طیور بن بن
قادر یار دھسیو جلوہ جلد ساہنوں، حاسد سڑن گے سارے کوہ طور بن بن

ح، حد نقاب دی منہ اگے، حد نظر زمین اسان توڑی
حد ناز نزاکتاں حسن دو دن، حد جسم دی ہوندی جان توڑی
حد ہجر فراق دی نینیں ہوندی، حد ظلم دی جان امان توڑی
حد وصل ہے قادر ہجر توڑی، حد حجر دی وصل جاناں توڑی

خ

خ، ختم کیتی ہجر زندگانی، ملاقات دی شوق جدید میری
پہلے لا ریت کی پریت پکڑی، سینے نت لاویں ہووے عید میری
گیو چھوڑ اج سوہنیاں موڑ واگاں، جھب دوڑ کے لاش خرید میری
قادر بخش بن دام غلام مویاں، ملک الموت تھیں لے لئی رسید میری

خ، خُلق تھیں نہ مخلوق چنگی چنگا نہ کوئے اپنے نصیب جہیا
دید شفا تھیں نہ کوئی دوا چنگی، محرم مرض نہ کوئے طیب جہیا
فرحت خوب ہوندی بوستان اندر، خوش الحان ناہیں عندلیب جہیا
قادر بخش غم خوار دلدار نالے، دنیا وچ نہ اپنے حبیب جہیا

خ، خبرے نہ ملخلہ جی ہووے، بدلے سیویاں دے اسیں بال کھا گئے
پچے شاید یا نانہہ کی ہوسی؟ مغز دے بدلے جیال کھا گئے
طمعے قوت تے اُلے طہر ہوئے، بدلے برق دے ورنی پڑتال کھا گئے
قادر بخش گیا ویلا نہ پرتیائی، پکے گوشت بدلے اسیں دال کھا گئے

خ، خلق محبت دے تئیں گلشن، اسیں بلبلان تے نالے بھور وی آں
تئیں چن واہنکوں دور وسدے او، اسیں سکدے مثل چکور وی ہاں
تئیں پیار دے خوب خزانچی او، اسیں اُس خزانے دے چور بھی آں
قادر بخش پانویں جسم وچ ایتی، خواہشمند میں دلوں دھنور بھی آں

خ، خوشی گھوڑی اساں کی کرنی، اساں چڑھن جُگا وصل خر چنگا
گھمن گھوڑی جدائی نہ دوڑ سکدی، گھوڑا دوڑ جگا وصل نہ چنگا
اس تے چڑھ جانا اج سبناں وے، اس گھوڑے بُدھے دا کروفر چنگا
قادر بخش لے دوڑ او رات ساری، وِیں ٹیر نہ چوراں دا ڈر چنگا

خ، خالق جد سرتے موجود میرا، چاپلوسی کی مینوں مخلوق دی اے
میرا مطلق رزاق ہے آپ اللہ، ذمہ داری جس نفس صندوق دی اے
بس توکل بر اللہ یقین میرا، دل وچ سہم نانہہ قضا بندوق دی اے
قادر بخش عزت ذلت بدست اللہ، لا تقنطوا رحمت عروق دی اے

خ، خوب سودا اساں تئیں کیتا، تئیں خوشی لے لئی اساں غم لے لے
تئیں ہسنا کھیڈنا لے لیا۔ اساں رونا تے چشم نم لے لے
تساں جو بن جوانی تے عیش لے لئی، اساں جوتاں تے پیری خم لے لے
قادر بخش افسوس دُکھ درد ناحق، ایپر پریت وچوں بہت کم لے لے

خ، خشک ہو یا باغ حسن جو بن دیوے خبر کون اساڈے مالیاں نوں
بادِ خزاں تے چن ویران کیتا، آکے دیکھ بھانویں پھلاں ڈالیاں نوں
غنجے برگ گل پھل آوندے نظر نہ لے سرت اجکل ہتھیں پالیاں نوں
قادر یار بہار وچ لا پانی، مولن پھل لگن شاخاں خالیاں نوں

خ، خواب خیال وچ خوشی ہوئی، دن دن ہوندا اجیں مینوں غم دونوں
ہسنا کھیڈنا بھی رہیا یاد ناہیں، رو رو اکھیاں تھیں جاری نم دونوں
رُت جو بن جوانی دی گئی کدھرے، پایا پُشت بڑھاپے نے غم دونوں
قادر بخش پنجر سُکا جبر اندر، آن شروع ہو یا نفس اَلَم دونوں

خ، خاک ہوندا جے کر عرب دی میں، پاپوشاں دی کردا تعظیم جاجا
جسم ریت ہوندا خوب چھاندا میں، ملک عرب وچ ہوواں تقسیم جاجا
میرے ہنواں دی جیکر نہر وگدی، خلقت دھوندی پیر نسیم جاجا
قادر بخش مکی مدنی جگ کہندا، شاید بخشنا رب رحیم جاجا

خ، خوش خبریاں سُن دیاں حُسن کدھرے، سو سو کردیاں استقبال اکھیاں
سو سو کرن سجد طواف تدوں جدوں، پاندیاں دید جمال اکھیاں
کردیاں جان قربان جانان اتوں، خنجر ابرو تھیں ہوون حلال اکھیاں
قادر یار جلوہ تک تک رج دیاں ناں، رہن سو بنیاں دے پانیمال اکھیاں

خ، خزاں والی عادت چھوڑ یارا، آہن مونیہ دہس موسم بہار بن بن پہلے گلاب دے واہنگ دہس کے، اج مونیہ دہسیں مینوں خار بن بن اکل طوق گل وچ مینوں ہجر لٹکے، کدے پیندا سیں پھلاں داہار بن بن قادر یار اسیں تیری ڈھال ہوئے، اگوں آویں کیوں تلوار بن بن

خ، خستہ ہوئی تده باہجوں، میری سُرَت سنبھال کھاں بن بن موسم جو بن دا کھالیا خزاں تیری، پھیر وصل دا موسم بسنت بن بن ابتدا نین میری خبر لیتی، پچھ حال مینوں آ آنت بن بن قادر بخش نانہ پہلوں تلاش کیتی، منگاں بھیکھ سادھو سنت بن بن

خ، خود اسیں خیر خواہ نوکر، جُتی روزدی سو تنخواہ مل دی کئی کئی راز فاقے کٹ کے پھر، حاضر سَکے ٹکڑے مرچ غذا مل دی سروں پیروں ننگا خستہ خوار پھر دا، رہن سہن دی نانہ جگہ مل دی قادر یار اڑیا سنگ نہ چھوڑساں، میں پہانویں عمر رہی ایہہ سزا مل دی

خ، خود اسیں جیکر فاحش ہوئے، پردہ کسے نے میرا اکھاڑنا کی؟ چادر شرم حیا میں آپ پھاڑی، بُرقع ستر میرا کسے نے پھاڑنا کی؟ اپنی عزت اتار کے پھینک ماری، ہور گدھے تے کسے نے چاڑنا کی؟ قادر بخش اسیں نشر جگ ہوئے، میرا حلیہ کسے نے بگاڑنا کی؟

خ خشک کیتی تن تن جان میری، خشکی مغز وچ ہوئی جدائیاں تھیں لاگو لگدا نہ کھان پین مینوں، پرے ہونیاں میں ودھ سودائیاں تھیں شربت شیریاں تھیں ناہیں مرض جاندی، صحت ہوئے نہ کامل دوائیاں تھیں قادر یار ناہیں تر ہوندا، باہجوں وصل دے دُدھ ملائیاں تھیں

خ، خنجر آپے، ڈھال بن دے، خنجر بن کے گم میدان ہوئے قبضے قاتل دے وچ نانہ کدے رہندا، دروں چکدا بانج میان ہووے اس خنجر نوں تکرے مقتول سارے، مُشتاق سب خورد کلاں ہووے قادر بخش معہ اے مومنناں دا، بھانویں جاندا اُسُنوں جہان ہوئے

خ، خوک جیکر قوم قصائیاں دی، خاکروب ملیا، چمیار چارے بکروال پٹھان، ملاج، خوجے، لا کے دوستی جان وسار چارے بوا سیر، ادھرنگ، جزام، مرگی لاعلاج آلے مرضدار چارے قادر بخش میاں دن رات جاگن، عاشق چور فقیر بیمار چارے

خ، خون محبت چھک لیا اساڑا تے غم اساں سنگ جوک ہو گئے دھنی، پونچھ ملتان ایران تن من، ٹسیں ٹھنڈے پنجال دی ٹھوک ہو گئے اسیں پونچھ اندر خستہ خوار پھر دے، تسیں دلی دا چاندنی چوک ہو گئے رس چوس لئی اے قادر یار میری، اسیں خشک کما دی پھوک ہو گئے

خ خوب پچانندا میں انہاں نوں دل سیاہ پوشاکاں تھیں ذری جہڑے کرداروں شناس میں سچیاں دی، کوڑے لاف زن تے ہوندے ٹری جہڑے بگے بھگت دیکھے پارسا اج دے، بھاکھے لوبھ لوبھ کولوں بری جہڑے قادر یار شفقت کئی کرن پیدا، بھاکھے کرن دل نوں تری جہڑے

خ خالق جد سرتے موجود میرا، چاپلوسی کی مینوں مخلوق دی ہے میرا مطلق رزاق ہے آپ اللہ، ذمہ داری جس نفس صندوق دی ہے بس توکل بر اللہ یقین میرا دل وچ سہم نہ قضا بندوق دی ہے قادر بخش عزت ذلت دست اللہ لا تقنطوا رحمت عروق دی ہے

خ خستہ خواری ہوئی تہہ باہجوں، میری سُرست سنبھال ہاں کنت نہ نہ
موسم جو بن دا کھا لیا خزاں تیری، فر وصل دا موسم بسنت نہ نہ
ابتدا نہ میری خبر لیتی، کچھ حال مینوں آ آنت نہ نہ
قادر بخش نہ پہلوں تلاش کیتی، ڈھونڈاں بھکھ سادھو سنت نہ نہ

خ خوشی وچ سارے دُہائی دیندے، کچھ کد دنیاں طارقاں نوں
ٹُخے لے گرفت وچ ملن دوست، رہن نہیں دیندے دنیا تارکاں نوں
اجکل جھلیاں وچ کوئی ویکھدا نہ، ہوندی نت تعظیم آبادکاں نوں
قادر بخش نیا وچ گھر دے کوئی کچھدا نہ ان شارکاں نوں

خ، خشک میوہ ہویا حُسن تیرا، ہن جے چھاں تاں کوئی سواد آسی
گناں مہر محبتاں یاد آسن، نالے یاد فریاد بے داد آسی
رنج بھر دے سارے دور ہوسن، خواب بھلا بھلوکڑا یاد آسی
قادر وصل دا جے پھراک جام دیویں، سارے جین ناں مل سواد آسی

خ، خوشی دے تُسیں خوب گلشن، اسیں سیل سپٹ دے بھور وی ہاں
تُسیں پیار دے خوب خزانچی او، اسی اُس خزانے دے خوب چور وی ہاں
تُسیں چن واہنکوں پہانویں دور وسو، اسیں سہکدے مثل چکور وی ہاں
قادر یار دل وچ پونچھ رہندا، مگر وسدے وچ راجور وی ہاں

خ خون سڑ سڑ ہوندا خشک جیوں جیوں اندر تڑندا دل مجھ ہے دیکھو
رگ ہفت اندام فصد ہویا، نشتر غماں دا ماریا کچھ ہے دیکھو
اندر درد فراق پٹواریاں نے جسم سارا لیا کچھ ہے دیکھو
قادر یار باہجوں وحشی کون ایسا، رنگ زرد لَمکدا کچھ ہے دیکھو

خ، خود محبتاں پا پلے ناز انداز دی چوب دے ہو
جلوہ حسن دا چاڑھ طوفاں مینہ بیڑے، دلاں دے سیکڑ ڈوب دے ہو
دولت صبر سینے وچوں لٹ کھڑ دے، برے ہوئے دلبر لو بھ دے ہو
قادر بخش کسے سوہنے سنگ لا یاری، بھانویں چھکوناہیں سو بھ دے ہو

خ خوب پچھانیاں تول وچ میں اج دیاں دوستاں کرماں کھوٹیاں نوں
ڈٹھا تول میں وزن صداقتاں دا، ہر ہر گل وچ نکلیاں موٹیاں نوں
بھاکی کسے نوں عہد وفا ناہیں کچھ بچھ رہیا میں چھوٹیاں وڈیاں نوں
قادر بخش محبت نوں ملک وچوں باہر کڈ دے مار کے سوٹیاں نوں

خ خشک ہوئے چمن خوش تہہ، دسے جدوں دل دے باغ وچ غم پھل گئے
نہر ہاسیاں دی تھو بند ہوئی، جدھوں چشم وچوں بدل نم ڈھل گئے
جدوں باگ بہارا بند ہوئی تدوں خزاں دے باب الم کھل گئے
قادر یار جدوں چھڈیا دین دنیا، دھندے ہو جہان دے کم بھل گئے

خ خوشبو آئے سڑے دل عاشق، دیے اُس نوں صندل جیوں جیوں جیوں
جوٹھ سچیاں دی جیہ کتر دیندی، دن دن تیز گھے گھاہ دندل جیوں جیوں
ودھی جائے امید اشتیاق دن دن، اگدی باراں اندر شاہ گندل جیوں جیوں
قادر بخش اندھیرا ہووے روشن، چانن لائے اندر جندل جیوں جیوں

د، دلبر! دل دے نال مل جا، جیویں رانجھوے نوں جٹی ہیر مل گئی
شاہ بہرام نوں مل گئی حسن بانو، بے نظیر نوں بدر منیر مل گئی
سب عاشقاں دا بادشاہ مجنوں، لیلی اس نوں خاص وزیر مل گئی
سب عاشقاں نوں معشوق مل گئے، قادر بخش نوں پیہڑی تقدیر مل گئی

د

د، درزیا، سیڑھ کھاں زخم میرے، قینچی ہجر دی کرگئی لنگار دل دے
چیر وچیر سینہ لیرولیر ہویا، ٹانگے ٹٹے ہوئے نی بیشمار دل دے
کتر کتر جلدی ٹانگے لا بہلا، ٹوٹے سیڑھ میرے بیقرار دل دے
قادر بخش ترفاں ترساں ملاں سینہ، جان ہک تے روگ ہزار دل دے

د، درد دا دھنا کی ہوندا۔ نیڑے دھسنے دا بھتا سکھ ہووے
عاشق رہوے کدھرے معشوق کدھرے، ظالم اس نالوں کہڑا دکھ ہوئے
تن توں جان جاوے گچ پرواہ ناہیں، جیکر سامنے یار دا مکھ ہووے
قادر یار داناواں سچ کہیا، ہکلا جنگلاں وچ ناہے رکھ ہووے

د، دانہ دیدار نہیں کیوں پاندے بھکھیاں مرن لگیاں ابانیل اکھیاں
تُرف تُرف دواڑے پٹ سٹے، ترس ترس کے ہویاں ذلیل اکھیاں
شوق اڈن دا پَر باہر کڈے، اپیر بندی وچ قذیل اکھیاں
قادر یار افسوس نہ بول سکے، بر بر تنکن طرف خلیل اکھیاں

د، دلبر اگتھے نی چار چیزاں، حسن پیار تے وعدہ وفائی تیری
دل نوں کھا گناں تیریاں چار چیزاں، لٹک مک بے پروائی تیری
چہلیاں بندھ پچھے اجکل چار چیزاں، ظلم ستم تے جور جفائی تیری
قادر یار منظور نہیں تہین چیزاں، بُرقعہ ستر تے نالے جدائی تیری

د، دکھ اندر پرکھے جانڈے سب، سجن دشمن جو جو شامل کار ہووے
جوبن حسن جوانی دے کئی لاگی، مٹر سو سگی بڈھی وار ہووے
دولت دیکھ نیڑے خواہ خواہ ٹھکدے، مشکل وچ کوئی وفادار ہوئے
قادر یار کہڑا سنگی رب باہجوں، دکھ سکھ اندر ہنڈن سار ہووے

د، دکھ اندر پرکھے جان سارے، سنگی سو جو یار غمخوار ہوے
جوبن حسن جوانی دے کئی لاگی، مٹر سو جو بڈھی وار ہوے
دولت دیکھ دوروں نیڑے آن ٹھکن، مشکل دیکھ کہڑا مدگار ہوے
قادر بخش ساتھی کہڑا رب باہجوں، دکھ سکھ اند ہنڈن سار ہوے

د، دھس کھاں میرے خداوند، رہندا عاشقاں نوں سدا روگ کیوں ہے
ہور ہسدا وسدا جگ سارا، چکوا چکوی نوں دل وچ پھوگ کیوں ہے
چنغل خود، بنجل بدنیت جہڑا، پاندا گل پرانی وچ پھوٹ کیوں ہے
قادر یار حیران میں اس گلوں، کھانا اپنا تے سڑدا لوک کیوں ہے

د، دل اُبالیاں نت کردا، نین تكدے واہنگ چکور ادھرے
گھڑیاں گدیاں وقت وِہا جاندا، رات روح لیجاوندا ٹور ادھرے
اوکھا راہ محبوب دے دیس والا، جدھر پھل سوہنے جانڈے پہور ادھرے
قادر یار محبت دی قید ڈاہڈی، جدھر تاہنگ رہندی کردی زور ادھرے

د، دل نوں درد فراق جانی، مرض ہور تے کردے علاج علاج الٹا
اصل رقم جدائی نہ معاف ہوندى، دونوں غماں دا لاویں بیاج الٹا
درد دلاں پاس مینوں موت اچھی، دیکھ پونچھ دا واہ رواج الٹا
قادر بخش عظیم تعظیم کریئے اس حکیم دا ہوندا مزاج الٹا

د، دل کمبخت بے بس ہویا، کیتی پریت محبت بیگانیاں دی
دل اپنا اے آباد ایہہ آباد ہے سی، پٹ سٹیا اُلفت بیگانیاں دی
دل ٹھکیا کدے نہ باز آیا، رہندی سک نت ایسی یرانیاں دی
دل دے قادر بخش کھٹیا کی، طعنے تہمت تے بدی زمانیاں دی

د، دیو طعنے تے بدی ساہنوں، تُسیں عزت تے عیش جہان لے لو
ٹھوٹھا گودڑی فاقی فقیر منگے، کھانے لانے تُسیں دُنیا سامان لے لو
خستہ حال خواریاں عاشقاں نوں، زر زیور لباس تُسیں شان لے لو
قادر بخش اسیں درد عشق مگدے، تُسیں سستا وکدا ایمان لے لو

د، دردِ ہلدی، تے سُنڈ اُلفت، خُلق دال چینی زیرہ پیار پیارے
حرص لاچیاں تے لاچی دانہ شفقت، خواہش مرچ کالے چکے دار پیارے
تاہنگ لونگ محبتاں، سونف تازہ، دھنیا قول وفانمک لذت دار پیارے
قادر بخش خوشصفت لال مرچاں، حُب طلب مصالطے دار پیارے

د، دیکھو اسیں خیر خواہ نوکر، چھتر سو روازانہ تنخواہ ملدی
کئی روز فاقہ کٹ پھر حاضر سکا کلر اتے مرچی غذا ملدی
سروں پیروں نگا رُلدا خوار خستہ، سین بہن دی کدے نانہہ جاملدی
قادر یار یرانہ نہ توڑساں گا، بھانویں سبناں دی رہی سزا ملدی

د، دنیاں دے چھج وچ اسیں دانے، لوکاں مورکھاں نے چھٹیاں میں
بدی لئی میثاق بدنام ہویاں، بدیاں چہل لیاں ناہیں سُنیاں میں
جگرہ رکھیا طعنیاں مہنیاں تھیں، ناہیں جگ ملامتوں ہٹیاں میں
قادر یار یرانہ میں خوب لایا، گالیں فاندہ دولتاں کھٹیاں میں

د، دنیا اُتے آکے کھٹیا کی، ہتھوں ہتھ ساہڈے دنیا دین دُب گئے
میری خوشی دل دی توڑ چڑھی نہ، خوش ہو کے اسیں غمگین دُب گئے
تڑٹی چوڑ ہوئی رہیا لکھ ناہیں، زیر کاف منہ مہ جبین دُب گئے
قادر یار تڑٹا آن فلک سرتے، ساڈے بھاست تختے زمین دُب گئے

د، دلاتوں اتنا اداس کیوں ایں، رہندا ہر دن ایڈ حیران کاہنوں
رہندا وچ اندیشیاں دے راتیں، ہويا وحشیا اتنا دیوان کاہنوں
فدا ہويا جس تے ابے ناہیں ملیا، ترس ترس کے ہو یوں پریشان کاہنوں
رکھ حوصلہ نالے امید لگی، قادر یار مِلسی ہاریں پران کاہنوں

د، دوستاں دے کول رو لئے کدے، مورکھا دے کول ہسے نانہہ
محرم راز تھیں بھیت چھپان مندا، نامحرماں نوں بھیت دہسے نانہہ
قدردان وفاداراں دے کول مریئے، گھر بے قدراں کدی وسینے نانہہ
قادر بخش مصیبت دا یار جہڑا، اُس دی تک مصیبت نوں نسینے نانہہ

د، دنیا سوہری سستی کدوں ملدی، قیمت سر دیو ملدا دین سستا
مُفت ناز اُس دے ستے کدوں ملدے، درشن کدوں دیندا نازنین سستا
گھر بوہا وپجو مشکل حسن دہندا، ملدا کدوں او ایسا حسین سستا
قادر بخش مہ اوکھا نظر آوے، ملدا کھن کر مہ جبین سستا

د، دنیا وپیج کے دین لئے، دنیا وپیج نہ کدے دین ملدا
دُنیا دین دے کے جلوہ حسن تکیے، نقشہ حسن پکے تد حسین ملدا
اُس دے ناز تھیں دین ایمان صدقے، فدا جان کرینے تدھ حسین ملدا
قادر بخش کدوں سوکھا عشق ملدا، درد بانج ناں صدق یقین ملدا

د، دکھ اندر پرکھے جان سارے، سنگی سو جو یار غنخوار ہووے
جون حسن جوانی دے کئی لاگی، مِتْر سو جو ہڈڑی وار ہووے
دولت دیکھ دوروں نیڑے آن ٹھکن، مشکل دیکھ کھڑا مددگار ہووے
قادر بخش ساتھی کھڑا رب بانجوں، دُکھ سکھ اندر ہنڈن سار ہووے

د، دکھدیاں چشماں نانہہ ہون راضی، بانج دید دے سُر مہ سلائییاں تھیں
ایہہ دل بیمار نہ صحت پاوے، بانج پیار دے دید دوائیاں تھیں
غم جاندا جن نہ نکل سکدا، بانج خوشی دی ہتیاں دھوکھیاں تھیں
قادر بخش ناہیں چھاتی تر ہووے، بانج وصل دے دُدھ ملائییاں تھیں

د، دن دن میرا آرام گھٹ دا، ودھ ہوندی میری تکلیف دن دن
دن دن جو بن جوانی تے زور گھٹ دا، طبع ہوندی میری ضعیف دن دن
دن دن غم الم میرے ہوون ظاہر، خوشی دل دی ہوندی خفیف دن دن
قادر یار دن دن کیوں ہجر ودھدا، وصل ہوندا جاندا خفیف دن دن

د، دور وسیں لکھا کوہاں بھانویں، تینوں ہر ویلے ذات الصدر سمجھاں
کتھوں رین جدائی دے نت روزے، تیرا مونہہ میں عید دا بدر سمجھاں
دن وصل دا عید ہزار سمجھاں، شب وصل دی لیکٹ القدر سمجھاں
قادر یار وچھوڑا جے پلک ہووے، گوریاں کالیاں دلی داغدار سمجھاں

د دند مکھانے، تے جیہہ برنی، لبہاں نرم جلیبیاں لال دلبر
ٹھوڈی رس گلے لب گلاب جامن، گل قند رخسار جمال دلبر
نک ریوڑی تے متھا شکر پارے، لڈو کن تے چشم بوندن خال دلبر
قادر یار تن حلوہ تے ہتھ لچھیاں، پیر پیڑیاں دے مٹھے تھال دلبر

د دس کھاں ایہہ قانون کہڑے پریت پانت منہ تے نقاب کیوں ہے
ایسا خفیہ پیادہ کوئی مگر لایا، تن من جان وچ دیندا عذاب کیوں ہے
تیرے واسطے ترسدے نین کاہنوں، جان سکدی دل بیتاب کیوں ہے
قادر بخش دن رات وچ اگ بریوں، میرا ہووندا جسم کباب کیوں ہے

د، دور کس طرح ہوون دل تھیں، محرم راز مخفی دل بند جہڑے
کٹے دلاں نوں موڑ کے کدوں دیندے، ڈاکو چور چتر عقلمند جہڑے
گُوڑا پیار محبت نہ ہون دیندے، مٹھے آپ مصری گلقد جہڑے
قادر بخش وفائی نت یاد رکھدے، اپنے عہد دے رہن پابند جہڑے

د، دلبرا تیرا پیغام کدھرے، میرے کول آوے جبریل بن بن
فلک چشم وچوں انگبار لکھ لکھ، حکم لے نکلن میکاں بن بن
تیرا درد محبت نت دل اندر، ناد پھوکدا اے اسرائیل بن بن
قادر یار میری جان کڈن خاطر، تیرا ہجر آوے عزرائیل بن بن

د، دوڑ دوڑ نیناں دی نظر تھک گئی، اجیں ہور وی دید جمال نسدا
دل تھک گیا منزل تاہنگ اندر، اگے اس دے نت خیال نسدا
جان تھک گئی جسم کوہ قاف ایڈا، گھوڑا سکھنا امید دا نال نسدا
قادر یار تھک گئی کھل کھل انتظاری، اونٹ بخت تے چڑھ چڑھ وصال نسدا

د، دولت مایا جدوں عام ہوئے، تدوں آ آ جُدا مہمان ڈھکدے
چاپلوسیوں سو سو سلام مطلب لین تائیں نیزے آن ٹھکدے
ہتھ بن حضور جناب کہندے، اماں چود ڈھیکے جدوں کھان ڈھکدے
قادر بخش اوکھے ویلے کنڈ دسدے، سکھ وچ سالے شیطان ڈھکدے

د، دواں نوں کچر اک امید روکے، پچھے دل اگے صبر نسدا
شوق تاہنگ دوڑے ودھ تیر کولوں، وچ فلک جیویں ہاتھی ابر نسدا
درد پیار محبت سب، مگر اس دے، چھاتی وچوں سو سو کر جبر نسدا
قادر بخش توں بھی نالو نال نسیں، پورا کے کرسیں پورا طبر نسدا

د، دیکھ لتھا جگ جگ ڈھونڈے، وار وار سٹاں جگ جگ اس تھیں
پہلے روز اکھیاں لگ لگ گئیاں، گئے لکھ طعنے لگ لگ اُس تھیں
یار ہوندا رگ رگ اندر، بھلی پوئی نہیں رگ رگ اُس تھیں
قادر یار الگ الگ رہندا، اسیں سڑاں الگ الگ اُس تھیں

د، دن وچھوڑے دے خوب ودھ گئے، اجکل وصل والی کالی رات کہٹ گئی
پہلے روز ناہیں مل مل رجدے ساں، ہُن کیوں تیری ملاقات کہٹ گئی
اوفو بعھدی، اوفو بعھدگم، یا فُرآن وچوں ایہہ آیات کہٹ گئی
قادر یار کہٹ گئی تیری وفاداری، میری تابنگ دی کیوں ناں عادات کہٹ گئی

د، دال کہندا تیرے وچ پاواں، گل دے ہار جانیں مت گجھ ہور سمجھیں
میرا دل کہندا تیرا لے لیواں، گچی پیار جانیں، مت کجھ ہور سمجھیں
دل آکھدا بیٹھ کے کراں تیرا، انتظار جانیں، مت گجھ ہور سمجھیں
رج رج کے کراں قادر یار تیرا، دیدار جانیں، مت گجھ ہور سمجھیں

د۔ دلبرا ٹہنیاں تھنناں سی مینوں، گیا دھئی دھکا بھلیاں نوں
اسیں سمجھیا گھائیلاں ملہم لاسیں، مارین توں کٹار دلیں سلیاں نوں
اساں سمجھیا جانیاں ٹورسیں گا، سگوں گھروں کڈیں آپے چلیاں نوں
قادر یار میں کہیا حضور رکھیں، کدھرے نکلن نہیں دیندا ایں کھلیاں نوں

د، دور دا بسنا کی ہوندا، نیڑے بسنیاں دا بھٹتا سکھ ہووے
عاشق پھرن کدھرے، معشوق کدھرے، دسو ودھ اس تھیں کہڑا دکھ ہووے
نکلے جان تے گجھ پروا ناہیں، اے پر سامنے محبوب دا مکھ ہووے
قادر بخش داناواں نے سچ کہیا، اکھلا جنگلاں وچ نانہہ کوئی رُکھ ہووے

د دولت کول مسافراں دے، اج رات مینوں وچ اُجاڑ پے گئی
اتھے سنیا میں ڈاکو حسین پندے، شہر چھڈیا رات پہاڑ پے گئی
دوڑو پکڑو لوکو لٹے گئے اسیں جلوے حسن محبت دی دھاڑ پے گئی
قادر بخش لکھ شکر بے جان بچ گئی، اُلٹی ڈاکواں دی نہ کولاڑ پے گئی

د دنے راتیں تیرے بھر اندر پل گھڑی پیاریا روندیاں میں
تھان منہ اُتے چکڑ غماں ملیا، پانی غماں دا پایا دھونیاں میں
دنے انتظاری تڑفاں رات ساری، ناہیں سچ تے سکھدی سونیاں میں
قادر یار اداس دل باجھ تیرے، بے چین ہر ہر ویلے ہوندیاں میں

د ذاکر اتن من جان جسدی، باقی ورد کے؟ جہڑا زبان کرسی
قابو ہووے تن من نالے جان جس دی، حرکت اُسدا کی استخوان کرسی
تن من جان رب جسدی دی یاد اندر، ہور چیز کی جہڑی دان کرسی
قادر یار من من جان رگاں عاشق، باقی کی جو طلب ایمان کرسی

د، ذوق دیکھو ابراہیم واہ واہ، اسمعیل دے حلق اُپر کرد سوہیے
اسفندیار دا یار نہ نشر جگ وچ، تیغ رستم میدان وچ مرد سوہیے
سیاہی سوہدی چہرے بلال اُتے، چہرے مجنوں دے اُتے رنگ زرد سوہیے
قادر یار سوہیے میرے بغل اندر، دل دردمنداں وچ درد سوہیے

د رو رو کے لگے نین پھٹن، ساون مینہہ وانگوں پئے چون اتھروں
نعرے آہ کڈ کڈ مغز خشک ہووے، پیلا منہ میرا نت دھون اتھروں
کر کر واویلا نک جان آئی، دن رات نہ پلک کھلون اتھروں
قادر یار جدائی وچ دل روندنا، نین سکھ دے دیدنوں رون اتھروں

ر، رندا کہڑا غم دُکھ باہجوں جان بچھ کہڑا جان چُون دیندا
صرفہ جان دا کیتا نین لا کے نہ، نہ تو نال چھاتی چھاتی جُون دیندا
تیری انتظاری یار دنے راتیں، بھار درد محبت نہ اُڑن دیندا
قادر یار نت تیرے اشتیاق دلوں، نہ دل مُردا نہ ہی مُرن دیندا

ر، رند تے بے حیا بھی ہائے، تھوڑا بھٹتا آوے مینوں شرم کدھرے
کدے سخت طبیعت جلا دواہنکوں، رحم دل ہووے طبع نرم کدھرے
اک دن برف نالوں ٹھنڈا ٹھار ہوواں، ہووے اگ کولوں طبع گرم کدھرے
قادر یار طبیعتاں عشق بدلے، کردا روح خراشیاں کرم کدھرے

ر، رئاں دی نی پرواہ رکھی، نی رکھی میں سوہری سالیان دی
پھٹ جھل کے جھڑے جھلنے پئے، پیڑ ہوسی کی گڑاں تے چھالیاں دی
موسم جو بن جوانی دا ہووے چجر، خبر نی بہار سیالیاں دی
قادر بخش دل لگی دا رنگ دل ہے، فرق پرکھ نہ چٹیاں کالیاں دی

ر ر جیا نہ نیڑیوں کر گلاں رجاں کس طرح دوروں سُن خبر سنگ میں
دل پھاڑیا ناز دی چھری لے کر، اساں سمجھ لیا گھائل ہاں قبر سنگ میں
لیا ٹھگ محبت نے صلاح کر کر نالے دلوں لُٹیا اُس نے جبر سنگ میں
قادر بخش جیندے لے لے مہربانی، جھگڑا کی کراں قبر سنگ میں

ر، رنڈیاں نوں سہاگ دِن، تے سہاگ اُسدا جدا کانت ہووے
روون رنڈیاں یاد سہاگ کر کر، خوش سہاگناں جدوں بسنت ہووے
ساڑا عمر اولاد دا اوتراں نوں، خوش کرن جہاں جیا جنت ہووے
قادر بخش پہلا سجدو چنگا تے، سجدو او رحمت آنت ہووے

ر، رُخ محبوب کوہ قاف اندر، خال قیس ہو کے مجنون پھردا
چہرہ باغ لبیاں لیلیٰ فصد ہو یا، دھونڈن قیس خبرے رو خون پھردا
دھویا حسن شاید تھاں مینہ دے، خبرے دھون نوں نالے جنوں پھردا
قادر یار رُخسار دو سپ پھاڑے، ایہہ خالی وچ دُر مکنون پھردا

ر، رونے دی قدر خلیل جانے، قدر پیر دی چچھو مرید کولوں
قدر غرق ہونا فرعون دے، قدر ظلم دی چچھو یزید کولوں
قدر کر بلا دا آپ امام جانن، قدر خنجر دی چچھو شہید کولوں
قادر بخش جدائی یعقوب جانے، قدر دھن دی چچھو فرید کولوں

ر، رو رو درد فراق اندر نمبو نیناں دے نت نیچر دے ہاں
قینچی بھر دی کتر یا تھان دل دا، سوئی انتظاری لے لے سیڑ دے ہاں
گنا جگر دا سینے دی بیلنی وچ، جوگ غماں دی لا نت پیڑ دے ہاں
قادر یار منہ دس کوئی دم باقی، طالب غب غب ورق ہریڑ دے ہاں

ر، روگ جھڑے تیرے وصل لائے، انہاں واسطے دید فراق ملیا
غفلت مستیاں، نشے اتارنے نوں، تَرش جام لے لے اشتیاق ملیا
پُوی درد چٹئی انتظاریاں دی، غم دُکھ مینوں تریاق ملیا
قادر بخش کڈیا صبر تے کر کر، دلوں یاد خموشی مُشتاق ملیا

ر، رو برو نہ کیتی گل مٹھی، لکھ چٹھی وچ بھیجے دُشنام دوروں
نیڑے سو سو دتی تکلیف دلبر، اک دن تے دس کھاں آرام دوروں؟
کول بہہ کدھرے ہَس بولیو نا نہ، ہوواں کس طرح ہمکلام دوروں
قادر یار مینوں نیڑھے سمجھیا نہ، ہُن تے سمجھ اپنا غلام دوروں

ر، روسا ہوندا دو دن دا، ساری عمر تئیں بس گھول دے او
اک گل نوں سو سو بار چھیڑیں، متھے گھور پا کے خفا بول دے او
تھوڑی گل دی بُہتی کیوں کرنی، سکھنی پوند کر کے مغز گھول دے او
کدے ہس کے نہ قادر یار بولیں، پیاز دودھ وچ کچرک کچھول دے او

ر، رونا تڑفنا دنے راتیں، کرنا داویلا ایہو کم ساہدا
نعرہ آہ تے اُچیاں فریاد کرنی، کدوں آدسی دلبر، صنم ساہدا
ٹھنڈے ساہ اُداس اُداس دل دے، کیوں نکلا نہ پانی دم ساہدا
قادر یار وچھوڑا نہ رہیا تھوڑا، رہیا پنجر تے باقی چم ساہدا

ر، رج دے فی کہڑے یار یاں تھیں؟ کہڑے رجدے لوک پیار پاسوں
کہڑے رجدے نیں انتظار یاں تھیں، کہڑے رجدے نین دیدار پاسوں
کہڑے رجدے فی گلاں مٹھیاں تھیں، کہڑے رجدے تیری گفتار پاسوں
کہڑے زندیاں رج کے ہٹ جاندے، آکے چھ لکھاں قادر یار پاسوں

ر، راز دل دا نالے درد ڈھک ڈھک، حلق بند ہو یا دوہری جان ہو گئی
دردا چھل دا پاوے دھال دل وچ، چھاتی ملن دے باج جانان تھک گئی
ظالم اک وچھوڑے دی دل ساڑے، سڑدی کھوپڑی کر کر فغان تھک گئی
قادر یار میری خبر نہیں لیندا، منتاں عاجزی کر کر زبان تھک گئی

ر، راہ رسم پہلا عاشقاں دا، جان فنا فی الوجود رہنا
خستہ تن تے من وچ ذکر دلبر، رجوع وہم تے دلوں وچ سجدہ رہنا
تاہنگ طلب نوں جی القیوم رکھئے، عکس یار دا چاہئے موجود رہنا
قادر بخش ہر حال وچ یاد رکھئے، راضی رضا تے شوق معبود رہنا

ر، رب نے جس نوں ایمان دتا، خلش اس نوں کی شیطان کرسی
روز ازل دا جھڑا بیمار ہو یا، صحت دوا کے اُس نوں اُتھان کرسی
جس تے مہربانی اللہ پاک کیتی، سجدے اُس نوں جن انساں کرسی
قادر یار جس ول کنڈ رب کردا، کنڈ اُس طرف سارا جہان کرسی

ر، رُس بیٹھوں میرا یار ڈھولا، تڑف میں اُس بن حرار پھر دی
نہ صبر ڈاہدی بے صبر ہوئیاں، در بدر باہجوں سوہنے یار پھر دی
پُچھاں پیر فقیر تے ہوو ولایاں تھیں، ملسی کدوں؟ از انتظار پھر دی
قادر بخش کرساں اُس تھیں جان صدقے، صبح شام اجکل بیتار پھر دی

ر، راحت تیری خستہ حال اسیں، میری سرت لے آکھاں نظام بن بن
ساہنوں رہے بھروسا ہلال عید ہوسی، تسنیں ملے ہو ماہ صیام بن بن
ترک نشے دی تشنگی دور کیتا، اجکل آ شراب دا جام بن بن
قادر یار خزاں بوستان ساہدا، آجا موسم بہار گلغام بن بن

ر، راکھی میری پہلا کریں ہر دم، ہُن صیاد بن عادت شکار پالئی
اک دم دلا سے توں نت دیندا، ہُن جلاد بن عادت تلوار پالئی
پہلے وعدے وصل دے کریں پورے، ہُن اُستاد بن عادت انکار پالئی
قادر یار توں عشق دے پھٹیاں نوں ہُن، ضامد بن عادت فگار پالئی

ر، رتاں دی یاری دے نقص دہساں، حسن جو بن جوانی ایمان کھڑدی
رنگ رونق تاثیر تے نور قلبی، نہر خون کچھ کے طاقت جان کھڑدی
دولت عزت زینت تے بزرگی سب، نام رب دا سوہری شیطان کھڑدی
قادر بخش دین دُنی اگے، اکثر گناہ دے وچ جہان کھڑدی

ر، رویئے تے دُنیا نِت مَنول کردی، جیکر چہوریئے ہوندا نُقصان دونا
کدی ہسینے تے کہندا مسخرا اے، خاموشی تھیں ہوندا بریان دونا
چھانویں بیٹھینے کہندے اچین ہے کچا، تپے بیٹھینے تے ہوندا خفقان دونا
قادر بخش کوشباش تے رند رویئے، رہندا عاشق پھر نہیں اے حیران دونا

ر، ریشم چشماں دونویں الجھ گئیاں، سوہنے منہ دلبر جلوے خار اندر
اتھوں چھڑکنا زندیاں محال ہويا، کنڈے دہس گئی نی تار تار اندر
اک اک پیچ وچ لکھ لکھ پیچ پے گئے، تنداں اکلیاں لکھ ہزار اندر
قادر کچیاں تنداں سنبھال رکھیاں، متے ٹٹ جاون زور زار اندر

ر، روشن کیتا فلک مونہہ سارا، دہسدا خال ہوکے وچ چن بیٹھا
چڑیاں بوٹیاں لا پٹ پنجال اُتوں، ایہہ سنیا سی ہوکے پرسن بیٹھا
خبرے دندے چنہاں ماہیوال آپے، سوہنی رُہڑی، روہڑی رن بیٹھا
قادر بخش ٹلا گورکھ ناتھ دا ای، رانجھا ہیر کارن پاڑ کن بیٹھا

ر، رو رو کے لگے نین پھٹن، ساون مینہہ واہنکوں پئے چون اتھروں
نعرے آہ کڈ کڈ خشک مغز ہووے، پیلا مونہہ میرا نِت دھون اتھروں
کر کر واویلا نک جان آئی، دن رات نانہہ پلک کھلون اتھروں
قادر یار جدائی وچ دل روند، نین سکدے دیدنوں رون اتھروں

ر، روندنا کہڑا غم دُکھ باہجوں، جان بوجھ کون جان پُون دیندا
صرفہ جان دا نانہہ کیتا نین لا کے، نانہہ توں نال چھاتی چھاتی جڑن دیندا
دنے رات رہندی تیری انتظاری، پیار درد محبت نانہہ اُون دیندا
قادر یار نِت تیرے وٹوں، نانہہ دل مُردا نانہہ مُرن دیندا

ر، راک کالی سفر جنگلاں دا مشکل، پئی مسافراں حُب دیاں نوں
راہ اُپر اے پر پیاریاں دیاں پائے، راہ کہڑا او جڑ کھدیاں نوں
نانہہ اولھدا جہدی تلاش وچ میں، عمر گزر گئی مارے لھدیاں نوں
قادر بخش محبت دی کانگ اندروں، کڈاں کس طرح میں دلاں ڈبدیاں نوں

ر، رند تے بے حیا بھی ہاں، تھوڑی بہت آوے مینوں شرم کدھرے
کدے سخت طبیعت جلاو واہنکوں، رحم دل ہوئے طبع نرم کدھرے
اک دن برف نالوں ٹھنڈا ٹھار ہوواں، ہووے اک کولوں طبع گرم کدھرے
قادر بخش طبیعتاں عشق بدلے، کردا رُو خروشاں کدھرے

ر، رتاں دی نہیں پردا رکھی، نہیں رکھی میں سوہری سالیاں دی
پھٹ چہل لے جہڑے چہلنے پینے، پیڑ ہوسی کی گڑاں تے چھالیاں دی
موسم جوبن، جوانی دا ہوئے، چچر خبر نہیں بہار سیالیاں دی
قادر بخش دل لگی دا رنگ دل اتے، فرق پرکھ نانہہ چٹیاں کالیاں دی

ر، رجیاں نانہہ نیڑیوں کرگلاں، رجیاں کس طرح دوروں سُن خبر سنگ میں
لیا ٹھگ محبت نہیں صلاح کر کے، نالے دلوں لٹیا اُس نے جبر سنگ میں
قادر بخش حیدرے لے لے مہربانی، جھگڑا کی کرناں اج قبر سنگ میں

ر، رُسدے نی لوک جُرم تک، تئیں آپ مُلزم نالے رُسدے او
نالے چور تئیں نالے چتر بن دے، اُلٹے بکرے قصائی نوں کھسدے او
گناہ اپنا تے متھے لائیں میرے، تازہ وعدہ وفا ئی توں سُدے او
قادر یار گنج خوف خدا تے کر، دل سکدا جان اندر گھس دے او

ز، زیر کردا غم بادشاہواں نوں، غم ہاتھیاں نوں زیر وگھوڑا ای
غم کھالیندا ہڈیاں کاتباں نوں، جیویں دھو دھوبی کپڑے نچوڑدا ای
خون چوس لیندا ببر شیر واہنکوں، بال بال وچوں خون لوڑدا ای
قادر یار پہاڑاں دے کرے ٹوٹے، اسماں لسیاں نوں کدوں چھوڑدا ای

ز، زاہد نوں نشہ وظیفیاں دا، اسماں نوں نشہ حسن پرستیاں دا
سوہنا مونہہ تک اسیں مست رہندے، بھکھا زاہداے رنڈیاں مستیاں دا
ساہنو بہت بستی اگو یار دی اے، زید شائق بستیاں جماعتاں دا
قادر یار دا مہنگا دیدار اچھا، زاہد طالب نمازاں سستیاں دا

ز، زہر لگوں دین کھنڈ بدلے، بدلے بھونڈ دے مار نہ بھور تائیں
بدلے عطر نہ داروں بیہوشی دا دہ، شاید پھا لائیں چھوڑیں چور تائیں
پیٹھ سوار اُتے چاڑھیں گھوڑیاں نوں، بدلے چیل دے تیج نہ مور تائیں
قادر یار تک اُلٹے خیال تیرے، منگاں صحت زندگی دسیں گور تائیں

ز، زمیں اوہو اسمان اوہو، سورج چن اوہو صبح شام اوہو
دن رات اوہو شرق و غرب اوہو، اتر دھن اوہو انتظام اوہو
بارہ ماہ اوہو ست روز اوہو، گرم سرد اوہو دُکھ آرام اوہو
قادر یار اوہو اشتیاق میرا، دل اوہو تے دل آرام اوہو

ز، زُلف محبوب دی دُنگ مارے، کُنڈل دار کالے ناگ سپ بن بن
دھس دی بس پریم دی جسم سارے، ہڈاں وچ رچدی لرزہ تپ بن بن
جڑی بوٹی دیدار دی کم آوے، منتر گل اُس دی پھڑے چپ بن بن
قادر بخش نانہہ نکلے ایہہ زہر اندروں، جھانہہ ماندی پائے کوئی چپ بن بن

س

ز، زاہدا توں گوشے بیٹھ جاکے، تینوں پتا کی انہاں میخانیاں دا
جا پڑھ نماز وظیفہ کر مار تسبیح، تینوں بھیت کی انہاں یرانیاں دا
گوشے بیٹھ جا ذکر کر جاگ راتیں، واقف توں نہیں حال دیوانیاں دا
قادر بخش ہے کتھے ایمان زاہد، کتھے ایمان عاشق یگانیاں دا

ز، زور ٹساں نال کی اساڈا، زور آوری دے ٹساں خیال رکھ لے
زور دعویٰ یرانے دا کوئی ناہیں، لستے ہوکے اسماں سوال رکھ لے
زور ہے وفائی تے خاکپائی، نال خادماں صاحب ملال رکھ لے
زور ہوندا قادر یار کول ہوندا، تاں او حشر تک دید جہاں رکھ لے

س، سیوا کیتی جتنی مین تیری، کردا پتھراں دی پھل پاوندا میں
جیکر طرف میں جنگلاں دی میں چلا جاندا، تاں مست فقیر سداوندا میں
جیار جے اس بات دا پتا ہوندا، تاں کیوں مُفت وچ عمر گنواوندا میں
جے کر طرف بیت اللہ دی چلا جاندا، حاجی مکینوں مُر آوندا میں

س، سجدی سچنا گل اُلٹی، کچر تیک لارے ٹس ایہہ لاوسو گے
گُتر کُتر سینہ بریہوں چاک کیتا، کدوں نال سینے سینہ لاوسو گے
اچر اساندا پیاریو زور وی نانہہ، اپنی خوشی سنگ مکھ وکھاسو گے
قادر یار جیکر حبیبیاں نانہہ آئے، مر کے قبر میری کابھوں آوسو گے

س سرمہ اکھیں وچوں کڈھ لئے، جھمکے اکھ تے نہ کوئی انسان تاڑے
اکھ ملکدا فر رومال اندروں گوہجا پونجئے نہ نگہبان تاڑے
لگے خبر نہ چا تران راہزناں نوں، بھیت یاری کی احمق حیوان تاڑدے
قادر بخش باسوں پوچھو پین ڈونگے پتہ دساں نہ بھانویں جہاں تاڑے

س، سجدہ کیتا اسماں مُدھ اگے، خواہش غیر اگے سر دھرن دی نانہہ
عشق شیوہ دریا وچ تار لے لیاں، خواہش کسیاں دے وچ ترن دی نانہہ
دل بھر دتا تیرا نام لے لے، یاد غیر اندر خواہش بھرن دی نانہہ
قادر یار لوٹے وعدہ وصل تیرا، خواہش وچ جدائیاں مرن دی نانہہ

س، سحری محبت سد امیری، پہانویں تیری او دلبرا بئی ہوئی ہے
کھڑے وعدے اُتے اسیں دنیں راتیں، تے وفا تاڈری گئی ہوئی ہے
راہ ریت یرانے دی ٹسیں چھوڑی، صرف اسماں نوں جان وچ رہی ہوئی ہے
قادر یار نانہہ چھوڑ دی شوق تیری، موگر انتظاری ڈاہدی پئی ہوئی ہے

س، سرو وچ رہندا نمار چڑھیاں، جوش عشق وچ اُبلدا خون جیوں جیوں
مالینو لے وحشت نے زور پایا، خلل کرے دماغ جنون جیوں جیوں
ہوندی جائے طبیعت اداس دن دن، کردا شوق شراب زبون جیوں جیوں
قادر یار تیوں دل فدا ہوئے، صورت حال ہوواں ترجعون جیوں جیوں

س، سینہ خود تپ تپ تندور ہويا، خفگی کاہلی وچ رہیڑ نمیر تپدا
بہوں عشق بیہوشیاں سڑے اندر، تازہ چھاتی وچ اگ دا اکیر تپدا
جان تنگ پئی تابنگ طلب کر کر، کراں یاد تیوں تیوں دل وچ چیر تپدا
قادر بخش بخش نغنی نزاع بانج چھڑ گئی، چہرہ یار یلین تفسیر تپدا

س، ساڈ دی ہجردی نار ایسی، ایسی اگ نانہہ جسم کباب ساڈے
ایسا ساڈ دی شمع پتنگ ناہیں، نار دوزخ جیوں جیوں دے عذاب ساڈے
ایسی لکڑی نانہہ وچ تندور سڑدی، جیسا دلبر اتیرا عتاب ساڈے
قادر بخش ایسا ساڈے ہجر دل نوں، جیسا اگ نانہہ بیرا کباب ساڈے

س، سڑ سڑ کے وچوں ہوئے کونکہ۔ دھواں نکلا اندروں غبار بن بن
نعرے نکلا دے دل دے تندور وچوں، نت نکلا دے اگ دے انگار بن بن
لکے سو سو فغان اے زبان وچوں، آون کا گاندے سو سو اڈار بن بن
قادر یار تک سینے سراں وچوں، ہاڑے نکلا دے شتر قطار بن بن

س، سوہنے جہان وچ لکھ پہانویں سوہنے، سوہنا لگدا اپنا محبوب مینوں
طالب ہو معبود معبود مسجود، دتا اُس وجود مطلوب مینوں
شوق ذوق تے درد محبت اپنی پائی، دتا مطلوب اپنے قلوب مینوں
قادر یار سنگ صدق یقین منیا، تحفہ تابنگ لکھ دتی اجوب مینوں

س، سکھ داسماں نانہہ تدوں ہوندا، دل وچ جدوں محبوب دی پھٹک لگدی ہے
خوشی عیش آرام نانہہ یاد رہندے، دل نوں جدوں محبوب دی چٹک لگدی ہے
کھان پین گھر بار سب بسر جاندے، سکھ چین ہسدے جدوں لٹک لگدی ہے
قادر یار دل سینیوں تدوں نسدا، جدوں موگر درد عشق دی لٹک لگدی ہے

س، سر نیاز سکھن عاشق، اتھوں ہون صدقے جتھے سوہنا مونہہ جتھے
سردی ہجردی استغفار پڑھدی ہووے، وصل داریشم تے رُوں جتھے
دندکن کھلا آپ نموشیاں دا، حال پُرس دا نکلا تہیوں جتھے
قادر بخش نانہہ دل نانہہ دلیل رہندی، حضرت عشق خود ہوئے تہوں جتھے

س، سپ دل، سینے دے غار چھپیا، اُس دے کھان نوں کچھے غم نول پھر دا
ڈنڈا درد تے چچی جدائی وجدی، گل وچ پا محبت دا ڈھول پھر دا
تابنگ بھاگنڈا، طلب دھال، کھیڈے گیکا ذوق تے شوق سحول پھر دا
قادر بخش وحشی حالت عشق بتلو، میرے نال اے کردا محول پھر دا

س، سوہرے ہوون پہانویں کُتیاں دے، جہڑے ہس کے نانہہ مہربانِ ملدے
بھڑوے کے کھوسن خفا ہو اساہڈا، کھُندا کی ہو کے قہر مانِ ملدے
اسیں جُتی برابر نہیں سمجھدے ہاں، سالے اکڑ کے جہڑے انسانِ ملدے
قادر بخش میں وی تابعدار اُس دا، خوش خلق جو مٹھی زبانِ ملدے

س، ساہڈی کچھوں نسی دور جیندے، خورے کتھے سہاڑا نہاڑا مان اڑیا
ساہڑے نئی جایاں درشن دئی جایاں، میگئی لائی گئیاں اس سینے بان اڑیا
منڈی تہری ٹکیر ہوس یار راہیا، رچھ بچھ مہاڑے گھر آن اڑیا
قادر یار مناں ایسوں نانہہ بھلیو، ہوں نت بیسوں جھولی تان اڑیا

س، ستم گر قوم قصائیاں دی اے، ہوک، روپ، ملیار، چمیار چارے
بواسیر، جزام، ادھرنگ مرگی، ہوندے بے علاج چارے
بکروال، پٹھان، لاج، خوجے، لاکے دوستی جان بسار چارے
قادر یار ایہہ دن بھر رات جاگن، عاشق، چور، فقیر، بیمار چارے

س، سکھے شاہی مچی پونچھ اندر، گیا عدل انصاف، قانون پونچھوں
حاکم راشی تے رعایا کنگال ہوئی، فتنے ظالم جاگے گوناگون پونچھوں
چور چوریاں کر کے چھپ جانے کوئے پتہ نانہہ چلے مضمون پونچھوں
انھی گمری تے اتھے بے عدل راجا، قادر بخش چل بسے بیرون پونچھوں

س، سیک جدائیاں دا جنہاں کھادا، کی انہاں نوں دوزخ دی ناکر سی
مگھ یار دا دیکھ جو ہوئے ٹھنڈے، جنت انہاں نوں کی ٹھنڈا ٹھار کر سی
گل وچ ہار غماں دے خوشبو دیندے، کی انہاں نوں موتیا ہار کر سی
قادر بخش جنہاں دلاں تے خزاں جھلی، کی انہاں نوں موسم بہار کر سی

ش

س، سیک جدائی دا جنہاں کھادا، کی انہاں نوں دوزخ دی ناکر سی
مگھ یار دا دیکھ جو ہوئے ٹھنڈے، جنت انہاں نوں کی ٹھنڈا ٹھار کر سی
گل وچ غماں دے ہار خوشبو دیندے، کی انہاں نوں موتیا ہار کر سی
قادر بخش جنہاں دلاں تے خزاں جھلی، کی انہاں نوں موسم بہار کر سی

ش، شوق نانہہ جاندی دل وچوں، اکھاں وچوں نانہہ تیری تصویر جاندی
بھٹک جاندی نہین تیرے ملن دی اے، پہوسڑے نانہہ سڑت سریردی جاندی
جاون درد محبتاں کدوں جیندے، نہیں ازل دی ایہہ لکیر جاندی
قادر بخش ایہہ عشق دا داغ مندا، دلوں یاد تے نانہہ اے تاثیر جاندی

ش، شمع حسن جدوں ہوئی روشن، نین تدوں دے سڑدے پتنگ دیکھو
اُس دی تاتنگ خاطر کئی سنگ کیے، چہوٹھے سنگ خاطر پتے سنگ دیکھو
پک رنگ بدلے کئی رنگ کیے، کچے رنگ سارے ب پکارنگ دیکھو
قادر یار دی الفت مہان دیکھو، غیر الفتاں کچ دی بنگ دیکھو

ش، شہر راجوری دا بہت سوہنا، سوہنے لوک تے سوہنی بولیاں نیں
گج ارار بسدے، گج پار بسدے، گج بن کے ٹردے ٹولیاں نیں
گج جانیکے کیے نی پونچھ دعوے، کجاں جا جموں مسلاں کھولیاں نیں
قادر یار اجیہے ہین یار بھتے، جنہاں لا محبتاں رولیاں نیں

ش، شوق سنیا رے نوں، جھانجراں دی، شوق موچیاں نوں جُتی سیون دی
شوق عاشقاں ملن معشوق دلبر، شوق پوتی نوں نشہ پیونے دی
شوق بڈھیاں بیٹھ آرام کرینے، شوق نڈیاں نوں سدو جیونے دی
قادر یار نوں شوق جے پار والی، باغاں وچ بہہ کے چکی پیونے دی

ش، شادی تیری دی خوشی کہوی، اسماں دلبراں موگیاں ساگیاں نوں
تیری ویدگی دا دہس فائدہ کی؟ اسماں دلبرا روگیاں راگیاں نوں
ہور پنٹھ نوں دھارنا زیب کی اے، اسماں دلبرا جوگیاں جاگیاں نوں
قادر بخش مصیبت وچ عمر بیتی، اسماں دلبرا بھوگیاں بھاگیاں نوں

ش، شہر کہدا جتھے عشق بابجوں، چل شہر محبوباں دے وسینے جی
کھوٹے ☆ یار دے نال ناہنہ پیار کریے، کچی نار دے نال ناہنہ ہسے جی
کھوٹا کھوٹ کر دانا لے بغض کینے، اُس نوں دلاں داراز ناہنہ دہسے جی
قادر یار پریت نوں توڑیے ناہنہ پانویں لکھاں کوہاں اُتے وے جی

ش، شوق مینوں پیا دیکھنے دا، جُش تڑندا پھراں آزاد ہوائے
چھوٹے وعدے کریں خلاف یارا، ہوئی بچھڑیاں بہت معیاد ہوائے
کیجے قول زبان تصدیق دی نہیں سچناں نوں رہیا یاد ہوائے
قادر بخش ناہنہ شرط وفا دیکھی فر اجڑیاں نوں کریں آباد ہوائے

ش، شرمساری ہوندى چھوٹھیاں نوں، کھٹکانہیں ہوندا دل وچ بچیاں نوں
نہیں بڈھیاں نوں نظر بد لگدی، خطرہ نظر دا ہوندا بچیاں نوں
پکا پہانڈا ناہنہ پانی وچ کدے گلد، خطرہ گلن دا ہوندا بچیاں نوں
قادر یار زبانون ناہنہ کدے رہندے، کڈے کون دل تھیں دل وچ رپیاں نوں

ش، شکر گڑ نوں کدوں مونہہ لاندے، کھاندے مصری، شہد، گلقتند جہڑے
حاجت نہیں مسواک دندا سیاں دی، سرخ لبناں دند لولو جہڑے
زینت زیب کی زبوراں طول کرنی، سوہنے مونہہ چودھویں چند جہڑے
قادر بخش غم نسدا لالحوں پڑھ کے، ہسدے رہن خوشیاں تھیں آند جہڑے

ش، شکایتاں میریاں حشر توڑی، بھرے قلب انبار شکایتاں دے
چھوڑ دیساں شکایتاں جدون وصل ہوئے، سودے بکن بازار شکایتاں دے
گن گن کراں شکایتاں گلی کوپے، گل پا کے ہار شکایتاں دے
عمر وچ شکایتاں قادر بخش گذری، مونہوں نکلن انگار شکایتاں دے

ش، شیخ تصور دے وچ روکو، میکسو دل کر کے ذکر رب رکھینے
نان غم سلونا صبر کھاؤ غصہ، سمجھ چھو لے مونہہ وچ چب رکھینے
شوق سیف تے قول میان اُسد، راز بھیت دل دا سارا دب رکھینے
قادر یار مشغول ہو یا یاد اندر، طرز عمل صادق وچ سب رکھینے

ش، شمس وعدہ ناہنہ دوپہر چڑھیا، پائی بے وفائی نے رات فوراً
انجم واہنگ چہرہ تھیں نفی رکھیا اسیں سمجھیاں کرسیں اثبات فوراً
فجر قول کر کے شام ڈول گئیوں، مساں لیل چھائی کائنات فوراً
قادر یار امید دی صبح صادق ہوندى، کیوں ناہیں ملاقات فوراً

ش، شہرتیرا نے دی نشر جگ تے، پردے ستر اندر ہن چھپائیے ناہنہ
طعنے بدی ملامت تھیں کی ڈرنا، دلوں پل شجاعت کپینے ناہنہ
چھڈ شرم حیا تے ٹہیٹھ بنے، غصے آبرو دی حد ٹپینے ناہنہ
قادر یار مرنا تیری تاہنگ اندر، تینوں سونہ ربدی چھاتی پھٹینے ناہنہ

ص

ص، صفت کرینے سریوں ساگ والی، کتنا حسن چاہیا پھلاں پیلایاں نیں
اُپروں وڈلیندے مُندھوں سٹ دیندے، گلی گلی وچ رُلنا تیلیاں نیں
اُپروں وگی سی وہا چھوڑیاں دی، پیلا رنگ کیتا پتراں نیلیاں نیں
قادر بخش مصیبتاں آپ پائیاں، اسماں راہیاں بے وسیلیاں نیں

ض، ضامن غماں دا کون ہوسی، آہا یار دردِ اوہ وی نس گیا
ہوئی بندگی نانہہ قبول میری، سجدے کردیاں متھرا گھس گیا
ڈٹھا واہ میں بے پروا سوہنا، ساہنوں روندیاں دیکھ کے ہس گیا
قادر یار کیسے ہزار ترلے، جاندی اک نہ دلے دی دہس گیا

ض، ضرب محبتاں لاسینے پردہ کریں، کیوں شرم حیا ہوائے
مینوں ہور ٹساں وسار دتا، جیویں تڑفدا قبلہ نما ہوائے
خواہشمند اشتیاق ہمیش رہندے، سچناں تے بتلا ہوائے
نظر آوندے او وچ خواب ناہیں، قادر بخش دی جان فدا ہوائے

ض، ضرب رٹاں پہلے خوب چمکن تھوڑے روز پیے واہنکوں گھس دیاں نیں
ٹس اڈ جاندے جو بن روپ پہلے، کچھ خشک ہڑواٹھیاں دہس دیاں نیں
طلا اتر جاندا زری جُتیاں دا، کچھ پیہڑیاں پیہڑیاں لگدیاں نیں
کھسے مئے نانہہ لگدی قادر یار، لیندا کوئی نانہہ بھہ بھہ ترسدیاں نیں

ط، طاقت کی انہاں مصوراں دی، مثل یار کوئی صورت حسین لکھسی
ایڈ مُنشی نانہہ زود نویس دسدا صورت یار نانہہ سورت یسین لکھسی
درد دل تے سوز حکایتاں نوں، مشکل نال کراما کاہمین لکھسی
قادر بخش قصیاں دے وچھوڑیاں نوں، ملک فلک نانہہ بشر زمین لکھسی

ط، طرف محبوب دی دل تڑفے مینوں نکلدے نرے آواز ہوائے
تونہی تو نہی کردے وال میرے، دم یار دی پڑھے ہوائے
ہس رس کے دل نوں کھس لیندے، کیتا عشق نے دل پرواز ہوائے
قادر یار آوے جند ہوئے راضی، ماہی سکدیاں مدت دراز ہوائے

ص، صدی دن تے کہڑا سال گذرے، پلک گذر دا مثل مہینیاں دے
ہنجوں نین بر سے کڈے ہجر پر سے، سدا دل تر سے وچ سینیاں دے
انج انج کنبدے مارے دردِ غم دے، دُکھ روز جمدے دیوانیاں دے
قادر یار ررواں اشکوں مونہہ تہوواں، سکدے کدوں ہواں حیف جینیاں دے

ص، صبر نہیں آوند اسڑ دے دلاں تائیں۔ دیکھو عمر گزری اساں روندیاں نوں
تینوں رحم نانہہ کدے خیال ذرا، مدت گزر گئی اے ہنجواں چوندیاں نوں
کدے کچھیا نانہہ آکے حال میرا، کئی سال گزرے دُرے در پندیاں نوں
قادر بخش نانہہ معاف تقصیر ہوندی، چھو لی اڈ دربار کھلوندیاں نوں

ص، صادق اج توڑی نانہہ کوئی ملیا، جہڑا ملیا او سالا جذاب ملیا
اچھی دل دی صحبت نانہہ کوئی دیکھی، جہڑا ملیا او دل دا خراب ملیا
نانہہ کسے نے دتا آرام دل نوں، اُلٹا دل نوں سو سوز عذاب ملیا
قادر بخش نانہہ کسے ٹھنڈی جان کیتی ہر کوئے دل دا کرن گُباب ملیا

ص، صاحباً بے انصاف ہو یوں، باغاں وچ سنتوں چادر تان ہوائے
لئی خبر نانہہ اساں مستانیاں دی، غماں جال دتے استخوان ہوائے
تیری پریت نہیں، در بدر کیتا، بدنام ہان وچ جہان ہوائے
عزتاں والیاں شرم حیا غیرت، قادیاں تے ہجر تاوان ہوائے

ص صاف نہ دینیں جواب جلدی اساں تاہنگ چروکنی رکھی ہوئی ہے
بالن بالیا درد فراق والا، اندر اگ وچھوڑے دی رکھی ہوئی ہے
سیک انتظاری ہوش مت ماری، کوئی گل نہ جانیاں دسی ہوئی ہے
قادر بخش جدائی دے پند لبے، جان وچ عذاب دے پھی ہوئی ہے

ظ، ظاہر تے ملن محال اج کل، کدے ہو یا دیدار خواب وچ نانہ
جیسا نشہ دیدار دا دل وچ ہوندا، ایسا ہووندا شراب وچ نانہ
جیسی لذت آوے گلاں مٹھیاں دی، ایسی لذت قرار کباب نانہ
قادر یار دیدار وچ لطف جتنا، اتنا آوندا دوروں نقاب وچ نانہ

ظ۔ ظالماں تیری جدائی ظالم، ڈانکاں خوب اساڈیاں کڈیاں او
تیری خو مندی نے کوہ سٹیا، خوشیاں سنے کچھڑے وڈیاں او
چم ماس میرا رگاں خون سڑدا، وچوں ساڈیاں پھوکیاں ہڈیاں او
قادر یار امید تروڑ بیٹھوں، ملاقات محبتاں چھڈیاں او

ظ، ظاہر دوستو، یاد رکھو!!! دہساں اپنا پتا نشان ہوائے
سوہنی پونچھ ہے وطن عزیز میرا، شالا سکھ دہسے شادمان ہوائے
قلعے پاس مسکین غریب رہندا، خاکسار دا خاص مکان ہوائے
قادر بخش تے کدے خیال رکھو، گنہگار ہے وچ جہان ہوائے

ع، عشق دے محکمے گئی میں ساں، کیتے دعوے سنے اپیل کوئی نانہ
سارے ملک پنجاب دے لوڑ رہی ہاں، پہرے حامی بنے وکیل کوئی نانہ
سارے دفتر انگریزاں دے لوڑ رہی ہاں، اس عشق دا تھانہ تحصیل کوئی نانہ
قادر یار دل نوں آکھیے چھڈ دعوے، اتھے کوئی سبیل تعمیل کوئی نانہ

ع، عزتاں یا بیاں کمینیاں نے خاندان جھڑے دفن دفن گور ہو گئے
جھڑے لٹڈ زمانے دے چور ہے سن، او شاہد ہو راج چور ہو گئے
زور آوراں دے زور ہن گھٹ گئے نے، کمزور جھڑے پسین شاہزور ہو گئے
قادر بخش ہن چھڈ محبتاں نوں، بدل گئے زمانے رنگ ہو گئے

ع، عشق دے ہوندے دریا ڈوبنگے، پیندا سوتارو چڑھدا پار کوئی کوئی
پیسے والیاں نوں سودا نت ملدا، بنا پیسیاں دیندا اُدھار کوئی کوئی
یاری لاندیاں ہر اک لا لیندا یاری، چاہڑدا توڑ قرار کوئی کوئی
قادر یار زمانے دے لوک چھوٹے، بے وفا بہتے وفادار کوئی کوئی

ع، عشق وچوں زاہدا کی لینا؟ ڈھونڈ کھاں جا اپنا ایمان کدھرے
عشق ہے ورثہ انہاں کافراں دا، توں ہو جا کے مسلمان کدھرے
عشق بت پرستیاں ہے دہسدا، پڑھ نماز توں کھول قرآن کدھرے
قادر بخش مندر عاشق سنگھ پوجن، جا مسجد وچ دے اذان کدھرے

ع، عیب میرے تک کریں نفرت، نسین دور توں استغفار پڑھ پڑھ
اک ساڑ گئے طعنے حاسداں دے، دو بے برہیوں تھیں ہو یا انگار سڑ سڑ
واویلا بن کے نعرے آہ نکلن جاندا، فلک تک دل دا غبار چڑھ چڑھ
قادر یار توں وی سروں سٹ گئوں، سینے لامینوں اکوار پھڑ پھڑ

ع، عشق دی ندی اے بہوں ڈہنگی، نانہ مین ترسکاں ناہیں ترن ہوندا
سجن وسدے دور دراڈڑے جی، نانہ میں مل سکا ناہین جرن ہوندا
پیا سر جنجال ہن بہت اللہ نانہ میں کرسکاں نانہ ای کرن ہوندا
قادر بخش یار وچھوڑے دا پیا دھندا نانہ میں جی سکاں نانہ ای مرن ہوندا

غ، غم چھک چھک لائی ہجر ٹک ٹک آئی، جان نک نک انتظار اُسدے
جگر جسم پک پک رہیا پیڑ ڈک ڈک، مکھی سوز بگ بگ ہاں بیمار اُسدے
دُبا خوب لک لک بیٹھا دُور جھک جھک، طعنے ملن ٹھک ٹھک بے شمار اُسدے
قادر بخش تک تک نین گئے تھک تھک، کیتا بہت بگ بگ رو بکار اُسدے

ف فقر بن کے دلوں مکر رکھ دے، واہنگ بگلیاں اپنا نام رکھیا
متھے پا محراب تے پھیر تیج، وچوں کفر باہروں اسلام رکھیا
بغل وچ کتاب ٹھباب سارا، جھوٹ آکھنا ورد مدام رکھیا
قادر بخش اوکد مراد پاسن، طرز عاشقاں تے صدق خام رکھیا

ف فلک کر کر گشت گھس گیا، کئی چن گزرے کئی چکور گذرے
زمیں گھس گئی حرکت فلک تک تک، کئی چمن گزرے کئی چکور گذرے
دولت ختم ناہیں ہوندى اج توڑیں، کئی شاہ گذرے کوئی چور گذرے
قادر بخش دنیا کئی رنگ گزری، کئی ہیرے گذرے کئی بلور گذرے

ف فضل کریں رہا عاجزاں تے، خیریں موڑ کھاں وطن سپاہیاں نوں
دلبر بھیج کھاں رہا فرزند پیارے، بچے میل کھاں بڑھیاں مایاں نوں
سارے میل عاشق معشوق رہا، فضلوں دور کر انہاں جدائیاں نوں
قادر یار جی میل کھا یار وطنی، نالے میل کھاں بچھڑیاں بھائیاں نوں

ف فند خونی عشق والا سنگل سحر نہ جادو ثبوت ہوندا
نہ ایہہ جن پریاں حور ملک غلام نہ ایہہ ڈین مسان تے بھوت ہوندا
نہ میں اس جلاہ دی شکل ویکھی، لامکان ایہہ شاہد لاہوت ہوندا
قادر بخش ایہہ ٹھنڈیاں نت ساڑے، رنگ بدل کے انگ بھوت ہوندا

ف، فاحش پھرنا ختم اساں اُتے، ختم ٹساں اُتے روپوش رہنا
بگنا عمر ساری ختم اساں اُتے، ختم ٹساں اُتے خاموش رہنا
اسیں ویتج دے ہجر نانہہ کوئی لیندا، تیرا کم نت وصل فروش رہنا
قادر بخش نانہہ خبر مشتاق لیتی، میری سُرَت نانہہ ایڈ بیہوش رہنا

ف، فلک دے مونہہ اُتے خال گیند سارے، دیکھ لو بیت المعمور دہسدا
چہرہ ہفت اقلیم میدان سارا، وچ خال اُچا کوہ طور دہسدا
موسیٰ چشم نوں جلوہ دیدار خاطر، مونہہ طور وچ چکدار نور دہسدا
قادر بخش تک تک گھٹ گئی لو، اکھیاں قطرہ شبنم نوری دور دہسدا

ف، فلک دے مونہہ اُتے رُخسار چمکن، کتھوں نکل پئے بدر منیر دودو
کنیں بالیاں پان وارنٹ ہتھیں، گل وچ پاوند زلف زنجیر دودو
ارو کسے کمان ایران دلبر، نین ہند وچ مار دے تیر دودو
قادر یار سڑا جدوں نال ٹیکاں، پھٹ ماردا اُسدا سریر دو دو

ف، فرحت ہوندى جائے دل تائیں، سوہنا پار آندا جائے کول جیوں جیوں
سڑ دے دل تائیں سو سو ٹھنڈ پائے، سوہنے مونہہ تھیں کردا محول جیوں جیوں
غم سندے دور ہزار کوہ تھی، لگا دکھاں دا پھولنے پھول جیوں جیوں
قادر بخش جدائی منہ کج ندی، چھاتی نال لاندہ جائے ڈھول جیوں جیوں

ف فکر اندیشہ اٹساں گچھ ناہیں، گزری ہے جو جو میرے نال جتنی
تن من ساڑیا تیری جدائی میرا، تینوں سُرَت ناہیں میرے بال جتنی
پلک پلک گزرے مثل مہینیاں دے، گھڑی گھڑی گزرے سو سو سال جتنی
قادر یار اسیں ٹسیں کد ملساں، وتھ پے گئی گگن پاتال جتنی

ف، فرض سُنَت جس قضا کیجے، کی فائدہ انوں نفل دوگانیاں تھیں
جس نوں گھروں دھتکاراے اپنے لئی، کی نفع اُس نوں بیگانیاں تھیں
جسنوں لکھے تقدیر دے وچ ٹھیلے، کی دریغ اس نوں زمانیاں تھیں
قادر بخش جسدی قسمت بھکھ، منگی نانہہ دمڑی ملے خزانیاں تھیں

ف، فجر تے شام دوپہر ویلے، تیری گلی توں اساں وی لنگھنا اے
تیری گلی دے لوک ہیں بہت چنگے، اسین لنگھتے توں مول نانہہ سنگا اے
تسین بیٹھے ہو وچ باریان دے، اسین نال بہانیاں کھنگناں اے
قادر یار کہے دے دیدار سجنّاں، اسین ہو رُجّ وی نہیں منگناں اے

ف، فوج محبت درد نہیں مٹدی، اے میدان دل دا ہو یا تنگ دیکھو
وفا سپہ سلار ہے وچ لشکر، کردے نال وعدے نت جنگ دیکھو
شوق لکھاں رسالے لے کرے حملے، تاہنگ توپ خانہ رکھیا سنگ دیکھو
قادر بخش وچھوڑا نانہہ فوج ہووے، لشکر وصل سارا رہیا دھنگ دیکھو

ف فضل کریں ربا عاجزان تے، موڑ کھاں وطن سپاہیاں نوں
دلبر بھیج کھا ربا دلبر پیارے، بچے میل کھاں بڑھیاں ماہیاں نوں
سارے میل عاشق عاشق ربا، فضلوں دور کر انہاں جدائیاں نوں
قادر یار جی میل کھاں یار وطنی، نالے میل کھاں بچھوے بھائیاں نوں

ف فرحت ہوندی جائے دل تائیں، سوہنا یار آندا جائے کول جیوں جیوں
سڑ دے دل تائیں سو سو ٹھنڈ پائے، سوہنے منہ تھیں کردا محول جیوں جیوں
غم نسدے دور ہزار کوہ تھیں، لگدا دکھاں دے پھولنے پھول جیوں جیوں
قادر بخش جدائی منہ کج نسدی، چھاتی نال جاندا جائے ڈھول جیوں جیوں

ق

ق قادر بخش قادر بخش تائیں، قادر بخش کولوں خستہ حال کہڑا
قادر بخش باجوں، قادر بخش اینویں، قادر بخش تھیں کنگال کہڑا
قادر بخش عالم قادر بخش اگو، قادر بخش دے اندر زوال کہڑا
قادر بخش دائم قادر بخش منگدا، قادر بخش تھیں سکھنا رومال کہڑا

ق، قدم تیرے تے دستار میری، سرتے تیرا نعلین سوہنے
میرے چھاتی اُتے تیرے قدم سوہنے، جیویں عرب وچ کعبہ کونین سوہنے
خاکپا تیری اکسیر سُرْمہ لگے، ایہو سُرْمہ میرے نین سوہنے
قادر یار میں سائل مسؤل تساں، سدا تذکرہ فی مابین سوہنے

ق، قدم دکھیا جتھے مین رکھدا، پیرا پٹھوں ایہہ سکھیا زمین نسدی
نسداس، ر میرے اُتوں فلک پاروں، دُکھ تک کے خلق عالمین نسدی
نسدے دوست پھر دشمنان کی آکھاں، قرآن، آدم، اخلاص یلین نسدی
قادر بخش وحشی تک عقل نسا، تیری کھیاں تھیں صورت حسین نسدی

ق، قلب روشن اسم ذات کردا تیل باج نانہہ ہوندا چراغ روشن
روشن نام ہوندا نیک عاداتاں تھیں، پھل پھل تھیں ہوندا باغ روشن
دیں سورج اتے راتیں چن روشن، عقل علم کرے جیویں دماغ روشن
قادر بخش تصور تھیں چشم روشن، ہوندا ہجر وچ دل دا داغ روشن

ک

ک، کیوں دانہ دیدار نہیں پاندے، بھکھیاں مرن لگیاں ابائیل اکھیاں
تڑف تڑف دوالڑے پٹ سٹے، ترس ترس کے ہو یاں ذلیل اکھیاں
شوق اڈن دا پر باہر کڈے، ایہہ بند نین وچ قنديل اکھیاں
قادر یار افسوس نانہہ بول سکے، بربر تکدیاں طرف خلیل اکھیاں

ک کدھرے اسیں پھل جھلدے، کدھرے جھلدے دھوپ دیاں گولیاں نوں
کدھرے کھانمتاں سرچدے نہ، کدھرے سرچدے کھائی کے چھولیاں نوں
کدھرے عزتاں ملن تے نہ دیکھدے، کدھرے جھلدے سرتے پولیاں نوں
کدھرے قادر بخش الفت ملے رتی، کدھرے ہتھ پانواں جا کے تولیاں نوں

ک، کیوں تساں پہلے پریت لائی، جیکر دلبرا کچھ تروڑنی سی
تساں آپ محبت گنوا اپنی، دلوں کیوں یاد کڈ چھوڑنی سی؟
ڈور وعدہ وفا دو ٹک کر کے، کدھرے گڈنی تے کدھرے جوڑنی سی
قادر یار نارنگی عمر رکھی، سزا دے خفگی دلوں چھوڑنی سی

ک، کرو اتنا کم اسیں دینہ دے، جیکر گرمیش، چکار توں ہیں
اسیں چنگ جنا کم کرسکدے، جیکر دلبرا پھر کدی تار توں ہیں
مینوں ست برگے واہنلوں دیکھ اجکل، جیکر دلبرا چمن گلزار توں ہیں
قادر بخش نوں پونچھ دی گلی سمجھو، جیکر دلبرا دلی بازار توں ہیں

ک، کڈ بھیجاں انہاں روندیاں نوں، دونویں سبناں دے روبکار اکھیاں
جتھے لگیاں انہان دے کول ہسن، پانویں رون اُتھے زار و زار اکھیاں
دھسن کھول کے سوز ارمان اپنے، کرن سب اپنا اظہار اکھیاں
قادر بخش کیوں پچھی بن اڈن، پیٹھن وچ چھو لی سوہنے یار اکھیاں

ک، کسٹم، پولیس، جنگلات، چوکی، پونچھ کھادی لٹ پٹواریاں نے
نمبردار وی رل مل کھاون وڈیاں، خلقت تنگ کیتی چوکیداریاں نے
سنگی لائی اے خوب دوکان داراں، رس چوس لئی شاہ بیوپاریاں نے
قادر یار ہو یا پونچھ داجین اوکھا، مارے گہیر شکار شکاریاں نے

ک، کشتیاں دو تے چڑھاں کس اُتے، کھوڑے دو تے ہاں سوار اک میں
سبیاں دو تے سوواں کھڑی اُتے، جسم دو تے تڑفاں بیمار اک میں
لذتاں دو تے مونہہ وچ زبان اکیو، میاناں دو تے ہاں تلوار اک میں
چھلاتیر جدائی دے اج توڑی، دکھ سکھ دو تے قادر یار اک میں

ک، لکڑاں دے خُلق کرے دُنیا، اساڈے من وچ خُلق کبوتر اں دے
گٹ گٹ کر مٹ شراب پیٹے، کاهنوں مونہہ لائے بھانڈے موتر اں دے
ہو یا اسان تے عشق قانون حاوی، بدھے ہوئے اسیں کپے سوتر اں دے
قادر بخش پریت خول نہ پریت لانی، توڑ چاہڑنی کم سو پتر اں دے

ک، کس طرح کیسو دلیل ہووے، اک دل اتے پئے دھیان دودو
دل دے تھال امید وچ نعت تھوڑی، میری دعوت اک کھاندے مہمان دودو
اک مونہہ تے اس وچ زبان اگو، اینویں بکدی دیندی بیان بیان دودو
قادر بخش اک جسم وچ جان اگو، اک عذاب تے نکلن فغان دودو

ک، کاگ، ہجر پھسیا پھاہی میری، اسیں کہیا وصل شہباز پھس سی
پھسے پھنڈی غوغا شور دام میرے، اسان کہیا پردہ، بھیت، راز پھس سی
پھسیا درد محبت اتے عشق پھندے، اسان کہیا وضو زکات نماز پھس سی
پھسیا قادر بخش دل حقیقت اندر، اسان کہیا کدھرے وچ مجاز پھس سی

ک، کوک فریاد انا نہ سنے میری، مٹھی نیند شاید اجکل یار سو گئے
نعرہ آہ نکلے عرشوں سور اچا، شاید خبر ناہیں خبردار سو گئے
کر کر واویلا تھر تھر زمین کنہی، شاید ہو بیدار کدھرے سو گئے
قادر یار نا نہ کہے تے دوس دھرنے، شاید اوکدھرے مونہہ دے پہار سو گئے

ک، کتنے وڈے حکیم تھیں، تھیں ہوندیاں اسیں بیمار کتنے
مرضاں ساریاں دے نئے جانندے ہو، تھیں ہوندیاں اسیں لاچار کتنے
کتنے آئے مریض اس شفا خانے، تھیں ہوندیاں ساہنوں آزار کتنے
ٹھیک ہو کے گئے گھر اپنے نوں، قادر بخش جینے انتظار کتنے

ک، کس طرح صبر تے چین آوے، لذت گئے پریم تھیں کچھ جہڑے
لین دین درشن دے راتیں، بیڑن رکھدے سامنے اکھ جہڑے
نت منہ جاناں نشان کیتا، بیٹھے نظر دیدار تے رکھ جہڑے
قادر یار دوار تھیں ہلدے نہ، صبح شام بدل گئے اکھ جہڑے

گ، گالیاں کڈیاں مڈھ مینوں، زندہ رہیا جے بدلے موڑساں میں
جنہاں نیناں داتوں ایں گمان کردی، انہاں نیناں دا خون نچوڑساں میں
جیکر ملیں کدھرے اجاڑ اندرتوں، باہوں پکڑ کے خوب مروڑساں میں
قادر یار سینے دے نال لاساں، داغ لائیاں کدھے نانہہ چھوڑساں میں

گ، گلاں سوہنیاں دے تسیں گلشن، تسیں گل تے اسیں وی بھور ہاں جی
تسیں حسن دے خوب خزانچی او، اسیں اسے خزانے دے چور ہاں جی
تسیں چن واہنکوں بہا الدین دور سو، اسیں سہکدے واہنگ چکور ہاں جی
قادر بخش جسم پانویں وچ ایتی، دلوں وسدے خاص دھنور ہاں جی

ک کفر اسلام سے کیا ہم کو، ہم دونوں سے مستثنیٰ رہتے
مسجد مندر میں کبھی نہ یار دیکھا، رخ یار پہ ہم قبلہ نما رہتے
پوجا کروں کیا کیسی نماز ہوتی، جلوے یار پہ ہم فدا رہتے
قادر بخش نہ دھرم ایمان چاہیے، بُت صنم کے ہم بتلا رہتے

ل، لائق ناہیں اسیں جتناں دے، جنت اساں دے لائق ضرور ہوسی
اسیں کد قابل انہاں دوزخاں دے، دوزخ اساں تھیں شاید مجبور ہوسی
نہ ہی خوف محشر پُلصراط قبراں جتھے ہُولا گرم تندور ہوسی
قادر یار اسانوں مولا رکھ اُتھے، جتھے یار دا نور ظہور ہوسی

ل، لارے لاوے دی نہیں سی لوڑ مینوں، اے پر لگیاں دل مون اکھیاں
پہلے چُپ چوہترے ہوئے سودے، کیوں لگیاں نی بھرن ہون اکھیاں
ویلے ہسنے دے جلدی ہس جاوے، ویلے رونے دے جلدی رون اکھیاں
قادر یار نانہہ آوندیاں باز اتھوں، جتھے مورچہ بن کھلون اکھیاں

ل، لقمے، خشک غم کھا رج کے، نین پی پی صبر دے جام رجدے
کھا کھا دل دے کباب جدائی رج گئی، نہیں لوک دیندیاں الزام رجدے
سرد مغز کھا کھا طعنے رج بیٹھے، بک بک حاسد سوہرے نہینہ دُشنام رجدے
قادر بخش معشوقوں نانہہ رجن عاشق، خاصاں طلب دن دن ٹھیکے عام رجدے

ل، لائیریاں داخریداہر کوئی، گھروں بیچ دیندے نے زوریں پھرڑیاں نوں
سیاہ وال جوانی نوں سب چاہندے، کوئی نکدا نانہہ کٹ برڑیاں نوں
چنگے لگدے سوہنے خلیق ہر نوں، چا ہندا کون طبیعتاں کرڑیاں نوں
قادر بخش محبتاں ہون تھندیاں، کوئی کچھے نانہہ خشک تے کھرڑیاں نوں

ل، لوک بے درد بھار عشق والا نانہہ ایہہ آپ چاندے نانہہ ایہہ چان دیندے
گل وچ ہنجواں دے ہار دُرُٹھے، ناں ایہہ آپ پاندے نانہہ ایہہ پان دیندے
صبر غم دو تھل ایہہ نعمتاں دے، نانہہ ایہہ آپ کھاندے نانہہ اے کھان دیندے
قادر بخش پوشاک ملامتاں دی، نانہہ ایہہ آپ لاندے نانہہ ایہہ لان دیندے

ل، لگن باہجوں ناہیں درد چھڑدا، درد دل دا آب حیات ہووے
مُردے دل نوں زندیاں درد کردا، روشن دل چھاتی ظلمات ہووے
درد ستیاں رگاں جگاوند اے، درد باج نانہہ درد نوں مات ہووے
قادر بخش تن من درد موم کردا، درد یاد محبوب دن رات ہووے

ل، لُچا بدمعاش ایہہ خال ٹھیکا، ڈاکے کرن ایہہ وچ اجاڑ بیٹھا
ایہہ ٹھگ بنارس باہر شہروں، مُرغا اُلّو دا پٹھا کوئی تاڑ بیٹھا
دیوالا کڈ کوئی ٹُریا وچ گوندل، ایہہ کوئی یار اندر جُہگی چاڑ بیٹھا
قادر بخش مرہٹہ کوئی غدر وچوں، دلی چھڈ کے چھپ وچ پہاڑ بیٹھا

ل، لشکر کفار ہجر قتل ہووے، آوے وصل ہو شاہسوار دُلّ دل
ابراہیم دل غماں دی چکھا چڑھیا، پانی چُنج بھرو، پائے خوش نار بلبل
یوسف مصر دل کھوہ یعقوب کنعان، ندی چشم دی ہنجوں پھوہار ڈل ڈل
قادر بخش دل شیر اُتے چھاتی پنجر، بکرا صبر مارے ٹکراں کھل کھل

ل، لکھ لے دل حسن ہوراں، حضرت عشق نے لکھاں برباد کیے
لکھاں ہوئے وحشی وسدے اجڑ گئے، کہڑے عشق نے جھگے آباد کیے
لکھاں رُل موئے یار یار کردے، لکھاں سر حوالے جلاّد کیے
قادر بخش کئی عاشق ویران ہوئے، دساں کی جو عشق فساد کیے

ل، لائی کے کانیاں جانیاں او، آیوں پھر نانہہ کرن علاج دل دا
چڑھیا ہجر دا کوئی غنیم ایسا، جس نے لٹ کھڑیا میرا راج دل دا
پئے وخت کم بخت نوں سخت آ کے، جس نے الٹیا تخت تے تاج دل دا
قادر بخش شالا ایسے حال اندر، ہوئے کدے نانہہ کوئے محتاج دل دا

ل، لعل دل دا وچوں کڈھ کھڑیا، چھڈ کے سینے دا کوہ بدخشان سکھنا
سورج چن تارے صبر چین سارے، کر کے سینے دا گیوں آسمان سکھنا
یٰسین منزل آرام خوشیاں کھڑیاں، چھڈ سینے دا قرآن سکھنا
قادر یار روح دید وصال کھڑیا، دھر کے جسم میرا باہجوں جان سکھنا

ن

ل، لکڑ مشعل واہنگ اسیں سڑدے، حاسد سڑن گے بے نور بن بن
موسیٰ نبی واہنگ اسیں جلوے لے لیا، حاسد سڑن گے اکدن ٹمہ طور بن بن
قائم قائم حشر تک اسیں رہساں، حاسد ہون گے غرق مغرور بن بن
قادر یار وضو کر کے ہنجواں دا، نماز عشق پڑھساں سرور بن بن

ل لائی کے کانیاں جانیاں او آیوں فر نہ کرن علاج دل دا
چڑھیا ہجر دا کوئی غنیم ایسا، جس نے لٹ کھڑیا میرا راج دل دا
پئے وخت کج بخت نوں سخت آ کے، جدوں الٹیا تخت تے تاج دل دا
قادر بخش شالا ایسے حال اندر، ہووے کدے نہ کوئے محتاج دل دا

ن، نین دُب گئے جلوے ناز اندر، نالے نظر وچ دید جمال دُب گئی
دُبّا دل تصویر دے بحر اندر، وچ تصوّراں کشتی خیال دُب گئی
عقل دُب گیا اُس دی شناس اندر، اج یقین وچ یاردی چال دُب گئی
قادر بخش محبت وچ جان دُب گئی، شوق خوب دلبر وچ خال دُب گئی

ن، نہ لائٹ پلے، آن کائٹ بپتے، وے رائٹ کہڑا دسوں بھلیاں میں
ویکھ کے بسٹ تینوں عرصہ رسٹ کیتا، فارگٹ نانہہ ہی رو رو چلیاں میں
نانہہ ہی سلیپ تے اکھیاں ویپ جاری، سینہ فٹش وانگوں ہو یا جلیاں میں
مخفی لطف تے ظاہری کہو قادر، بائی گاڈ پیو پل اینویں، گلیاں میں

ن نشہ رہندا تن من عمر ساری، کردے دید محبوب دی پل جہڑے
خونی نین دو تیز کٹار کونڈے دوروں جان کلچرا سل جہڑے
اُس دے حسن دی چرچا جہان سارے، کردے نی کروڑ تھیں گل جہڑے
قادر یار کولون چھاندا لے اٹھدے، دھار جوگ بندے بوہا مل جہڑے

م، معاف تقصیر ہُن کرو، جہڑی سجنّاں میری خطائی ہوئی ہے
بھلہن ہار جیکر بھُل گیا کدھرے، بخش دیو قصور تباہی ہوئی ہے
سدا نوکراں تے خفا کیوں رہندے، کرو نیکی جے میں تھی بُرائی ہوئی ہے
قادر بخش خفگی کریں نال مردے، نانہہ ستا ایہہ جند ستائی ہوئی ہے

م، مہنیاں دے وٹے نانہہ مارو، درداں بھری ہوئی لوکو چائی آن میں
کاہنوں چھیڑ دے اوہور دکھیاں نوں، یاد کرو گے جیکر پائی آں میں
طعنے مار دے بھونکدے لوک کتے، دلوں ڈولی آں نانہہ سخت بائی آں میں
قادر یار نانہہ اک دے لوک پھیرے، طعنے گھاہ تے تیز درائی آں میں

م، موت نوں کوئے ہور موت پئی، یا تے موت میرا چیتا بسار بیٹھی
یا تے موت کدھرے بیمار ہوئی، یا تے تیز رفتار تھیں ہار بیٹھی
یا تے موت گئی کدھرے جان کڈھن، یا تے کسے ہور نوں دے اختیار بیٹھی
قادر یار یا تے موت نوں پئی پیڑ کدھرے، یا تے زندیاں اسان نوں مار بیٹھی

م، مست خمار وچ نین کیوں جے، مستی والڑی اندر تصویر رچ گئی
بھریاں ہوئیاں مُشتاقیاں تہ ہوندا، جدوں یاد دلبر وچ ضمیر رس گئی
اُس دا ذکرے مٹھا مونہہ ہوئے، عجب مونہہ وچ تقریر رس گئی
قادر یار دے نام وچ جیھہ چڑی، تائیں جیھہ دے وچ تاثیر رچ گئی

م، مہر محبتاں ودھیاں نانہہ جیکر، مونہہ تے رکھدی نقاب توں نانہہ
ایڈا درد فراق نانہہ زور کردا، دوروں چھپ کے دیندی توں عذاب نانہہ
انتظاری اشتیاق نانہہ جوش دہندے، وعدے لارے دے کردی خراب توں نانہہ
قادر یار تینوں کدوں یاد رکھدا، جے کر دیندی نت تلخ جواب توں نانہہ

م، میرے دشمن ہسدے ٹھنڈ پیندی، روون آدنا سجن دی قبر تک تک
ظلم ظالماں دا تک دل لرزے، آوے ترس مظلوم دا صبر تک تک
دینا سر شہید دا خوش ہوکے، سکدی رت جلا د تاہر تک تک
قادر بخش عاشق کردے جان صدقہ، فدا ہوون معشوق دا جبر تک تک

م، مسجد دل میرا اُجاڑ تک کے، وچ کس طرح غم کفار وڑیا
اندر پاکدامن زاہد خوشی بیٹھی، کرن بے ستری ایہہ اندروار وڑیا
اس نوں شرم حیا نانہہ ککھ آیا، کافر گل وچ پا زُتار وڑیا
قادر بخش ورثہ مسجد مومنّاں دا، اتے کیوں ناپاک مُردار وڑیا

م، میخوری چٹنی کباب کھانے نہینہ اجیں عادت نغے سرود جاندی
رہناں مست الست مخمور ہردم، شراب بانج نانہہ مستی وجود جاندی
بُت پرست تصور وچ ہو یا آخر، چشماں وچوں نانہہ صورت حدود جاندی
قادر یار تینوں سمجھاں بیت اللہ، نہیں عادت سجدو معبود جاندی

م، مسجد نمازاں تسیں چھوڑا جکل، اجیں پوجو جا ٹھاکر دواریاں نوں
بزم بزرگاں دعوتان کھادیاں نہ اجیں، کھاؤ چھپ گری چھوہاریاں نوں
دنین سورج دی روشنی کدوں دیکھی، تکو چھڑے بن کے تاریاں نوں
قادر بخش ساون مہیناں کانگ دیکھی، نسین چھڑیاں ویکھ فوریاں نوں

م، مہر محبتاں پا پہلے اجکل، محرمّاں تھیں کمر ستر کیوں ہیں
دل مع دلیلاں دے لُٹ میرا، نالے چور یارا نالے چتر کیوں ہیں
ظاہر طبع دہسدی ملنسار تیری، وچ خو تیری کھنڈا کتر کیوں ہیں
قادر یار تینوں بیڑی پان سمجھاں، توں ہو یا دریک دا پتر کیوں ہیں

م، مشکل ایڈی بڑی گل ناہیں، پل جھل دہس کھاں دید جمال تھوڑا
ایویں بات معمولی کوئی چج ناہیں، نانہہ تکلیف اتی کرو وصال تھوڑا
ایہہ بھی چنگا نہینہ کاگ اڈا تک کھاں، جیکر بہت ناہیں رکھ خیال تھوڑا
پٹیا پھاڑ وچوں نکل پینا چوہا، قادر یار اے محبت دا مال تھوڑا

م، مغز اندر اتنے پھرن طعنے، حضرت آدم دی جتنی اولاد پھردی
دل پھیر دی ایسی جدائی تیری، جیویں لکڑی اُتے خراہ پھردی
ڈھونڈن غم مینوں پھرن گلی کوچے، جیویں شکار اتے نظر صیاد پھردی
قادر بخش پھردی تہمت مگر تیرے، جیویں جنگ وچ تیغ فولاد پھردی

مونہر دے مٹھے تے دلوں کوڑے، باہروں کھرے تے کھوٹے چندال اندروں
مونہہ تھیں ہس بولن، دلوں خفا کینے، باہروں پیار تے رکھ دے ملال اندروں
مونہہ تھیں جی کہندے دلوں دین گالی، باہروں سجن تے دشمن کمال اندروں
قادر بخش ایسے مہربان اج دے، باہروں مومن تے وڈے دجال اندروں

م، مذہب ایمان دا دہس ملّاں، اُس دی ذات دامینوں امتحان دہس کھاں
اُس دی کی خوارک لباس کیسا، ظاہر شکل، وجود تے جان دہس کھاں
جمیاں توں اگے یا ایمان تیرا، کتھوں آیا اے تھیں مکان دہس کھاں
قادر بخش کی رنگ تے خوصلت، داخل خارج دا جلد نشان دہس کھاں

م، مرجاناں پھر کے مان کرنا، نانہہ کر سوہنے ایڈ دلیریاں او
تیرے چکھے انگ ساک چھوڑے، کیڑی گل چکھے اکھیں پھیریاں او
اول قول کرنا چکھے دغا دینا، گلاں یاد رہسن سبھے تیریاں او
قادر یار جانی نال پہاگ سارے، زندہ رہیا تے رتاں بہتیریاں او

ن

م، موڑ پیغام لے جا، قاصد چٹھی سجنّاں دی اجکل آئی ہوئی اے
تیری چٹھی پیاریا درد والی، اساں پڑھ کے چیمھ کسائی ہوئی اے
اک ماریا درد فراق تیرے، دوجے چندڑی بہت گھبرائی ہوئی اے
قادر یاد پیاریا م، ل جلدی، پونچھ وطن تھیں سخت جدائی ہوئی اے

م، مسجد دل خوشی جماعت کیتی، غم آوند اگے امام بن بن
سینہ شفا خانہ دل بیمار اندر، آوے ہجر تیرا سرسام بن بن
دل یوسف اتے چھاتی کنعان میری، درد مصر تھیں آوے پیغام بن بن
قادر بخش سینہ لیلی، دل مجنوں، آوے تاتنگ کوہ قاف گمنام بن بن

ن نمک مرچاں تڑکا اساں وچ نانہہ، تسیں گرم مسالڑے دار رتاں
اساں میل نچیلوے بھیس رکھے، تسین پہنے کئی ہار سنگھار رتاں
اساں دھاریاں جوگ بھبھوت مل لئی، ٹساں سرمہ ستھا سرخی نار رتاں
قادر بخش اک تھیں دل رنج گیا، تسیں رکھ دے نت سو سو رتاں

ن، ناردا قدر خلیل جانے، قدر پیر دا پچھو مُرید کولوں
قدر غرق ہونا فرعون دہسے، قدر ظلم دا پچھو یزید کولوں
قدر کربلا آپ امام جانن، قدر خنجر پچھو شہید کولوں
قادر بخش جدائی یعقوب جانے، قدر زُہد پچھو فرید کولوں

ن، ندی عشق ڈونگی گھسن گھیر مارے، نانہہ مین دُب سکاں ناہیں تَرن ہوندا
وطن دور پیاریاں سجنّاں دا، ناں میں پچ سکاں ناہیں جرن ہوندا
سہسک جدائیاں دے بہت داہدے، نانہہ میں چہل سکاں ناہیں مرن ہوندا
قادر یاریرانے دا دھندا بہت اوکھا، نانہہ میں چھوڑ سکاں ناہیں کرن ہوندا

ن، نفع نہ دُنی ☆ دی دوستی تھیں، عقل کس کے دین ایمان کھڑدی
گھر، در، دولت، عزت، مال شاہی، نام رب دا ایہہ شیطان کھڑدی
نور اکھیاں دا لذت حبیبھ والی، جسم دے وچوں ایہہ کڈ جان کھڑدی
قادر بخش ایہہ فیرونی ناراض رہندی، ہر بشر دے دوائے جہان کھڑدی

ن، نغہ پریم دا جدوں بیتا، مست اسیں تدوکرے ہوئے ہوئے آں
پاکے پریت کی ڈراں ملامتاں تھیں، سیجاں درد فراق پروئے ہوئے آں
سارا جگ ملامتاں کرن والا، سچ طغیاں دی اُتے سوئے ہوئے آں
قادر یار جی ناہیں تریاق ملدا، زہر بھر کھا کھا اسیں موئے ہوئے آں

ن، نغہ جوانی تے رت دونویں، کچر تیک رکھاں انہاں ہستیاں نوں
دیچاں کتھے بڑھاپے نوں جا مہنگا، دیندا کون جوانیاں سستیاں نوں
جوبن حسن جوانی تے رت دونویں، کچر قائم رکھاں اپنی مستیاں نوں
قادر بخش قائم دائم رب رہی، اسیں چھوڑ جاناں انہاں بستیاں نوں

ن، نام والی نون نکدی نانہہ، نکلے نون ناہیں نازنین اندروں
دال دنیاں والی دلوں نکدی نانہہ، نانہہ نکدی دال ایہہ دین اندروں
ی یاد والی وچوں نکدی نانہہ، نانہہ نکدی ی یقین اندروں
قادر بخش نانہہ الف امید نکلے، نانہہ نکدی الف آمین اندروں

ن، نس گئی خوشی چین دل تھیں، راحت صبر آئے عیش آرام نسدا
شکل جوبن جوانی تے حسن طاقت، جلوہ روپ نالے نیک نام نسدا
بزم ساقی صراحی شراب چہرہ لباب، اہل لاندے ہتھوں اجم نسدا
قادر بخش ایہہ نسدے قدیم اگے، ایہہ اندروں نواں دلا آرام نسدا

ن، نزہہ دماغ نوں خوب رڑکے، آئے چھاتی نوں اندروں کھنگ ظالم
حب سہالیدی خوب معدہ رڑکے، ہوش نشوئی دا ہنگ ظالم
تنخی نزاع دی رڑکدی گنگھاراں، رڑکے نفس نوں تیر تفنگ ظالم
قادر بخش جدائی دل رڑکدی اے، رڑکے شرم نوں ناموس ونگ ظالم

ن، نظر نانہہ آویں نانہہ ٹھہری اس، تینوں کس طرح دئے پیغام ہوائے
تیری تیز رفتار تھیں شجر کمبدے، سفر رہے تینوں صبح شام ہوائے
برقعے وچ وجود لپیٹ نسیں، مونہہ تھیں بولیں نانہہ کریں کلام ہوائے
قادر یار توں ٹھنڈی ہو فر فر، ہتھ بن کے دسیں سلام ہوائے

ن، ناگ گیسو کالے ڈنگ گئے، نانہہ کوئی ماندی بے منتر جڑی جوگا
وِس وہا گئی رگ رگ اندر، دم لباب اٹکے ساہ گھڑی جوگا
ترخاں داویلا ترلے کراں ہاڑے، شاید ہویا میں مویا ندی اڑی جوگا
قادر بخش تادم اس دی وِس تنخی، بانج یار نانہہ کوئی کیل بڑی جوگا

ن، نیر چشماں وچوں خشک ہویا، پانی ہنجواں ناں چو چا بیٹھے
آہیں درد فراق نانہہ ختم ہوون، نسیں سمجھ لیا رو را بیٹھے
اچیں سُرخ نانہہ ہوندا زرد چہرہ، پانویں لکھ وار دھو دھا بیٹھے
قادر بخش کھڑی نیندر انتظاری، لگے اکھ تائیں کھو کھا بیٹھے

ن، نک میں آیا نقاب تک تک، سڑدا دل نت تلخ جواب سُن سُن
پی پی ایڈ شراب کباب کھا کھا، بیٹھو مست ہو چنگ رباب سُن سُن
کٹے ایڈ عذاب بے تاب ہو ہو، آیا رحم نانہہ حال خراب سُن سُن
قادر یار نانہہ تھکدا حساب کر کر، دل رے نانہہ تیری کتاب سُن سُن

ن، نچ محبت لائی ایہہ دل، ناحق سولی اُتے ٹنگناں سی
 طعنے، تہمت، ملامت، دا پہار چاکے، گلی شہرت بدنامتاں لنگھنا سی
 ڈبے درد فراق دے کھول سارے، مونہہ رنگ پیلے وچ رنگنا سی
 قادر یار اشتیاق تے انتظاری، درشن تساں دینا اساں منگنا سی

ن، نرگس کولوں ناہی پہور رجدے، بلبل دیکھ کے کدوں گلزار رجدی
 چن تک کے کدوں چکور رجدے، ناہیں چشم ایہہ کر کر دیدار رجدی
 دل رجدے ناہیں محبتاں تھیں، لے لے لب ناہہ بوس و کنار رجدی
 قادر یار کولوں جیناے کون رجد، طمع تک ناہہ موسم بہار رجدی

ن، نار دوزخ ایسا ساڑی ناہہ، جیسا چشم نوں ظالم نقاب ساڑے
 ایسا ساڑی شمع پتنگ ناہیں، جیسا دل تیرا تلخ جواب ساڑے
 ایسی لکڑی ناہہ وچ تندور سڑی، جیسا دلبر تیرا عتاب ساڑے
 قادر بخش ایسا ساڑے بجر دل نوں، جیسا اگ ناہہ بیرا کباب ساڑے

ن، نشہ رہندا تن من عمر ساری کردے، دید محبوب دی بھل جہڑے
 خونی دو تیز کٹار کوہنڈے، دروں کلچڑا سل جہڑے
 اُس دے حسن دی چرچا جہاں سارے کردے نہیں کروڑ تھیں گل جہڑے
 قادر یار کولوں چھاندا لے اٹھدے، دھار جوگ بہندے بوہا ممل جہڑے

ن، نوش کردا سو سو جام پل پل جیکر، دلبر اُترخ شراب ہوندا
 کھاندا سمجھ کر ضا کئے لانیجے جے کر، دلبر اُترخ گلاب ہوندا
 تینوں چھیڑا خوب محراب بن بن، جیکر توں کابلی رباب ہوندا
 قادر بخش تینوں دن رات پڑھدا، جے توں خوش خط اُم الکتاب ہوندا

ن، نندا چھپدا ہور دن دن دل خانہ بدوش دی کرے تلاش جیوں جیوں
 عدم پتا گھر گھاٹھ ناہہ ملدا، گمنام نام ہوندا کرے کوئی فاش جیوں جیوں
 جیکر ڈھونڈیے، حلیہ، بھیس بدلے، یکہ چھپدا کھیڈیے تاش جیوں جیوں
 قادر یار ناہہ ملدا کوئی مینوں، زمیں چھکدی اے چڑھو آکاش جیوں جیوں

ن، نین ڈب گئے جلوے اندر، نالے نظر وچ دید جمال ڈب گئی
 ڈبا دل تصویر دے بحر اندر، تصور وچ کشتی خیال ڈب گئی
 عقل ڈب گیا اُسدی شناس اندر اج یقین یار دی چال ڈب گئی
 قادر بخش محبت وچ جان ڈپ گئی، شوق دلبر وٹ خال ڈب گئی

ن، نین لائے سکھ عمر تکساں، لگے دکھ اجے ناہہ کہن جوگا
 لیا ٹھگ محبتاں تیریاں نے، نہیں وچھڑ کے اک گھڑی رہن جوگا
 تیرے درد فراق نے تنگ کیتا اتنا، نت وچھوڑا ناہہ سہن جوگا
 قادر یار تیری بے وفائی تک کے، ایہہ دل نہیں ساتینوں دین جوگا

ن، نیویں نظر کر میرے ول آویں، چرخہ ڈاہ جاویں دے دیدار موئیے
 ماریا تیر تگا، گیا نکل سُکا، عاشق مر مگا ہُن ناں مار موئیے
 چانویں نت ڈولی مارے لوک بولی، گولی گئی کلچڑا کھا موئیے
 قادر بخش چہلا باغ وچ کھلا، مونہہ توں چا پلا دے دیدار موئیے

و، وضو چھاتی حاسداں تے، حاسد ملن سب جائے ضرور بن بن
 چھائی ہوا تنی جنت شدا سکھنا، اسیں وڑاں اندر زوریں حور بن بن
 غوغا حاسد کافر پاندے دہر اندر، متھے لگا میں تلک سندور بن بن
 قادر بخش انسان نوں ملن حاسد، دوروں آوندے شکل لنگور بن بن

و، وِسر گئی خوشی عیش اپنی، کدے نہیں دل دے وچوں غم وِسرے
 کہہ اسال گزرے تیری یاد باہجوں، کہڑی گھڑی تئیں کہڑے دم وِسرے
 وِسر گیا وصال خیال دل وِچ، رو رو ہجر وچوں نانہہ چشمِ نم وِسرے
 قادر بخش اپنی تن من جان وِسرے، کسے ساعت نانہہ اپنے صنم وِسرے

وِیچیا دل میں تیرے اگے، تیرے کولوں لیاں اُسدا مِل دونوں
 پایا سونے دے مٹ وِچ دودھ دل دا، گیا گڑھ دیاں گڑھ دیاں ڈھل دونا
 اساں آڑھتی نوں دینا وزن کر کے، تہارن بھل گئی، گیا تُل دونوں
 قادر یار سولوں دونه اٹھ ہوئے، لیکھا خوب کیتا گیا پُہل دونوں

و، وصل ہووے میلا دل کر گئے، صیقل قلب ہے خوب فراق دل دا
 کرن درد محبتاں دل زندہ، انتظاری ہے خوب تریاق دل دا
 راتیں نیند تے دینا نہیں چین آوے، گھٹے صبر جدوں بدھے اشتیاق دلدا
 قادر یار سوار دن رات حاضر، قیمت پیندی جد دوڑے بُراق دلدا

و، وصل کدھرے تے جدائی کدھرے، وچو وِچ معلق پئے لکدے ہاں
 بلدی اگ کدھرے ڈھیر داروں کدھرے، کہڑی اگ اندر پئے پہر کدے ہاں
 رعد فلک گولے زمین اتے اسیں، کہڑے نمونے تے گڑ کدے ہاں
 قادر بخش کدھرے ملک الموت تلخی، کدھرے باہجوں نزع اینویں دھڑ کدے ہاں

و، وحشت ایسی تن من گھیری، مُلخو مُلخ میں پھر دا سودائی بن بن
 دن بکرا تڑفدا دینں راتیں، ہجر دوڑدا مگر قصائی بن بن
 لکن دیوے مغرور کدھرے ناہیں غم، ٹھونڈے مینوں سپاہی بن بن
 قادر یار بیدر کر درد اک دن، مینوں ملو آن رنگ حنائی بن بن

و، وحشی عقل جد جنوں کیتا، اسدا معالجہ میرے دماغ وِچ نانہہ
 نقطہ تاج دلبر چا دھریا سیاہ رنگ، تیرے رخ دے داغ وِچ نانہہ
 جُشہ پھل تیرا منہ نظر آوے ایسا، پھل کوئی جنت دے باغ وِچ نانہہ
 قادر بخش سدا محکم دل رکھے، ایسا لطف پھر کج ابلاغ وِچ نانہہ

و، وٹایا دلبر جدوں مونہہ تئیں، دل دے شیشے پر مارے ہزار وٹے
 کھٹے دندتاں وی میرے ناں ہی ہوئے، طعنے تہمت ملامت اتے غم کھٹے
 ہٹے نہیں محبت دے پیار پاسوں، لوگ گالیاں کڈ کڈ اُک ہٹے
 پٹے خوب قادر بخش عشق تیرے، دوجا ظالماں تیری جدائی پٹے

و، واڑ لبائں خموشیاں دی دے مدے، اُجڑ جائے دل دا کھیت اندروں
 پتھر راز دل اس نوں چھیڑے نانہہ، چھیڑیا نکلسی ہو کے ریت اندروں
 سخن ناداناں وِچ کڈھئے نانہہ عیب، تینوں کڈھسن سخن سمیت اندروں
 قادر بخش دل بوہا گھوٹ رکھے، مدے نکل جائے دل بھیت اندروں

و، واسطے رب دے لگ آکھے، بوہے یار دے لے جا پیغام ہوائے
 کریں لکھ طواف اوصاف اُسدے، ہتھ جوڑ کے دینں سلام ہوائے
 ہولیں ہولیں سنگ سبناں بول کریں، سوچ کریں شیریں کلام ہوائے
 آکھیں لکھ مبارکناں سبناں او، قادر یار دی سکھ مدام ہوائے

و، وصل دیوے رب دشمنوں نہیں اے سبناں تیری جدائی چنگی
 لسی وصل دی خوب سواد دیوے، نہیں وچھوڑے دی دودھ ملائی چنگی
 ہووے وصل بھانویں کنڈیاں تے، نہیں وچھوڑے دی لہیف تلائی چنگی
 قادر یار محبت دی قید ڈاڈی، نہیں سی سبناں تیری جدائی چنگی

و، وعدے وفائی نوں لکھ لعنت، فٹے مونہہ اڑیا تیرے لاریاں دا
کپاں بے وفائی دا نک مُنڈ ہوں واہ واہ، حیف اساڈیاں چاریاں دا
مارا کس جدائی نوں سو جوتا، کراں مونہہ کالا تیریاں اشاریاں نوں
قادر بخش اُس بُرقے نوں ساڑ سٹیا، جس کجیارا مونہہ پیاریاں دے

۵

ہ، ہور سودے بھانویں اسیں کردے، تسیں، سودا دل نہ سی لین دین جوگا
دتادل محبتاں واسطے سی، ساری عمر دے سکھ تے چین جوگا
اج کل بھوگ دا خوب جدائیاں میں، اے دل سی وصل دی رین جوگا
قادر یار تیری بے وفائی تک کے، ایہہ دل نہ سی تینوں دین جوگا

ہ، ہسدیاں وسدیاں رسدیاں نے، انہا کھوڑیاں کون سوار ہووے؟
چُم چماں نوں کسے نے سادھنا کی، جس دی تار کچی رار پار ہووے
ہنڈیاں ابلنیاں رہن سدو، وچے چچی مارو مار ہووے
رناں رہن خالی سدو چینی پیالی، قادر یار کتھوں سماوار ہووے

ہ، ہسدے نین لوک جُرم تک کے، تسیں آپ جُرم نالے ہسدے او
نالے چور تسیں نالے چتر بن دے، اُلٹے بکرے قصائی نوں کھسدے او
گناہ اپنا تے متھے لائیں میرے وعدہ تازہ جدائی تھیں نسدے او
قادر یار گج خوف خدا کریئے، دل سکدا اے جان اندر دھسدے او

ہ، ہتھ نہ آوے عمر پہلی نالے، جو بن جوانی جو گئی ہوئی ہے
لڑوں تڑپتی ہوئی کونج کد اڈ سکدی، جہڑی ڈار وچوں آخر رہی ہوئی ہے
کدے وِسر دی وِچ نہ زندگانی، جس نوں کدے مصیبت کوئی پئی ہوئی ہے
قادر بخش اوگل نہ کدے کھنجدی، سوچ ساچ کسے جہڑی کہی ہوئی ہے

ہ، ہنجاواں دا رو رو طوفان چڑھیا، اجییں ڈبدا نانہہ حُسن جلوہ تیرا
کھڈن نین میرے گتکا اڈیکن، دھسیا جییں نہیں سلوی حسن تیرا
فاقہ نہیں مہنت دربار بیٹھے، ملدا چھکن نوں نہیں حلوا حسن تیرا
قادر یار دونیں بنیاد درشن، اتھے نہ پیندا بلوہ حسن تیرا

ہ، ہجر دا پچھ کھاں حال میں تھیں، پچھو وصل دا اپنے من کولوں
پچھو انتظاری میری اکھیاں تھیں، قدر طعنیاں دی پچھو کن کولوں
ہور تاہنگ طلب پچھو دل پاسوں، خستہ خواریاں دا پچھو تن کولوں
شب بیداری مغزون پچھو کی اے قادر یار واویلا دہن کولوں

ہ، ہمت دے نین پران ہارے، میری طاقت نوں استقا ہویا
قابو چُستاں نوں کیتا سُنیاں نے، اجکل سُرَت نوں شاید سودا ہویا
میری جُرات دی بھٹکڑی پھل ہوئی، آہلک پھرتیاں نو بے بہا ہویا
قادر یار ضعیف دل ہجر کیتا، جسم لاغر رہ رہ کے جدا ہویا

ہ، ہس کے بولنا منع خبرے، گہور متھے اندر کیوں پائی ہوئی اے
ہُن مہر محبتاں چھوڑ بیٹھو، بے مہری کیوں چہرے ور چھائی ہوئی آ
طوطے چشم جیوں گلاں وکیل کردے، کچہری بے انصاف پہکھائی ہوئی اے
قادر یار نت نقد جواب دیوں، چچ خوب جواب دی آئی ہوئی اے

ہ، ہڈیاں وہ ٹھک ٹھک اینویں، خشک رُلدیاں در در ویران ہڈیاں
ہڈیاں کھڑک کھڑک خالی چور ہویاں، خاک خاک رُلیاں بیابان ہڈیاں
ہڈیاں فوراً آ جوڑ سنبھال آپے، قدر دان نوں قدر پہچان ہڈیاں
ہڈیاں کرو ٹھنڈیاں قادر یار آکے تیر ہجرتوں ہویاں بریان ہڈیاں

ہ، ہسدی، وسدی رسدی نوں، گولی وچ سینے لگ گئی سہیو
ایسے آن ازغیب تھیں چور پے گئے، جہڑے مُنڈھ قدیم تھیں ٹھگ سہیو
میرا ہسنا وسنا محال ہويا، لگے پونچھ وسن نوں اگ سہیو
قادر بخش دل چوڑ چٹ گیا، لُٹ گناں میں سامنے جگ سہیو

ی، یاری دا قدر کی بے درداں، گل گتھ جس وعدہ وفائی سہیو
جہڑا اپنی جان دا کرے صدقہ، جان دو بے دی جس نے پرائی سہیو
یار چوٹکے دے مطلب پرست سارے، متراساں اجکل ساری خدائی سہیو
قادر یار فضول نانہہ پریت لائے، آپوں زہر تے دوجا ملائی سہیو

ہ، ہفتہ، اُٹی۔ وی عمر پہلی، نالے جو بن جوان سنگھار تے
نفع دین نانہہ رن تلوار کہوڑا، عاقل آکھدے بے وقار تے
نشہ چرس افیون تے پوست نالے، پیدا مغز وچ کرن جُمار تے
گنجا، کھڈا، کاٹا، بے وفا قادر، اوکھے وقت نانہہ ہوندے وفادار تے

ی، یوسف دا وزن جے ہوندا پورا، عشق مصر اندر اُس نوں تولدا کیوں
جیکر عشق خاموشی پسند کردا، انا الحق منصور نت بولدا کیوں؟
پردہ ستر تنہائی منظور کردا، قبر سسی دی آ پنوں کھول دا کیوں
قادر بخش قبول قیام ہوندا، مجنوں جنگلاں دے وچ رُل دا کیوں؟

ی، یسین سورت دیدار تیرا، ورق رُخسار تے چہرہ قرآن وچ نانہہ
نین پہور سندے نرگس نین تیرے، اجکل شاہد رُخ بوستان وچ نانہہ
کوڑا سخن مٹھے مونہہ تھیں بُرا لگدا، شاید مٹھی گل تیری زبان وچ نانہہ
قادر بخش خبرے اس دے کن ڈورے، یا اثر میری آہ فغان وچ نانہہ

میری خوشی بدل گئی کچھ غم بدل گئے
آتے ہوئے یہاں پہ وہ آدم بدل گئے
نایاب اس قدر تیرا دیدار ہو گیا
کہ مبتلائے عشق، میں بیمار ہو گیا
قادر بخش امید وفا کو نہ چھوڑنا
رہنا اسی کی یاد میں دل کو نہ موڑنا

ک: کفر اسلام سے کیا ہم کو، ہم دونوں سے مستثنیٰ رہتے
مندرجہ مسجد میں نہ بھی یار دیکھا، رخ یار پہ قبلہ نما رہتے
پوجا کروں کیا؟ کیسی نماز ہوتی۔ جلوہء یار پہ ہم فدا رہتے
قادر بخش نہ دھرم، ایمان چاہے، اک صنم کے ہم بتلا رہتے

ی

متفرق اشعار

جیون گزر چکا جینے کا ڈھنگ آیا
جب شمع بجھ چکی تو محفل کا رنگ آیا
گاڑی نکل چکی تو گھر سے چلا مسافر
مابوس ہاتھ ملتا وہ سخت تنگ آیا
من کی مشینری نے جب کام کرنا سیکھا
تب تن کے پُزے پُزے ہر اک پہ رنگ آیا
فرصت کے وقت بھی نہ ہم دم کو وقت نکلا
اُس وقت، وقت مانگا جب وقت تنگ آیا
بوڑھے بدن نے جب ہتھیار پھینک ڈالے
میراج فوج لے کے کرنے کو جنگ آیا

اخلاق نو بنو تھا اب ہے پرانا تیرا
ڈھونڈوں کدھر کدھر میں وہ آشیانا تیرا

کدی آئی پونچھا منہ دس مترا، نہینہ چلدا اساڈا دس مترا
بھلی گئی اکھیاں لائی پچھوتانیاں، جلی گئی قسمت بڑے دکھ پانیاں
کدی تے اساڈے سنگ ہس مترا، کدے آئی پونچھا منہ دس مترا
چند اساڈی آوں مری جانیاں، تواڑے متھے آوں خون کری لائیاں
متی ہوئی ہُن بس کر مترا، کدے آئی پونچھا منہ دس مترا
چند پھر بیٹھی جا سدا گلانیاں، پٹھ دی لگناں اے سانوڑیا جانیاں
دی جا پریم رس گھٹ مترا، آ پونچھا منہ دس مترا

رات مہہ لگدی دکھیں لگھانیاں، لمیاں راتیں ہڈ کڑ کانیاں
خالی سچے کی بانیاں بھس مترا، آ پونچھا منہ دس مترا
لائی پریتیاں اکھیں وٹانیاں، قادر بخش بے درد نشانیاں
نین غنچے اسیں گس مترا، آ پونچھا منہ دس مترا
روئی روئی جانیاں آوں کر لائیاں، آ مل ٹھولا ماہڑیا جانیاں
روندیاں تکی نانہہ ہس مترا، کدے آئی پونچھا منہ دس مترا
عشقے نیں کھٹیاں کہڑیاں کھٹیاں، کھاندی لاندی میں وسدی پٹیاں
ناگن وانگہ نہ دس مترا، کدے آئی پونچھا منہ دس مترا
خالی سچے کی بانیاں ہاں بھس مترا
کدے آئی پونچھا مونہہ دس مترا

پیت پالی اس جہاں ملسو کدوں اگلے جہاں
تیرا وعدہ تے زباں ملسو کدوں اگلے جہاں
مل ملانا یاد نانہہ اجکل تئساں دلبر رہیا
وعدہ سا ایہہ میری جاں ملسو کدوں اگلے جہاں
قول تیرے روز ملساں ناغہ نانہہ وچ زندگی

عمر چلی رائیگاں ملسو کدوں اگلے جہاں
ایہہ طریقہ نانہہ محبت ناں وفائی ناں اصول
جہڑا مُد کیتا رواں ملسو کدوں اگلے جہاں
حیلے بھانے وچ یرانے لارے شارے توں کریں
جوبن اُتے آئی خزاں ملسو کدوں اگلے جہاں
نانہہ رہیاں گھر گھاٹ ناں نہہ ای الفت پیار ناں
نانہہ اگاں تے نانہہ پچھاں ملسو کدوں اگلے جہاں
ڈاڈڑا قادر بخش تیرا وچھوڑا تے اڈیک
بھسم کیجے جسم جاں ملسو کدوں اگلے جہاں

اکھیاں وچ تصویر تیری رو بناوے نانہہ بنی
گفتگو تقریر تیری رو بناوے نانہہ بنی
دوے بُت میرے ترے ہک جان نانہہ اج تک ہوئے
خواب وچ تعبیر تیری رو بناوے نانہہ بنی
حلیہ میں وی بدلیا سا نال تیرے نانہہ رلیا
روپ تن تاثیر تیری رو بناوے نانہہ بنی
میرے تیرے فرق لکھاں تُو جدا تے میں جدا
خال خط تفسیر تیری رو بناوے نانہہ بنی
جسم نہ تن رلدا نال جاں کیسو ہوے کس را خیال؟
یاد وچ تدبیر تیری رو بناوے نانہہ بنی
دلبر او قادر الگ میں تھیں طریقت وی الگ
تن ورق تحریر تیری رو بناوے نانہہ بنی
الف ایسو بے ترس نہ کوئے ڈٹھو، جیسو تو ڈھولا میرے نال ہووؤ
سڑ بل گئی سینو ساڑ سٹیو، سارو لوک پچھے یوہ کہہ حال ہووؤ

بھلا کہہ دسوں کہڑوں روگ مناں، اندروں سڑ پھرنوں رتو لال ہووؤ
قادر یار بیہولی در گھہل پھیرو، تک درد میرو کہڑی تال ہووؤ

الف آ انگا، چلیو چھوڑ کنگا، میری جان قربان بساریے نانہہ
ہتھ بن غے کہہ یوہ غلام تنّاں، مہساں نال رپیے بھانویں چاریے ناں
جس ناں یار کہئے، اس غے نال رہئے، دھوکہ لاغے اسناں مارے نانہہ
قادر یار کہے شعر یوہ عشق آلو، میرو گوجرو لفظ بساریے نانہہ
الف آ انگا، کنگا بیس رہیو، چھوڑ کے ایکی ات منّاں
تیرے بانج ہو یو میرو جین مشکل، دیکھن بانج آوے صبر کت منّاں
تنّاں بسر گنو چیتو جا انگا، ایسوں چاہ تھاری رہے نت منّاں

قادر یار باہجوں کھان پین بھلو، ہوٹھے کت لگے ایسوں چت منّاں
ت، تنی روے تیرے بانج انگا، توں کت چلنو دہس جا منّاں
پھوک تاپ چڑھیو تک بانہہ میری، نبض تک کے دسے دوا منّاں
تیرا ملن کو ڈاڈو ارمان جانی، اڑیا نانہہ جاییے دُکھ لا منّاں
قادر بخش نانہہ پگی پریت دل مانہہ، جھوٹھ کہووں تے جانے خدا منّاں

ت، تاہنگ تدگاں ٹٹاسنگ جدگاں، سٹیو کھواندر سینے لا منّاں
ہوئی جان حیران ویران میری، ٹہکی ہر ایک آن بلا منّاں
ڈوہنگا زخم ہوا میرا کالجا مانہہ، کاری لگے نانہہ کائے دوا منّاں
قادر دل دکھیا میری جان دُکھیا، درد کلیجہ کو گیو کھا منّاں

د، دُکھ تے سَکھ کو کسو وعدو، دے غے سَکھ سب دُکھ لیو چک ہوئے
کہاٹو بہادو نانہہ کیو تریا کلاں نے، سودو کیو اک ٹک ہوئے

دے کے ہنسی مخول تے سَکھ سارا، لیا اُتھرواں کا بھر بک ہونہے
قادر یار یا بیجِ ناہمہ رکھ سکیو، سودو موڑ لئیو مک چک ہونہے

د، دل میرو کہے دھنور اندر بسوں، عمر ساری کروں سنگ تیرو
سوہنو حُسن تیرو لگے لاٹ جس غی، دسے پھل گلاب انگ انگ تیرو
سوہنی صورت تیری نالے چال پیاری، واہ واہ دسے چنکورنگ تیرو
قادر بخش سودائی ہو یو یوہ تیرو، تھائیں تھائیں پھرے بن ملنگ تیرو
